بی۔ایڈ۔سال اول
(B.Ed. 1st Year)

سماجی مطالعات کی تدریس

Pedagogy of School Subject - Social Studies

کورس کوڈ (BEDD113DST)

نظامت فاصلاتی تعلیم
مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی،
گچی باؤلی۔حیدرآباد۔500 032

سماجی مطالعہ کی تدریس

مولفین:

یونٹ۔۱	ایک مربوط ڈسپلن کی شکل میں سماجی مطالعہ	راحت حیات، اسسٹنٹ پروفیسر	سی ٹی ای نوح، ہریانہ
یونٹ۔۲	سماجی مطالعہ کی تدریس کے اغراض ومقاصد اور علمی معیار	ڈاکٹر محمد طالب اطہر انصاری، اسسٹنٹ پروفیسر	سی ٹی ای بیدر، کرناٹک
یونٹ۔۳	سماجی مطالعہ کی تدریس: طریقے، طرز رسائی، حکمت عملی اور تکنیک	ڈاکٹر ریاض احمد، اسسٹنٹ پروفیسر	سی ٹی ای سمبھل، اترپردیش
یونٹ۔۴	سماجی مطالعہ کی تدریس میں منصوبہ بندی	ڈاکٹر محمد اطہر حسین، اسسٹنٹ پروفیسر	ایجوکیشن انڈ ٹریننگ، حیدرآباد
یونٹ۔۵	سماجی مطالعہ میں تدریس-اکتسابی وسائل	ڈاکٹر ذکی ممتاز، اسسٹنٹ پروفیسر	سی ٹی ای اورنگ آباد، مہاراشٹرا

ایڈیٹر:

ڈاکٹر محمد اطہر حسین

اسسٹنٹ پروفیسر ایجوکیشن انڈ ٹریننگ، حیدرآباد

یونٹ-1

ایک مربوط ڈسپلن کی شکل میں سماجی مطالعہ

Unit-1

Social Studies as a Integrated Area of Study

راحت حیات

اسسٹنٹ پروفیسر

کالج آف ٹیچر ایجوکیشن، نوح (میوات)

1.1 تعارف (Introduction)

1.2 مقاصد (Objectives)

1.3 سوشل سائنس کے معنی، نوعیت اور اس کی وسعت

(Meaning, Nature and Scope of Social Sciences)

1.4 سوشل سائنس اور قدرتی سائنس کے درمیان فرق

(Distinction Between Natural and Social Sciences)

1.5 جغرافیہ، تاریخ، سیاسیات اور معیشت کے مخصوص تعلق میں سوشل سائنس کے معنی، تاریخ، نوعیت، وسعت اور ترقی

Meaning History, Natue, Scope and Development of Social Studies with)

(Special Reference to Geography, History, Cvics and Economics

1.6 سوشل سائنس اور (سوشل اسٹڈی) کے درمیان فرق

(Distinction Between Social Sciences and Social Studies)

1.7 مختلف سوشل سائنس کے ذریعہ سماج کی سمجھ

(Under Standing Society Through Various Social Sciences)

1.8 فرہنگ (Glossary)

1.9 یادرکھنے کے نقاط (Points to Memember)

1.10 نمونۂ امتحان کے سوالات (Model Examination Question)

1.11 سفارش کردہ کتابیں (Suggested Books)

1.1 تعارف:-

☆ اس اکائی کے ذریعہ آپ سوشل سائنس کے تصور کو سمجھ پائیں گے۔
☆ اس کے ذریعہ آپ سوشل سائنس کے معنی، نوعیت اوراس کی وسعت کا علم حاصل کریں گے۔
☆ سوشل سائنس اور قدرتی سائنس کے درمیان فرق کو جان پائیں گے۔
☆ جغرافیہ، تاریخ، سیاسیات اور معیشت کے ذریعہ سوشل سائنس کے تصور کو سمجھ پائیں گے۔
☆ سوشل سائنس اور سماجی علوم کے امتیازی حیثیت کو جان پائیں گے۔
☆ سوشل سائنس کے مختلف مضامین کے ذریعہ سماج کی سمجھ کا علم حاصل کریں گے۔

1.2 مقاصد:-

انسانی زندگی کے وجود میں آنے کے بعد ہی انسانی سماج نے تشکیل پائی۔ ماہرین تحقیقات مختلف علموں کے ذریعہ اس انسانی سماج کو سمجھنے کی کوشش کرتے رہے۔انہیں کوششوں کے سبب مختلف علوم اور مضامین کی تشکیل ہوئی۔جن میں سوشل سائنس حالانکہ کافی بعد میں نشو ونما پائی۔ پر اس کی اہمیت اور افادیت سے انسانی زندگی آج بھی اور لگاتار اثر انداز ہوتی رہی۔کیونکہ یہ وہ علم ہے جو انسانی زندگی اور سماج کے علم کو سائنسی طریقوں وتدریجوں کے ذریعہ مفصل بیان وتجزیہ کا مکمل موقع فراہم کرتا ہے۔یہ انسانی تعلقات ومعاملات کا جائزہ لینے کے لیے سائنسی طریقۂ کار کا استعمال کرتا ہے۔مختصر طور پر یہ وہ علم ہے جو انسانی تعلقات و رابطوں کو سیاسی، معاشی، سماجی، تاریخی، نفسیاتی، فلسفی وغیرہ ڈھنگ سے بیان کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

موجودہ اکائی میں ہم اس علم کے معنی، نوعیت اور وسعت کو سمجھ کر یہ جان پائیں گے کہ کس طرح یہ علم سائنس سے ایک الگ حیثیت رکھتا ہے۔اس میں شامل مضمون جس میں جغرافیہ، تاریخ، معیشت اور سیاسیات اس کی خاص سمجھ پیش کرتے ہیں ان پر روشنی ڈالنے کا کام اس اکائی میں کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی سوشل سائنس کس طرح سوشل اسٹڈی سے مختلف ہے یہ سمجھ پائیں گے۔سوشل سائنس کے تحت آنے والی مختلف سائنسیں سماج کی کس طرح خاکہ کشی کرتی ہیں انہیں روشناس کیا جائے۔

1.3 سوشل سائنس کے معنی، نوعیت اوراس کی وسعت:-

1.3.1 معنی:

سوشل سائنس وہ علم ہے جو سیدھے طور پر انسانی تعلقات اور معاملات سے جڑا ہے۔جس میں سماجی وثقافتی معاملات

پر خاصہ زور دیا جاتا ہے۔ سوشل سائنس ثانوی اور اعلیٰ تعلیم کے لیے تیار کردہ نصاب کا ایک اہم جز ہے۔ سوشل سائنس کے مختلف مضمون ہے تاریخ، سیاسیات، فلسفہ، معاشیات Anthropology وغیرہ اور یہ سبھی مضمون سینئر سیکنڈری اور یونیورسٹی کی تعلیم میں ایک الگ اور آزاد حیثیت رکھتے ہیں۔ مندرجہ ذیل جملوں میں سوشل سائنس کے لیے کچھ اصطلاحیں پیش کی جارہی ہیں جن سے سوشل سائنس کی حیثیت اور اس کے معنی کو سمجھنے میں آپ کو مزید مدد حاصل ہوگی۔ یہ اصطلاحیں کچھ اس طرح ہیں۔ چارلس بی آرڈ (Charles Beard) کے مطابق سوشل سائنس علم کی وہ شکل اور خیال ہے جو خاص کر انسانی معاملات کو اپنے خیال کا محور بناتا ہے اور یہ انسانی معاملات کسی بھی مادّی شئے جیسے لکڑی، پتھر، تارہ وغیرہ سے الگ اور آزاد حیثیت کی حامل ہے۔

جیمس ہائی (James High) کے مطابق سوشل سائنس سیکھنے کے عمل کی وہ بناوٹ ہے یا وہ علم ہے جو مادّی اور غیر مادّی محرک آپسی حرکت جو کہ ایک سماجی تشدد عمل کو حکم دینے ہیں کی تحریک کی دوبارہ تنظیم کرتا ہے۔

مندرجہ بالا اصطلاحوں سے سوشل سائنس کے بارے میں کچھ نقاط واضح ہوجاتے ہیں۔ جو کہ سوشل سائنس کی خصوصیت کو کچھ اس طرح بیان کرتے ہیں:

(1) کہ سوشل سائنس کا سیدھا تعلق انسانی حرکت وعمل سے ہے۔ یہ وہ عملی جز ہے جو مختلف سماجی وثقافتی میدان میں بہ ذات خود یا براہ راست انسانی نقل وحمل سے جڑا ہے۔

(2) یہ انسانی سماجوں کا ایک جدید علم مضمون ہے جس میں انسانی سماجوں کے جدید علموں کو شامل کیا گیا ہے اور جنہیں عام طور پر اعلیٰ تعلیم کی سطح پر پڑھایا جاتا ہے۔

(3) یہ انسانی تعلقات پر علم حاصل کرتے وقت حقیقت پسندی پر زور دیتا ہے۔ یہ حقیقت کو جاننے اور بیان کرنے سے جڑا ایک علم ہے جو سماجی افادیت اور علمی جدیدیت کو فروغ دیتا ہے۔

1.3.2 نوعیت:-

سوشل سائنس میں وہ مضمون ہوتے ہیں جن کا تعلق انسانی سماج کی ابتداء اور نشو ونما و ترقی سے ہے۔ اس کے ذریعہ انسانی زندگی اور اس کے مختلف سماجی رد و عمل کا تفصیل سے مطالعہ کیا جاتا ہے۔ سوشل سائنس کے تحت تاریخ، سیاسیات، عمرانیات، معاشیات، جغرافیہ، نفسیات وغیرہ کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔

جہاں تک تعلق ہے اس کی نوعیت کا تو سوشل سائنس کی نوعیت موجود قدرتی سائنس سے مختلف ہے جو کہ پہلے واضح ہو چکا ہے۔ یہ دونوں لفظوں Social + Science سے مل کر بنا ہے جس کا معنی ہے سماج کی سائنس یعنی ایسا علم یا مطالعہ جس سے سماج کے بارے میں معلومات حاصل کی جاتی ہے۔ اس لفظ کا عام طور پر استعمال انسان اور سماج سے متعلق

کسی بھی طرح کے مطالعہ کے لیے کیا جاتا ہے۔لیکن سوشل سائنس میں شامل لفظ''سائنس''ایک ایسے علم کا اشارہ کرتا ہے جو سائنسی طریقوں اور تکنیکوں پر مشتمل ہے۔جن کا استعمال انسانی تعلقات کے مشکل اور پیچیدہ تانے بانے اور تنظیموں کے ان صورتوں کے مطالعہ کے لیے کیا جاتا ہے جو فردوں کو سماج کے ساتھ رہنے میں مدد کرتے ہیں۔سوشل سائنس میں وہ سبھی مضمون شامل کیے جاتے ہیں جو انسان کی سماجی زندگی کے مختلف پہلوؤں سے متعلق ہو۔مثال کے طور پر تاریخ انسانی زندگی سے متعلق تہذیب وثقافت کے ماضی کا خاکہ پیش کر کے اسے آنے والی زندگی یا مستقبل کے لیے تیار ہونا سکھاتے ہیں۔وہیں سیاسیات انسانی زندگی کے اجزاء،شہریت اور سیاسی حقوق وفرائض کے ساتھ دیگر سیاسی پہلوؤں کو روشناس کراتا ہے۔جو انسان قدیم زمانے سے لے کر آج تک اپناتا آرہا ہے یہ ان سیاسی علم کی انسانی زندگی میں اہمیت وافادیت کو بھی واضح کرتا ہے۔

عمرانیات انسانی سماج کے پیچیدہ پہلوؤں کو سمجھنے میں مدد کرتا ہے۔اور انسان وسماج کے باہمی تعلق پر مطالعہ کرتا ہے اور اسے لفظ بہ لفظ قلم بند کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ادھر جغرافیہ مختلف علاقوں اور جغرافیائی ماحول میں گزر بسر ہونے والی انسانی بیروں کے عمل میں آنے والی دقتوں اور آسانیوں کی وضاحت اس کے اندر کی جاتی ہے۔وہیں نفسیات انسان اس کے برتاؤ اور احساسات کو سمجھ کر اس کے عملوں کی وجوہات کو بیان کرنے کی کوشش کرتا ہے۔فلسفہ خیال کا ایک ایسا آزاد دائرہ دیتا ہے جس میں انسان مختلف خیالات کو جوڑ کر کسی بھی مادی یا غیبی جز پر خیال و بحث کا موقع پاتا ہے۔معیشت انسانی زندگی کے اہم حصہ روپیہ وپیسے کی اہمیت اور اس سے جڑے مختلف مسائل وتبدیلی کا پورا بیورا ہمارے سامنے پیش کرتی ہے۔

غرض یہ کہ سوشل سائنس میں شامل ہر ایک مضمون اس کی نوعیت کا پتہ دیتا ہے۔

1.3.3 وسعت:-

سوشل سائنس کی وسعت میں مختصر طور پر کوئی جز نہیں کہے جاسکتے۔کیونکہ اس کی وسعت بہت وسیع ہے۔مائیکلیس کے لفظوں میں اس کی وسعت کچھ اس طرح ہے:

> ''سوشل سائنس پروگرام سماجی علوم جیسے جغرافیہ، تاریخ،
> سیاسیات، اینتھر یولوجی اور عمرانیات تعلیم سماجی بنیاد ہماری
> جمہوری وراثت کا مطالعہ اور سماجی مسائل اور تبدیلیوں وتعلیم کے
> نفسیاتی مطالعہ کی بنیاد میں شامل ہے''۔

پھر بھی جدید نظریات اس کی دن بہ دن بڑھتی حدود کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔اس کی وسعت سماج اور پڑوس سے شروع ہو کر ضلع،صوبہ،ملک اور دنیائی سطح تک مانا جاتا ہے۔مختصر طور پر سوشل سائنس کی وسعت کو سہولت کی نظر سے مندرجہ ذیل حصوں میں بانٹا جاسکتا ہے۔

(1) انسانی تعلقات کا مطالعہ

(2) شہریت کی تعلیم

(3) موجودہ حادثات۔

(4) دنیا کے اہم مسائل کا مطالعہ

(5) بین الاقوامی تعلقات

(6) مختلف فنون اور حیاتیاتی مطالعوں کا علم

(7) سماجی اور طبعی ماحول کے آپسی تعلقات کا مطالعہ

1.4 سوشل سائنس اور قدرتی سائنس کے درمیان فرق:-

سائنس لفظ کا استعمال عام طور پر سمجھ کی کوشش کے طور پر کیا جاتا ہے۔ یہ وہ لفظ ہے جو اس دنیا جس میں ہم رہتے ہیں کا اندازہ اور اس کی وضاحت کرتا ہے۔ اور مختلف طریقۂ کار کا استعمال کر کے معلومات حاصل کر اصولوں کی تعمیر کرتا ہے۔ حالانکہ ایسا کوئی خاص خوبیاں نہیں ہیں جس کی بنیاد پر یہ کہا جا سکے کہ کن بنیادوں پر سائنس کو دیگر دنیاوی سمجھ و وضاحت کے طریقوں سے الگ کیا جا سکتا ہے۔ جیسے مذہب، علم نجومی، مستقبل کی وضاحت وغیرہ جو عام طور پر سائنس کے زمرے میں نہیں آتے ہیں۔ لیکن کچھ خصوصیات کی بنیاد پر ہم دو سائنسی شاخاؤں کا موازنہ کر سکتے ہیں جن کا نام ہے قدرتی سائنس اور سوشل سائنس۔ دونوں ہی حقیقی سائنس ہیں۔ بعد والی سائنس قدرتی سائنس سے ہٹ کر تخیلی مسائل کو حل کرنے پر زور دیتا ہے۔ بہت سے ایسے عناصر ہیں جس میں قدرتی اور سوشل سائنس ایک ہی میدان میں نظر آتے ہیں۔ جیسے یکساں طریقہ کار تنقیدی نظریہ وغیرہ جو حقیقت کو جاننے اور علم کی تعمیر سے منسلک ہیں لیکن یہاں ایسے بھی عناصر ہیں جو دونوں کے بیچ فرق کو واضح کرتے ہیں۔ جیسے دونوں کی ابتداء، مطالعہ کے مضمون، حدود، آگے قدرتی اور سوشل سائنس کی اصطلاحوں کے ساتھ دونوں کے بیچ بتائے گئے نقطوں کے فرق کو واضح کیا جا رہا ہے۔

1.4.1 قدرتی سائنس:-

1.4.1.1 اصطلاح:

Ledoux (2002, P.34) نے قدرتی سائنس کو اس طرح بیان کیا ہے:

''وہ علم جو قدرتی حادثات پر بحث کرتا ہے اور اس کے لیے وہ
سائنسی طریقہ کاروں کا استعمال کرتا ہے''۔

اس طرح سائنسی طریقہ کار عام مروجہ قدرتی سائنس میں استعمال کیے جاتے ہیں پر مخصوص طور پر قدرتی سائنس کی اجارہ داری میں نہیں آتے۔ یہ قدرتی حادثات ہیں جو قدرتی سائنس کو سوشل سائنس سے الگ کرتے ہیں۔

1.4.1.2 ابتداء:-

Buchel (1992) کے مطابق قدرتی سائنس کی ابتداء نشاط الثانیہ کے آنے کے بعد دنیائی نظریات میں بدلاؤ کے طرز عمل کے نتائج کے طور پر دیکھی جا سکتی ہے۔ نشاط الثانیہ کے تخیل کار جنہوں نے اپنے سوالوں کے ذریعہ پہلے سے موجود دنیائی وضاحت کو مزید سلسلہ وار تحقیق کے طریقہ کار کی شکل خاص لیا جا سکتا ہے جنہوں نے علم نجوم، طبعی پر خاص زور دے کر دنیا کو ان کے مسائل سے روشناس کرایا۔ قدرتی سائنس کی ابتداء انسان کے دنیا کو لے کر رجحان اور ساتھ ہی قدرت کو انسانی ضرورت کے مطابق بدلنے کی کوشش کے بعد ہوتی ہے جو کہ قدیم غلامانہ سماج میں ممکن نہیں تھا۔

1.4.2.3 مضمون مطالعہ:-

قدرتی سائنس کا مقصد ان اصولوں اور قوانین کی تلاش کرنا ہے جو دنیا پر حاکم ہیں۔ یہاں زور قدرتی نہ کے سماجی دنیا پر ہے۔ حالانکہ یہ قدرتی اور سماجی دنیا کے بیچ یہ موازنہ اتنا آسان بھی نہیں ہے۔

تاریخی طور پر قدرتی سائنس کے تین مخصوص حصے مانے جاتے ہیں۔ جو کہ علم کیمیا (Chemistry)، علم حیاتیات (Biology) اور علم طبیعات (Physics) سے موصوم کیے جاتے ہیں۔ لیکن یہ آخری فہرست نہیں ہے اس کے بعد بھی کئی جدید موضوع بھی ریسرچ کے ذریعہ اس میں جوڑے گئے ہیں۔ جیسے جیسے زیادہ علم تعمیر ہوتا ہے ویسے ویسے مخصوص سوالات بھی بڑھتے اور ابھرتے جاتے ہیں یہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ ابتدائی قدرتی سائنسداں عام مروجی تھے جو آج کے نظریوں جس میں مخصوصیاتی موضوع سے مختلف تھے۔ علم جیسے قدیم علم نجوم سے نکل کر انجینئرنگ کے مختلف موضوع جن میں Robotics یا Bionics کا نام لیا جا سکتا ہے تکمیل پائے ہیں۔

1.4.1.6 حدود:-

دو طرح کی حدود کا ذکر قدرتی سائنس کے تجربوں کے تعلق میں کیا جا سکتا ہے۔ ایک ہے تکنیکی اور دوسرا ہے معاشی حد۔ تکنیکی حد سے مطلب کسی بھی تجربہ کو کرنے کے لیے ضروری اوزار کی کمی کا ہونا ہے۔ اسی اوزار کی کمی کی وجہ سے مختلف طرح کی ایجادیں رونما ہوئی ہیں۔ جیسے دوربین، خوردبین وغیرہ جیسی ایجادیں جو ماپنے کے اوزار کی شکل میں سامنے آئیں۔ معاشی حد کسی بھی سائنسی پروجیکٹ میں ایک اہم رول ادا کرتی ہے۔ بنا معاشی مدد کی ایک بڑا سائنسی پروجیکٹ

کامیاب نہیں ہوسکتا۔ جیسے خلاء میں تحقیق کے لیے ایک شٹل کے بھیجے جانے کے لیے معاشی خرچوں کا ہونا لازمی ہے۔

1.4.1.4 طریقۂ کار:-

قدرتی سائنس کے طریقۂ کار سائنسی طریقہ کار میں سب سے مشہور طریقہ کار ہیں۔ امریکن آکسفارڈ ڈکشنری کے مطابق ''سائنسی طریقۂ کار'' عام طور پر ان طریقہ کار کے طور پر لیے جاتے ہیں جو قدرتی سائنس کی شکل میں استعمال کیے جاتے ہیں۔ جن میں سلسلہ وار معائنہ، ماپ اور تجربہ شامل ہیں۔ یہ سبھی طریقہ کار حالانکہ دیگر سائنس میں بھی استعمال کیے جاتے ہیں۔ لیکن سوشل سائنس کا اور قدرتی سائنس کا تقابلی مطالعہ کیا جائے تو قدرتی سائنس کے طریقۂ کار علم ریاضی پر مشتمل ہوتے ہیں۔

1.4.1.5 فلسفی نظریہ:-

Karlpopper اور Thomas Kuhn جیسے سائنس دانوں نے قدرتی سائنس کے ابتدائی طریقوں پر 20 ویں صدی کے دوران تنقید پیش کی۔ انہوں نے Inductive Epistemology پر تنقید کی۔ Popper کے مطابق کوئی بھی اصول صرف Induction کی بنیاد پر طے نہیں کی جاسکتی کیونکہ ایک عام اور سادہ معائنہ (Observation) بھی اسے غلط ثابت کرسکتا ہے۔ کیونکہ اگر یہ کہا جائے کہ سبھی کوے کالے ہیں تو ایک سفید کوے کی موجودگی بھی اس اصول کو خارج کرسکتی ہے۔ وہیں Kuhn نے اقدار یا (Paradigm) کی بات ہے جو کہ کسی بھی تجزیہ کے دوران دھیان میں رکھے جاتے ہیں۔ جس میں سائنسدانوں کے آپسی نظریات یا خیالات کے اثرات کو تجربہ کے نتائج پر متغیر ہونے کا کوئی ذکر نہیں ہوتا۔ Kuhm نے اسی بات پر زور دیتے ہوئے Paradigm Shit کی بات کہی ہے۔

1.4.2 سوشل سائنس:-

1.4.2.1 اصطلاح:

سوشل سائنس سے مراد وہ سائنس ہے جو انسانی سماج پر منحصر ہے۔ سماجی گروپوں، فردوں کا ایک دوسرے کے ساتھ تعلق سماج کے مختلف ادارے اور مواد اور انسانی باہمی تعلق وغیرہ کا مطالعہ اس میں شامل ہے۔ اس اصطلاح سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ سوشل سائنس کی پیچیدگی قدرتی سائنس سے زیادہ ہے۔ اسی لیے اس کے مسائل بھی قدرتی سائنس سے زیادہ پیچیدہ ہیں۔ کیونکہ وہ انسان اور سماج پر منحصر ہے جو ایک جیسا نہیں رہتا اور تبدیل ہوتا رہتا ہے۔

1.4.2.2 ابتداء:-

سوشل سائنس قدرتی سائنس کی بہ نسبت جدید مضمون ہے یہ پھر بھی زیادہ دلچسپی کا موضوع رہا ہے کئی صدیوں سے۔ اور اس کی شروعات 19ویں صدی میں Darkhein Emile کی کتاب ''Suicide'' کے شائع ہونے کے بعد ہوتی ہے جس میں سماجی نظام پر بحث کی گئی ہے اور اس سلسلہ کو آگے بڑھاتے ہوئے August Comte وغیرہ آگے آئے جنہوں نے سوشل سائنس میں Positive approach کو طے کیا۔

1.4.2.3 مطالعہ مضمون:-

سوشل سائنس میں انسانی رابطوں اور وجودوں کا مطالعہ شامل ہے۔ سوشل سائنس کو مطالعہ مضمون کے بجائے عام نظریوں کے ذریعہ بہتر طریقے سے سمجھا جا سکتا ہے۔ ان نظریوں میں سماج کے مختلف حصوں کا مطالعہ ایک گروپ یا فرد کا مطالعہ وغیرہ کیے جاتے ہیں۔

1.4.2.4 طریقۂ کار:-

سوشل سائنس عام استعمال ہونے والا طریقہ ہے۔ معائنہ جو کہ قدرتی سائنس میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ سائنس کے بالمقابل سوشل سائنس میں کوئی بھی تجربہ کرنا بے حد مشکل ہوتا ہے۔ کیونکہ یہاں تجربہ گاہ ایک کمرہ نہ ہو کر ایک سماجی ماحول ہوتا ہے۔ جس سے روبرو ہو کر سوشل سائنسداں کو حقیقت کی تلاش کرنی ہوتی ہے۔ اس لیے اس کے تجربہ ہمیشہ ایک پیچیدہ شکل لیے ہوتے ہیں۔ سوشل سائنس کے دیگر اہم طریقۂ کار میں انٹرویو، سروے، کیس اسٹڈی وغیرہ بھی شامل ہیں۔

1.4.2.5 فلسفی نظریہ:-

سائنس کے مقابلے سوشل سائنس میں اس بات پر زیادہ بحث ہے کہ کس کو آپ منظور شدہ علم مانیں گے۔ اس لیے بڑے پیمانے پر فلسفی نظریات سوشل سائنس میں شامل ہے جس پر ہم مختصراً نظر ڈال سکتے ہیں۔

پہلا نظریہ Positivist نظریہ پر ہے جو کہ ابتدائی سوشل سائنسداں August Compte کے ذریعہ دیا گیا۔ جن کا ماننا تھا کہ سماجی حقائق کو جاننے کے لیے انہیں طریقوں کا استعمال کرنا چاہئے جو قدرتی سائنس میں اپنائے جاتے ہیں اور اسے Interpretivism کے ذریعے تنقید کے میدان میں لیا گیا کیونکہ ان کے مطابق سماجی حقائق کچھ بھی اس طرف پر ماپے نہیں جا سکتے۔ جس طرز پر قدرتی سائنس میں ماپے جاتے ہیں۔ بلکہ قدرتی سماجی حادثات کی حقیقت کی یکسریت کو ہم نظر انداز نہیں کر سکتے۔ یہ خیالات میکس ویبر کی تصنیفات سے نکل کر آتی ہیں۔

1.4.2.6 حدود:-

سوشل سائنس کا مطالعہ اکثر کئی بنیاد پر محدود ہے۔مختلف بنیاد (Interpretation) ایک متغیر کا آسانی سے کنٹرول نہ کیا جانا۔ساتھ ہی ساتھ اخلاقی مسائل اور معاشی مسائل۔

کیونکہ سوشل سائنس کوئی طے شدہ مطالعہ مضمون نہیں ہے اس لیے سوشل سائنس دونوں کے ذریعہ حقیقت کے نتائج کی کوئی ایک شکل سامنے نہیں آسکتی۔

اخلاقی مسائل ہمیشہ سامنے آتی رہتی ہے۔کیونکہ کئی دلچسپ سوال کا بھی مطالعہ کئی بار لوگوں کی ذہنی اور جسمانی حفاظات کو تاک پر رکھ کر کیا جاتا ہے اور یہ بھی ضروری نہیں ایک وقت ایک سوال جو بہت اہم تھا وہ ہر عرصہ میں اہم رہا ہو۔ ہوسکتا ہے کہ اس کی اہمیت اب ختم ہو چکی ہو۔

آخر میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ سائنس یہ دو شاخوں کی طرح کی یکسانیت رکھنے کے باوجود مضبوط اختلاف رکھتی ہیں۔ جیسے ہم ان کی تلاش کے موضوع کو جان کر سمجھ سکتے ہیں۔

1.5 جغرافیہ،تاریخ،سیاسیات اور معیشت کے مخصوص تعلق میں سوشل سائنس کے معنی،تاریخ،نوعیت،وسعت اور ترقی

سوشل سائنس کے تحت انسانی تعلقات کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔انسان ایک سماجی ذی نو ہے اور وہ سماج میں رہتا ہے۔ سماج میں رہتے ہوئے وہ کئی حرکات جیسے معاشی،سماجی،سیاسی حرکات پر عمل کرتا ہے۔ان حرکت وعمل کو اثر انداز کرتا ہے۔ اس طرح انسانی تعلقات کی وضاحت کے لیے معیشت،عمرانیات،سیاسیات،تاریخ وجغرافیہ کے مطالعہ کی ضرورت ہوتی ہے۔اس میں سبھی مضمونوں کے بنیادی اصولوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔اس طرح ایک Interdisciplinary مضمون ہے جس کا مواد انسانی علم وتجربوں پر منحصر ہے۔

1.5.1 تاریخ:-

لفظ تاریخ جسے انگریزی میں ’’History‘‘ کہا جاتا ہے کہ ابتداء لاطینی اور گریک لفظ ’’Historia‘‘ سے ہوئی۔ جس کا مطلب ہے ’’Knowing‘‘ جاننا۔

ہندوستانی رواج میں تاریخ کا معنی ہے ’’معرکہ گزارہوا حادثہ کا وقت‘‘۔

Jhon Huiginga کے مطابق ’’تاریخ‘‘ وہ عملی تشکیل ہے جس میں تہذیب اپنے ماضی کو تصور کرتا ہے۔

Maitiland کے لفظوں میں ’’انسان نے جو کچھ کیا اور کہا ہے یہاں تک کہ جو کچھ اس نے سوچا ہے وہ تاریخ ہے‘‘۔

انسانی تعلقات کی وضاحت کے لیے ’’تاریخ‘‘ میں مندرجہ ذیل موضوع کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔

اس کے تعلق میں ہل (Hill) کا کہنا ہے ’’تعلق‘‘ کی تدریس میں طلباء کو سچ کی تلاش کرنے کے لیے تیار کرایا جاتا ہے اور مختلف قوموں کے آپسی تعلقات اور اثرات اور ان کی سماجی، ثقافت و معاشی حالات کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا کر کے بین الاقوامی میل جول کی ترقی کے مواقع فراہم کیے جاتے ہیں۔

1.5.2 سیاسیات:-

سیاسیات جسے انگریزی میں ’’Civis‘‘ کہا جاتا ہے۔ لفظ کی ابتداء لاطینی زبان کے مندرجہ ذیل دو لفظوں میں مانی گئی ہے:

سوس (Civis)—— شہری (Citizen)

سوٹاس (Civitas)—— شہر (City)

اس طرح سیاسیات کا حقیقی معنی ہے ''شہری ریاست کے ممبران''۔

ارسطو:- علم سیاسیات وہ سائنس ہے جو اچھی عادتوں کا مطالعہ کرتی ہے۔

E.M White:- علم سیاسیات مختصراً انسانی علم کی وہ لازمی شاخ ہے جو شہری سے متعلق سبھی وسماجی، ذہنی، معاشی، سیاسی، مذہبی پہلوؤں کا احتمام کرتی ہے۔ چاہے وہ ماضی، حال یا مستقبل کے ہو۔ یا چاہے وہ علاقائی، قومی یا انسانی ہو۔

علم سیاسیات کے آگے دیئے گئے شامل موضوع اس کے انسانی تعلقات کی وضاحت میں مددگار رہیں۔

سیاسیات کی تدریس آپسی تعاون، سمجھداری، پیار ومحبت، برداشت، برابری، آزادی کے احساسات کی نشوونما کر طالب علموں کو سماج کی مثالی شہری اور کارکرد ممبر بننے میں مدد کرتا ہے۔

1.5.3 معیشت:-

انسان کے تعلقات اور عملوں کا مطالعہ ہے

پروفیسر مارشل کے لفظوں میں یہ انسانی زندگی کے عام پیشوں کا مطالعہ ہے۔ اس میں ان خرد اور سماج کے عملوں کی جانچ کی جاتی ہے جن کا سیدھا تعلق آسائش حاصل کرنے اور استعمال کرنے کے قریب ہو۔

پروفیسر روبن کے لفظوں میں ''معیشت وہ سائنس ہے جو انسانی برتاؤ کا مطالعہ اس طرح کرتی ہے کہ وہ ماخذوں اور اس کے استعمال کے مختلف ذرائعوں کو جان سکیں۔

مندرجہ بالا اجزاء معیشت کے مواد کو متغیر طریقے سے بیان کرتے ہیں:

1. سوشل سائنس اور سماجی علوم (سوشل اسٹڈی) کے درمیان امتیاز

سوشل سائنس اور سماجی علوم کے درمیان مختلف طرح سے امتیاز ہے جس کو ہم کچھ نقطوں کے ذریعہ سمجھ سکتے ہیں جو کہ اس طرح ہیں:

1. نوعیت:-

(1) اگر نوعیت کی بات کی جائے تو سوشل سائنس سماجی علوم سے ایک الگ نوعیت کا حامل ہے۔ اس میں شامل علم کو تفصیل سے بیان کیا جاتا ہے چاہے یہ کسی بھی میدان کے علم جو کہ سوشل سائنس کے زمرے میں آتے ہیں کا ذکر کر رہا ہے۔ یہ علم خاص کر بالغ افراد کی ذہنی نوعیت کو دھیان میں رکھ کر دیا جاتا ہے۔ اس کے برعکس سوشل اسٹڈی بنیادی طور پر اسکولی تعلیم کے لیے تیار کیا جاتا ہے۔ جس کا مقصد بچوں کو تعلیم یافتہ کرنا ہوتا ہے۔ سوشل سائنس میں جس معیاری علم کا انتخاب کیا جاتا ہے اسے بچے آسانی سے نہیں سمجھ سکتے ہیں۔ ہاں مگر سماجی علوم سوشل سائنس کی از سر نو ترتیب دی گئی شکل ہے جو کہ آسان، سادہ، دلچسپ، استدائی اور سیکھنے کے قابل ہے۔

2. نظریہ:-

(2) نظریہ کا جہاں تک سوال ہے سوشل سائنس انسانی معاملات کے قیاسی صورت پر بحث کرتا ہے۔ جبکہ سماجی علوم عملی صورت پر بحث کرتا ہے۔ سوشل سائنس شامل علم میدان پر اصول عطا کرتا ہے اور سوشل اسٹڈی یا سماجی علوم ایک تجد کورس ہے جو کہ کارکن اور عملی مواد کی اصطلاح و ترمیم کر کے تیار کیا گیا ہے۔

3. مقاصد:-

(3) مقاصد میں بھی سوشل سائنس اور سوشل اسٹڈی کے درمیان فرق پایا جاتا ہے۔سوشل سائنس کا مقصد اصوبی علم ہے جبکہ سماجی علوم کا مقصد عملی افادیت ہے۔سوشل سائنس کا مقصد جہاں علم فراہم کرنا ہے۔وہیں سماجی علوم کا مقصد فرد کی نشوونمااس طرح کرنا ہے کہ وہ ایک اچھا شہری بن سکےاور یہی سماجی علوم کا بنیادی مقصد بھی ہے۔

(4) سوشل سائنس کسی بھی علم کومنفرد شکل میں پیش کرتا ہے۔ایک سوشل سائنس علم ہمیشہ ایک الگ زمرے اور نام سے ہی پڑھا جاتا ہے جبکہ سماجی علوم ایک متحد اور یکجا علم فراہم کرتا ہے۔

(5) سوشل سائنس سماج کومختلف پہلوؤں سے سمجھ کراس پر علم حاصل کرتا ہے۔جبکہ سماجی علوم سماج پر حاصل علم کو یکجا اور متحدہ شکل میں پیش کرتا ہےاور سماج سے جڑے اس علم کو وہ عملی تفاعلی اور افادیتی پہلوؤں پر سماج کو سمجھ کر حاصل کرتا ہے۔جس میں وہ مختلف سوشل سائنسوں کوایک مضمون کی شکل میں پیش کرتا ہے۔

(6) سوشل سائنس اور سماجی علوم کے پڑھنے والوں میں بھی فرق پایا جاتا ہے۔سوشل سائنس کو چندلوگ ہی پڑھتے ہیں جبکہ سوشل اسٹڈی یا سماجی علوم سبھی خاص وعام کے لیے پڑھنا ضروری ہے۔سوشل سائنس ایک ترقیاتی علم پر مشتمل ہےان کے لیے جو یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرتے ہیں جبکہ سوشل اسٹڈی یا سماجی علوم عوام کوایک اچھے شہری ہونے کے قابل بناتا ہے۔

(7) سوشل سائنس ایک فن اور پیچیدہ علم ہے جبکہ سماجی علوم موازنی طور پر سادہ اور آسان ہے۔ایک ترقیاتی، مفصل اور پیچیدہ علم کے طور پر سوشل سائنس کے علم کواعلیٰ درجہ کے کمرہ جماعت میں حاصل کیا جاتا ہے۔وہیں سماجی علوم سبھی کے لیےعملی اورافادی ہے۔یہ آسان اور سادہ ترین علم ہے۔

آخر میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ سوشل سائنس اور سماجی علوم کوالگ کرنے والی اوران دونوں کے بیچ فرق کوواضح کرنے والی ایسی کوئی خاص اور مضبوط لکیرنہیں ہے۔سماجی علوم ابتدائی جماعتوں میں پڑھایا جاتا ہے۔جہاں ماحول،جس میں مادّی، سماجی، ثقافتی شامل ہے کوسمجھنے کی ضرورت ہوتی ہےاور جب طالب علم ایک قابل محقق اور مفروضات کے شارح کی طرح ابتدائی اور وسطی جماعتوں میں عروج پاتا ہےتو وہ سماجی علوم سے سوشل سائنس کو پڑھنے کے لیے تیار ہوجاتا ہے۔

مندرجہ ذیل تصویر میں سماجی علوم کے ساتھ سوشل سائنس کے عملی تعلق کوسمجھا جاسکتا ہے۔

1.7 مختلف سوشل سائنس کے ذریعہ سماج کی سمجھ:-

اب تک ہم یہ سمجھ چکے ہیں کہ سوشل سائنس میں شامل مختلف مضمون انسانی حرکت وعمل پر ہماری سمجھ کو وسیع کرتے ہیں۔لیکن اس بات پر بھی غور دینے کی ضرورت ہے کہ یہ مضمون علم پر سمجھ بنانے کے لیے بھی مددگار ثابت ہوتے ہیں۔سوشل سائنس میں شامل مضمون جیسے تاریخ، سیاسیات، جغرافیہ،معیشت، فلسفہ،نفسیات،عمرانیات سماج کے مختلف پہلو جیسے تاریخی، معاشی، سیاسی، فلسفی، عملی اور ثقافتی وغیرہ کو سمجھنے میں ہماری مدد کرتے ہیں۔جن میں ''عمرانیات'' سیدھے طور پر سماج کے پورے ڈھانچے کو سمجھنے میں مدد کرنے والا علم ہے۔کوئی بھی سماج کسی طرح ثقافت کا عمل مکمل کرتا ہے۔اس پر روشنی ڈالنا ساتھ ہی سماجی ریتی رواجوں اور تعلقات کے جال میں انسان کا رویہ کس طرح نشوونما پاتا ہے یا جسے ہم معاشرتی عمل کے ذریعہ بھی سمجھ سکتے ہیں۔انسان کی زندگی میں اس کے خاندان ہم جولی، مدرسہ، اسکول، مذہب کی اہمیت ہے وغیرہ سماجی مدوں اور پہلوؤں پر انسانی سمجھ کو وسیع کرنے کا کام عمرانیات کے ذریعہ پورا کیا جاتا ہے۔

وہیں تاریخ ایک ایسا علم ہے مختلف سماجوں کی تاریخ کو سمجھنے میں انسان کی مدد کرتا ہے۔یہ مضمون سماجوں کی تاریخ میں مختلف سماجوں میں ماضی میں ہونے والے حرکت وعمل کا مطالعہ کرتا ہے۔اور اس مطالعہ کے لیے وہ باقیات، مہیا ادبوں، برتنوں، مختلف استعمال کی چیزوں، عمارات، کھنڈرات، سکوں، تختیوں، رسم الخطوں میں کنندہ کی گئی Manuscripts وغیرہ کو استعمال میں لاتا ہے۔ان مطالعوں کے ذریعہ وہ قدیم زمانے کے سماج کے رہن سہن، پہناوے، کھان پان سے لے کر سیاسی، معاشی، حرکت وعمل کے طریقے وغیرہ اس سماج کا خاکہ ہمارے سامنے پیش کرتا ہے۔جس کے ذریعہ ہم یہ دیکھ سکتے

ہیں کہ مخصوص سماج ماں کی ماتحتی میں چلتا تھا یا باپ کی، جمہوری تھا یا تاناشاہی، قبائلی تھا یا شہری، امیر تھا یا غریب، قاعدے قانون پر مبنی تھا یا آزاد وغیرہ وغیرہ سماجی سمجھ بنانے میں ہماری مدد کرتا ہے۔

سیاسیات (Political Science) سماج کے سیاسی حرکت و عمل کو روشناس کراتا ہے۔ کوئی بھی سماج جن اصولوں وقوانین پر مشتمل ہوتا ہے اس پر مخصوص طور سے مطالعہ کرنے کا کام سیاسیات کرتا ہے۔ کوئی بھی سماج بنا قانونوں اور قواعد کے تشکیل نہیں پاتا۔ سیاسیات اس کے تشکیل کی نوعیت پر روشنی ڈالتا ہے۔ عوام کے حقوق و فرائض، ریاست کی تشکیل، آئین یعنی قانونوں کا مجموعہ اور دیگر سماجی پہلوؤں پر بنے سیاسی اصولوں و عملوں کا مطالعہ سیاسیات میں کیا جاتا ہے۔

بنا معاشی معاملوں کو جانے انسان اپنی زندگی گزر بسر نہیں کرسکتا۔ معیشت انہیں معاملات کا تذکرہ اور تجزیہ پیش کرتی ہے۔ معیشت سماج کے معاشی مسائل و معاملات پر بحث کرنے والا مضمون ہے۔ سماج کے بدلاؤ کے لیے دیگر اجزاء کے علاوہ معاشی اجزاء بہت متغیر طریقے سے اثرات ڈالتے ہیں۔ سماج کے بننے اور تبدیل ہونے میں معاشی مسائل بہت ہی مضبوط وجوہات پیش کرتے ہیں۔ اس طرح معیشت ان معاشی مسائلوں کو سمجھنے میں انسان کی مدد کرتی ہے۔ یہ مخصوص سماج میں رونما معاشی طریقے، اصول اور تبدیلیوں پر تفصیل بیان کر سماج کو معاشی نظریئے سے سمجھنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ یہ دیگر سماج کے معاشی مسائل و حالات کا تذکرہ بھی پیش کرتی ہے۔ جس سے مختلف سماجوں کے معاشی حالات و طریقے کا موازنہ کرنے کا موقع حاصل ہوتا ہے۔

جغرافیہ مضمون کے ذریعہ مختلف سماجوں کے جغرافیائی حالات و کیفیت کا علم ہوتا ہے۔ انسانی رہائش گاہوں اور طریقوں کی معلومات حاصل ہوتی ہے۔ اس علم کا استعمال انسان ان جغرافیائی حالات سے مطابقت کرنے کا عمل سیکھتا ہے۔ ساتھ ہی قدرتی ماحول کے بارے میں علم حاصل کر کے انسانی کارکردگیوں کی قدرتی ماحول کے ساتھ مطابقت کے طریقے ایجاد کر پاتا ہے۔ قدرت کس وقت کیا رخ لیتی ہے یہ جان کر اس کے مطابق اپنے آپ کو مستقبل کے لیے تیار کرتا ہے۔ علم جغرافیائی علم دینے کے ساتھ مخصوص سماج کے ثقافتی ماحول کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے۔

اس طرح ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ سوشل سائنس کے مختلف مضمون مختلف طریقے سے سماج کو سمجھنے میں انسان کی مدد کرتے ہیں۔ یہ سیاسی، معاشی، ثقافتی، تاریخی، جغرافیائی وغیرہ۔ مختلف سماجی اجزاء کا تبصرہ و تجزیہ پیش کر کے سماج کی سمجھ کی تعمیر کرتے ہیں۔

1.8 فرہنگ:-

سوشل اسٹڈی (Social Studies)

سوشل سائنس (Social Science)

متحد	(Integrated)
تحقیقات	(Investigation)
اینتھر یو پولو جی	(Anthropology)
مادّی	(Physical)
غیر مادّی	(Non-Physical)
محرک	(Stimules)
ردو عمل	(Activities)
عقمی	(Abstract)
شاخا	(Branches)
عام مروجہ	(Generalize Popular)
اجارہ داری	(Monolaly)
علم نجوم	(Astronomy)
علم حیاتیات	(Biology)
علم طبعیات	(Physics)
علم کیمیا	(Chemistry)
نظریہ	(Paradigm)
معائنہ	Observation)

1.9 یاد رکھنے کے نقاط:-

- سوشل سائنس انسانی تعلقات و رابطوں کو سیاسی، سماجی، تاریخی، نفسیاتی، فلسفی وغیرہ ڈھنگ سے بیان کرنے کی کوشش کرتا ہے۔
- انسانی تعلقات اور معاملات سے جڑا علم ہے۔
- سوشل سائنس کے مختلف مضمون تاریخ، سیاسیات، فلسفہ، معیشت، اینتھر و پولو جی وغیرہ ہیں۔
- سبھی مضمون اعلیٰ تعلیم اور یونیورسٹی میں ایک آزاد حیثیت رکھتے ہیں۔
- سوشل سائنس انسانی سماجوں کے جدید علم کو بھی اپنے اندر شامل کرتا ہے۔

- حقیقت پسندی پر زور دیتا ہے۔
- سماجی افادیت اور علمی جدیدیت کو فروغ دیتا ہے۔
- اس میں وہ مضمون آتے ہیں جو انسانی زندگی اور اس کے مختلف ردو عمل کو تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔
- سوشل سائنس کی نوعیت موجودہ قدرتی سائنس سے مختلف ہے۔
- اس کے مطالعہ سے سماج کے بارے میں معلومات حاصل ہوتی ہے۔
- اس میں شامل لفظ ''سائنسی طریقوں وتکنیکوں کی طرف اشارہ کرتا ہے۔
- اس میں وہ سبھی مضمون آجاتے ہیں جو انسان کے سماجی زندگی کے مختلف پہلوؤں سے متعلق ہو۔
- شہریت کی تعلیم حاصل ہوتی ہے۔
- بین الاقوامی معاملات پر بحث کی جاتی ہے۔
- سماجی اور طبعیاتی ماحول کے آپسی تعلقات کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔
- قدرتی سائنس قدرتی حادثات پر بحث کرتی ہے جو قدرتی سائنس کو سوشل سائنس سے الگ کرتی ہے۔
- قدرتی سائنس انسان کے دنیا کو لے کر رجحان اور قدرت سے مطابقت کی کوششوں کے بعد ہوئی۔
- قدرتی سائنس دنیا پر حاکم اصولوں وقانونوں (قدرتی) کو جاننے کی کوشش کرتی ہے۔
- قدرتی سائنس کو عام طور پر علم کیمیا، علم حیاتیات اور علم طبعیات میں بانٹا جاتا ہے۔
- قدرتی سائنس کا ذکر تجربوں تک محدود ہے۔ جن میں معاشی مدد کا ہونا بہت ضروری ہے۔
- قدرتی سائنس کے مقابلے سوشل سائنس زیادہ پیچیدہ ہے۔
- کیونکہ یہ انسان اور سماج پر مشتمل ہے جو تبدیل ہوتا رہتا ہے۔
- سوشل سائنس کے مختلف مضمون مختلف طریقے سے سماج کو سمجھنے میں انسان کی مدد کرتے ہیں۔
- سوشل سائنس میں وہ مضمون شامل ہیں جس کا تعلق انسانی سماج کی ابتداء اور نشوونما کی ترقی سے ہے۔
- سوشل سائنس پر بحث Emile Durkheins کی کتاب ''Suitide'' کے آنے کے بعد ہوتی ہے۔
- August Compte نے Positivist Approach کی بات کی۔
- سائنس کے مقابلے سوشل سائنس میں کوئی بھی تجربہ کرنا بے حد مشکل ہے۔
- انٹرویو، سروے، کیس اسٹڈی وغیرہ سوشل سائنس کے طریقۂ کار میں آتے ہیں۔
- تاریخ، مختلف ملکوں کی ثقافت اور رہن سہن کا مطالعہ کرتی ہے۔
- سیاسیات، شہریت کے سبھی پہلوؤں کا علم ہے۔

- معیشت انسانی زندگی کے عام پیشوں کا مطالعہ ہے۔
- سماجی علوم ایک متحد اور یکجا علم فراہم کرتا ہے۔
- سوشل سائنس یونیورسٹی اور سوشل اسٹڈی، سیکنڈری جماعتوں تک پڑھایا جاتا ہے۔
- سوشل سائنس انسانی معاملات کی قیاسی اور سوشل اسٹڈی یا سماجی علوم عملی صورت پیش کرتا ہے۔
- سماجی علوم سوشل سائنس کی از سر نو ترتیب، جو سادہ، آسان اور دلچسپ ہے۔

1.10 نمونہ امتحان سوالات (Model Examination Questions):-

تفصیلی سوالات (Long Answer Type Question)

(1) سوشل سائنس اور قدرتی سائنس کے درمیان فرق واضح کیجئے؟

(2) سوشل سائنس اور سوشل اسٹڈی کے درمیان تعلق پر روشنی ڈالئے؟

(3) سوشل اسٹڈی کس طرح سوشل سائنس سے اب تک حیثیت کی حامل ہے واضح کیجئے؟

(4) سوشل سائنس کس طرح سماج کی سمجھ پر ہمارے ذہن کو وسیع کرتا ہے، سمجھایئے؟

(5) جغرافیہ، تاریخ، سیاسیات اور معیشت کے تعلق میں سوشل سائنس کے معنی بتایئے؟

مختصر سوالات (Short Answer Type Questions)

(1) سوشل سائنس سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

(2) سوشل سائنس کی وسعت کو بیان کیجئے؟

(3) سوشل اسٹڈی یا سماجی علوم سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

(4) سوشل سائنس میں شامل مضمون کو بیان کیجئے؟

(5) قدرتی سائنس کیا ہے؟

(6) قدرتی سائنس اور سوشل سائنس میں کوئی دو یکسانیت بتایئے؟

(7) معائنہ، طریقۂ کار سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

مختصراً سوالات (Very Short Answer Type Questions)

1. سوشل سائنس لفظ کی ابتداء کہاں سے ہوتی ہے؟

2. جیمس ہائی کے ذریعہ بیان کی گئی سوشل سائنس کی اصطلاح بیان کیجئے؟

3. سوشل سائنس میں شامل مضمون کو فہرست بند کیجئے ؟

4. سوشل سائنس کی کوئی دو خصوصیات بتائیے ؟

5. قدرتی سائنس اور سوشل سائنس میں کوئی دو فرق بتائیے ؟

6. تاریخ کے ذریعہ سماج کی سمجھ سے کوئی دو اجزاء بتائیے ؟

7. Karl Popper کے اصول کو بتائیے ؟

معروضی سوالات (Objective Type Questions)

1. سوشل سائنس کی وسعت کے تحت مندرجہ ذیل میں سے کس جز کا مطالعہ کیا جاتا ہے؟

(1) سماج سے متعلق مطالعہ (2) شہریت کی تعلیم

(3) انسان سے متعلق مطالعہ (4) یہ سبھی

2. سوشل سائنس کے تحت کس مضمون کا مطالعہ کیا جاتا ہے؟

(1) تاریخ (2) جغرافیہ

(3) معیشت (4) یہ سبھی

3. سوشل سائنس بچوں میں؟

(1) سمجھ پیدا کرتا ہے (2) اقداروں کو بڑھاوا دیتا ہے

(3) صلاحیت لاتا ہے (4) یہ سبھی

4. ایک اچھے شہری کی تعلیم کس مضمون کے تحت دی جاتی ہے؟

(1) تاریخ (2) معیشت

(3) سیاسیات (4) جغرافیہ

5. ان میں سے وہ کون سا طریقہ ہے جو سوشل اور قدرتی سائنس دونوں اپناتے ہیں؟

(1) معائنہ (Observation) (2) سروے

(3) کیس اسٹڈی (4) انٹرویو

6. کس سائنسداں نے سائنس کے Inductive Epistemology پر سب سے پہلے تنقید پیش کی؟

(1) Karl Popper (2) James High

(3) August Compte (4) Albert Einstein

7. تاریخ کے ذریعہ ان میں سے کس چیز کا مطالعہ کیا جاتا ہے؟

(1) ثقافت (2) مختلف ملکوں کی قدیم تہذیبیں، رہن سہن اور ریتی رواج

(3) انسانی ترقی (4) یہ سبھی

8. سیاسیات میں شامل ہے؟

(1) جمہوری اصول (2) شہری فرائض

(3) شہری حقوق (4) یہ سبھی

1.11 مجوزہ کتابیں (Suggested Books):-

- National Policy on Education, 1986.
- NCERT (2005), National Carriculum Frame Work 2005, New Delhi, NCERT.
- The Pedagogy of Social Science (James P. Halsall & Michael smpw den, Editors, Springes.
- Brecht De Smet (2016).
- Studies in Critical Social Science. A Dialetical Pedagogy of Revolt Gramsi Vygotsky and the Egyptian Revolution (Studies in critical Social Sciences).
- Abhay Kumar Dubey (2013), Samaj Vigyan Vishwakosh (Khand 1-6); New Delhi, Raj Kamal Prakashan.

یونٹ-2

سماجی مطالعہ کی تدریس کے اغراض ومقاصد اور علمی معیار

Unit-2

Aims, Objectives and Academic Standards of Social Studies

ڈاکٹر محمد طالب اطہر انصاری

اسسٹنٹ پروفیسر

کالج آف ٹیچر ایجوکیشن، بیدر

2.1 سماجی مطالعہ کی تدریس کے اہم اغراض ومقاصد

Major Aims and Objectives of Teaching Social Studies

2.2 بلوم کے تعلیمی مقاصد کی درجہ بندی

Bloom‘s Taxonomy of Educational Objectives

2.3 سماجی مطالعہ کی تدریس کے تعلیمی معیاراور طلباء کی اکتسابی تبدیلیاں

Academic Standards and Learning Outcomes of Teachuing Social Studies

2.4 قومی تعلیمی پالیسی 1986ء اور قومی تعلیمی خاکہ 2005ء کی اہم سفارشات

Recommendations of NPE-1986 and NCF-2005

2.5 سماجی مطالعہ کی تدریس کی اہم اقدار

Values of Teachuing Social Studies

2.1 مقاصد(Objectives)

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد آپ اس قابل ہوجائیں گے کہ:

☆ سماجی مطالعہ کی تدریس کے اہم اغراض ومقاصد بیان کرسکیں گے۔

☆ سماجی مطالعہ کی تدریس کے تعلیمی وتدریسی مقاصد کے درمیان فرق کوواضح کرسکیں گے۔

☆ سماجی مطالعہ میں بلوم کی پیش کردہ مقاصد کی درجہ بندی کوسمجھ سکیں گے۔

☆ سماجی مطالعہ کی تدریس کے تعلیمی معیار کوواضح کرسکیں گے۔

☆ قومی تعلیمی پالیسی 1986ء اورقومی تعلیمی خاکہ 2005ء کی اہم سفارشات کوواضح کرسکیں گے۔

☆ سماجی علوم کی اہم اقداروں کوبیان کرسکیں گے۔

2.1 سماجی مطالعہ کی تدریس کے اہم اغراض ومقاصد

3.1 Major Aims and Objectives of Teaching Social Studies

2.1.1 تعارف (Introduction)

کوئی بھی سماج یاقوم اپنے ہدف تعلیم سے پورا کرتی ہے اورتعلیم اس ہدف کومقاصد میں تبدیل کرمضامین میں تلاش کرتی ہے تعلیم کا ہرمقصد حاصل کرنے کے اقدام اغراض سے آراستہ ہوتے ہیں۔سماجی مطالعہ کی تدریس میں انہیں اغراض ومقاصد کوحاصل کرنے کے لئے اساتذہ مسلسل کوشاں رہتے ہیں۔کسی بھی شخص کے لئے اپنی زندگی کوکامیاب بنانے کے لئے کوئی نہ کوئی راستہ اختیار کرنا ہوتا ہے اوریہ شخص اس وقت تک کامیاب نہیں ہوسکتا جب تک کہ اسے اپنے مقاصد واضح نہ ہوں۔

2.1.2 مقاصد کے معنی Meaning of Aims

طلباء وطالبات کی ترقی ونشوونماہی کسی سماج یاقوم کی ترقی ہے اوراس مقصد کوتعلیم پورا کرتی ہے،تعلیم میں شامل ہرمضمون کسی نہ کسی مقصد کوواضح کرتا ہے اورکسی نہ کسی طرح تعلیم کے عمل کو پورا کرتا ہے۔اس لحاظ سے سماجی مطالعہ کی درس وتدریس بھی کسی نہ کسی مقصد کے تحت فراہم کی جاتی ہے اورایک معلم کے لئے ان مقاصد کاواضح ہونالازمی ہے۔تعلیم کے تمام مقاصد اس مضمون کی ساخت پرمبنی ہوتے ہیں جوکہ طلباء کی ذہنی،جسمانی وجذباتی نشوونماء اورترقی کرتے ہیں۔درس وتدریس کے دوران ہرنوعیت کے مقاصد کوحاصل کرنا معلم کے لئے بہت مشکل ہوتا ہے چونکہ زیادہ تر مقاصد کاتعلق درجہ میں درس وتدریسی عمل سے ہوتا ہے اوربعض اسکول کی باہری زندگی سے وابسطہ ہوتے ہیں اوریہ مقاصد ہی ہیں جوہمیں تعلیم کاہدف حاصل کرنے کاراستہ فراہم کرتے ہیں۔

2.1.3 مقاصد کی اہمیت Importance of Aims

ہم سب اس بات پر یقین کامل رکھتے ہیں کہ موجودہ دور میں تمام بنی نوع کو سائنس اور ٹکنالوجی کی معلومات بہت اہم اور ضروری ہے۔سماجی مطالعہ کی معلومات ،علم وفہم اور استعمال واطلاق ہماری موجودہ زندگی سے ہی نہیں بلکہ مستقبل کی زندگی سے بھی وابستگی رکھتی ہے اسلئے سماجی مطالعہ کی تدریس کے لئے ضروری اقدار، روایات ور جحانات اور مہارتوں کو اس انداز میں مرتب کرنا چاہئے کہ اسے بآسانی حاصل کیا جاسکے۔ چنانچہ سماجی مطالعہ کے معلم کے لئے بھی یہ بے حد ضروری ہے کہ اس کے ذہن میں یہ بات صاف ہو کہ وہ طلباء میں کن تصورات ،خصوصیات اور مہارتوں کی نشو ونما کرنا چاہتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ کون سے اصول، حقائق، اقدار و روایات ور جحانات اور سماجی اصولوں کو فروغ دینا چاہتا ہے۔

اگر معلم کے ذہن میں مقاصد پہلے سے ہی موجود ہوں گے تو وہ ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے مناسب لائحہ عمل تیار کرے گا ورنہ بغیر مقاصد کے اس کا عمل رائیگاں جائے گا جس کے نتائج اچھے نہ ہوں گے۔اسلئے سماجی مطالعہ کے معلم کے لئے سماجی مطالعہ کی تدریس کو جاننا اور طلباء میں سماجی مطالعہ کی اقداروں ،نظریوں اور رجحانات کا پیدا کرنا ضروری ہے۔

2.1.4 اغراض کے معنی Meaning of Objectives

تمام تعلیمی خاکہ اور نصاب ان مقاصد پر مشتمل ہوتے ہیں جس سے طلباء کی مکمل نشو ونما اور ترقی ہو سکے چونکہ معلم کسی ایک حد تک ہی مقاصد کو حاصل کر سکتا ہے۔ بیک وقت سارے مقاصد کو حاصل کرنا اس معلم کے لئے ممکن نہیں وہ اس لیے کہ کسی بھی تعلیمی پروگرام میں صرف اسکول میں حاصل تجربات ہی نہیں بلکہ معاشرے اور دیگر جگہ کے تجربات بھی شامل رہتے ہیں۔

تعلیمی مقاصد کئی حصوں میں تقسیم رہتے ہیں اور انہیں ہم مختلف ادوار وحصوں میں تقسیم کر حاصل کرتے ہیں اسکول میں حاصل شدہ مقاصد کے بھی کئی اقدام ہوتے ہیں اور مقاصد حاصل کرنے کا ہر اقدام اغراض کہلاتا ہے۔مقاصد کا گہرا تعلق ان اقداروں سے ہوتا ہے جو ہم کسی مضمون کی تدریس کے ذریعہ طلباء میں پیدا کرنا چاہتے ہیں اور اغراض دراصل یہی اقدار ہوتے ہیں جو ہم مقاصد حاصل کرنے کے لئے اقدام کرتے ہیں۔

2.1.5 اغراض کی اہمیت Importance of Objectives

☆ اغراض کے ذریعہ معلم اپنے مقاصد کی تعریف یا وضاحت کر کے نصابی عمل میں شامل کر اس کو حاصل کرسکتا ہے۔

☆ اغراض معلم کو ایک راستہ فراہم کرتے ہیں جس کی بدولت وہ اپنی تدریسی سرگرمی کے لیے اکتسابی تجربات کی منصوبہ بندی کرسکتا ہے۔

☆ اغراض کے زریعہ معلم اپنی تعلیمی حکمت عملی کو مناسب مواد سے طے کر کے کامیابی کی طرف مائل ہوسکتا ہے۔

☆ اغراض کی مدد سے معلم کو وہ ذریعہ مل جاتا ہے جس سے طلباء کے برتاؤ، روایات ور جحانات میں تبدیلی کی پیمائش کی جاسکتی ہے۔

2.1.6 اغراض ومقاصد میں فرق Difference between Aims and Objectives

اغراض	مقاصد
اغراض کو ایک مقرر وقت میں حاصل کیا جاتا ہے	مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے کافی وقت درکار ہوتا ہے
اغراض کسی بھی تعلیمی پروگرام میں میل کا پتھر یا سنگ بنیاد ہوتے ہیں۔	مقاصد ایک عام بیان ہوتا ہے جو کسی بھی تعلیمی پروگرام کی سمت کو واضح کرتا ہے۔
اغراض اس سوال کا جواب ہوتا ہے کہ اس تدریس کے بعد کیا حاصل کیا جائے گا۔	مقصد اس سوال کا جواب ہوتا ہے کہ فلاں مضمون کیوں پڑھایا جارہا ہے۔
اغراض محدود اور واضح ہوتے ہیں۔	مقاصد وسیع اور غیر واضح نوعیت کے ہوتے ہیں
اغراض کو حاصل کرنا معلم اور اسکول کی ذمہ داری ہوتی ہے۔	مقاصد کو حاصل کرنا اسکول، قوم وسماج کا ذمہ ہوتا ہے۔

2.1.7 اغراض کی قسمیں Types of objectives

اغراغ کی دو قسمیں ہوتی ہیں

ا۔ تعلیمی اغراض Educational Objectives

۲۔ تدریسی اغراض Instructional Objectives

ا۔ تعلیمی اغراض Educational Objectives

تعلیمی اغراض سے مراد وہ تبدیلیاں ہے جو تدریس اور اکتساب کے ذریعہ طلباء کے کردار و عادات میں لائی جاتی ہیں اور خصوصی تعلیمی مقاصد سے مشاہدہ کے ذریعہ طلباء میں ہونے والی تبدیلیوں کی پیائش بھی ان سے کی جاسکتی ہے۔ تعلیمی اغراض کا تعلق نظام تعلیم سے ہوتا ہے جو کہ معاشرے اور قوم وملت کی مقصود ترقی کی بنیاد پر قائم کئے جاتے ہیں اور ان کا حصول معلم اور طلباء کے درمیان ہونے والے اکتسابی تجربات کے عمل پر ہی مبنی ہوتا ہے۔ ایک مکمل تعلیمی نظام کا مقصد طلباء میں ہونے والی ہر طرح کی نشو ونما اور ترقی کے فروغ سے رشتہ قائم ہوتا ہے۔ تعلیمی اغراض کو صرف درجہ اور اسکول کی چہار دیواری میں ہی حاصل نہیں کیا جاتا ہے بلکہ معاشرے اور دیگر اداروں کے تجربات اور اقدار یں بھی اسمیں شمولیت رکھتے ہیں۔ تعلیمی اغراض اس سماج کی اقدار، روایات، فلسفہ اور ثقافتی مزاج کے ساتھ ساتھ معاشی، سیاسی اور ثقافتی بنیادوں پر بھی بنی ہوتے ہیں جو کہ ہم مختلف مضامین کی تدریس کو نصاب تعلیم میں شامل کرا کتسابی عمل سے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

۲۔ تدریسی اغراض Instructional Objectives

کمرہ جماعت میں تدریسی مراحل کے ذریعہ ہم طلباء وطالبات کے اندر مطلوبہ کرداری تبدیلیوں کو حاصل کرنے کے لئے جو عمل کرتے ہیں اور جسمیں مواد کے ساتھ ساتھ تدریسی طریقہ، حکمت عملیاں، اساتذہ کے تجربات، درس تدریسی مراحل، تدریسی اشیاء اور

تدریسی عملی تجربات وغیرہ کی بھی شمولیت رہتی ہے اور جسمیں آپسی تبادلۂ خیال اور ہدایتوں سے طلباء کے داخلی کردار و عادات (Entering Behaviour) کو خارجی (Terminal Behaviour) مقصود کرداری عمل میں تبدیل کیا جاتا ہے کو ہی تدریسی اغراض کا حصول کہتے ہیں۔تدریسی اغراض ہی دراصل تعلیمی اغراض کا حصول ہیں جو کہ درجہ میں درس و تدریسی عمل سے فوری طور پر طلباء میں مقصود تبدیلیاں رونما کرتے ہیں۔تدریسی مقاصد کی ترتیب اور منصوبہ بندی معلم کی لیاقتوں پر مبنی ہیں جو کہ کمرہ جماعت میں مقررہ وقت میں حاصل کی جاتی ہیں۔

2.1.8 تعلیمی و تدریسی اغراضوں کا موازنہ

Comparision of Educational and Instructional Objectives

تعلیمی اغراض	تدریسی اغراض
تعلیمی اغراض مقصود ہوتے ہیں اور ان کا تعلق نظام تعلیم اور مدارس سے ہوتا ہے۔	تدریسی اغراض مختصر اور واضح ہوتے ہیں اور ان کا تعلق درجہ کے تدریسی عمل سے ہوتا ہے۔
تعلیمی اغراض کی بنیاد تعلیمی فلسفہ ہوتی ہے۔	تدریسی اغراض کی بنیاد نفسیات کے اصولوں کی ہوتی ہے۔
تعلیمی اغراض کو حاصل کرنے کے لئے ایک لمبا وقفہ درکار ہوتا ہے۔	تدریسی اغراض جماعت کی تدریس کے بعد حاصل کئے جاسکتے ہیں۔
تعلیمی اغراض تعلیمی عمل کا احاطہ کرتے ہیں۔	تدریسی اغراض مضمون کا احاطہ کرتے ہوئے اس کے اردگرد گھومتے ہیں۔
تعلیمی اغراض میں تدریسی اغراض بھی شامل رہتے ہیں۔	تدریسی اغراض ایک طرح سے تعلیمی اغراض کا ہی جز ہوتے ہیں۔
تعلیمی اغراض کا دائرہ وسیع ہوتا ہے، جیسے شخصیت کی نشو ونما تعلیمی اغراض ہیں۔	تدریسی اغراض میں معلومات، مہارتیں، اطلاق اور طلباء کی دلچسپی پر مبنی عمل شامل رہتے ہیں۔

2.1.9 سماجی علوم کی تدریس کے اہم اغراض و مقاصد:-

ا۔ **سماجی علوم** سماج میں رہنے والے لوگوں کا مطالعہ ہے۔عوام ہی سماجی علوم کا دائرہ کار اور علاقہ ہیں۔جس میں مقامی لوگوں کے ساتھ ساتھ دور دراز کے لوگ بھی شامل رہتے ہیں۔سماجی علوم سماج سے بندھے ہوئے لوگوں کے سماجی، سیاسی معاشی اور علاقائیت کے اعتبار سے سماج کے تمام متعلقین کا مطالعہ کرتا ہے اور سماج کی فلاح و ترقی کی طرف لوگوں کو مائل کرتا ہے اسلئے اسکے کچھ اہم مقاصد قومی درسیاتی خاکہ ۲۰۰۵ء کے مطابق کچھ اس طرح بیان کئے گئے ہیں۔

ا۔ طلباء و طالبات کو سماجی علوم کے ذریعہ اپنے علاقے کی زمینی سطح پر رہنے والے عام لوگوں کی جانکاری اور سمجھ فراہم کرنا تاکہ طلباء و طالبات معاشرے سے ہم آہنگ ہوسکیں۔

۲۔ طلباء وطالبات کوسماجی علوم کے زریعہ اپنے علاقائی،صوبائی،ملکی و بین الاقوامی ملکوں کی معلومات فراہم کرنا اوران سے ربط سکھانا۔

۳۔ طلباء وطالبات کوسماجی علوم کے ذریعہ،ملک کے ماضی کی معلومات فراہم کرنا جس سے وہ دنیا کے مختلف خطہ میں ہوئی ترقی سے موازنہ کرسکیں۔

۴۔ طلباء وطالبات کوسماجی علوم کے زریعہ ملک کے سماجی، سیاسی، معاشی حالات کے حرکیاتی ماحول سے روشناس کروانا تاکہ وہ ان عوامل کو سمجھ سکیں۔

اوپر بیان کئے گئے سماجی علوم کی تدریس کے مقاصدکو حاصل کرنے کے لئے ہمیں ثانوی جماعتوں میں سماجی علوم کے عنوانات کو تاریخ،جغرافیہ،سیاسی علوم اور معاشیات سے اخذ کرنے چاہئے اور طلباء وطالبات کوساتھ ہی ساتھ موجود دیگر مسائل،روایتوں،اقداروں، جیسے خواندگی اور ناخواندگی کی شرح (Literacy and Illiteracy rate) بچوں کی مزدوری(Child Labour) کے ساتھ ساتھ سماج کے مختلف فرقہ،ذات پات،جنسی شرح اور ملک کے اصل حالات سے بھی روشناس کرایا جانا چاہئے جس میں عام طور پر شامل ہونگے۔

۱۔ معاشرے میں انسانی رشتوں،رابطوں قاعدے وقوانین کا تجرباتی ونظریاتی مطالعہ جوکہ ہم تاریخ،جغرافیہ،اور سماجیات کے مطالعہ سے سمجھ سکتے ہیں۔طلباء وطالبات کوسماجی علوم کے ذریعہ ان مضامین کے اہم نکات کا تجزیہ،تشریحات،خصوصیات اور تصورات کو واضح کراپنا مقصد حاصل کیا جاسکتا ہے۔

۲۔ طلباء وطالبات کوسماجی علوم کے ذریعہ اپنی بنیادی ضرورتوں جیسے روٹی کپڑا اور مکان کو پورا کرنے کے لئے ماجودہ وسائل کی جانکاری فراہم کرنا۔

۳۔ طلباء وطالبات کوسماجی علوم کے ذریعہ غریبی،ناخواندگی،مذہب،فرقہ زبان اور کلچر وثقافت کوواضح کرنا۔

۴۔ طلباء وطالبات کوسماجی علوم کے ذریعہ سماج کے مختلف اداروں جس میں خاندان،اسکول،برادری،ریاست،قومی وصوبائی حکومت کے ساتھ ساتھ اقوام متحدہ جیسے اداروں کی ساخت اور کردار کوواضح کرنا۔

۵۔ طلباء وطالبات کوسماجی علوم کے ذریعہ جمہوریت،اشتراکیت(Socialism) انسانیت یالادینیت (Securalism) اورامن پسندی کی تعلیم فراہم کرنا۔

۵۔ طلباء وطالبات کوسماجی علوم کے ذریعہ حب الوطنی ملکی و بین الاقوامی سطح پر آپسی تعاون اور بھائی چارگی کے ساتھ ساتھ اخلاقی و کرداری اقدار کوفروغ دینا۔

۶۔ طلباء وطالبات کوسماجی علوم کے ذریعہ کسی بھی سماج میں ہم آہنگ ہونے کی صلاحیت کوفروغ دینا۔

۷۔ طلباء وطالبات کوسماجی علوم کے ذریعہ اپنے سماج میں موجود خرابیوں کودور کرنا اور دوسرے سماج کی اچھی چیزوں کواپنانے کی ترغیب دینا۔

۸۔ طلباء وطالبات کوسماجی علوم کے ذریعہ اپنے خالی وقت کومعاشرے کی فلاح کے لئے استعمال کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا۔

۹۔ طلباء وطالبات کوسماجی علوم کے ذریعہ اپنے مذہب، فرقہ، کلچر وثقافت، علاقائیت وغیرہ کے لئے ہمدردی، غم خواری، آپسی تعاون، بھائی چارگی، برداشت، پیار ومحبت اور یقین پیدا کرنا۔

۱۰۔ طلباء وطالبات کوسماجی علوم کے ذریعہ مختلف سیاسی، سماجی، معاشرتی وتواریخی تحقیقات کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا۔

۱۱۔ طلباء وطالبات کوسماجی علوم کے ذریعہ مختلف قسم کے نقشہ، چارٹ، جدول، تصاویر، تاریخی ورثہ کو واضح کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا۔

۱۲۔ طلباء وطالبات کوسماجی علوم کے ذریعہ مختلف تاریخی کتابیں، سکے، خطوط، اخبارات، شاہی فرمان، میوزیم اور دیگر وسائلوں کو سمجھنے اور استعمال کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا۔

اوپر بیان کئے گئے تمام مقاصد صرف اور صرف سماجی علوم کے ذریعہ ہی حاصل ہو سکتے ہیں۔ اس لئے سماجی علوم کے مختلف مضامین مختلف نوعیت رکھتے ہیں اور ایک دوسرے سے بہت قریبی تعلق رکھتے ہیں اور انہیں مضامین کی درس وتدریس سے اساتذہ معاشرے میں فلاح وبہبود قائم کرتے ہیں۔

2.2 بلوم کے تعلیمی مقاصد کی درجہ بندی

Bloom's Taxonomy of Educational Objectives:

2.2.1 تمہید (Introduction)

تعلیم تجربات کا مجموعہ ہے اور کسی بھی تعلیمی مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اکتسابی تجربات کا ہی سہارا لیا جاتا ہے۔ تعلیم کے ذریعہ حاصل ہونے والے مقاصد کو تعلیمی مقاصد کہتے ہیں جو کہ تدریسی عمل کے ذریعہ حاصل کئے جاتے ہیں۔ تدریسی عمل کے ذریعہ طلباء کے برتاؤ کردار وعادات میں جو مقصود تبدیلیاں لائی جاتی ہیں انہیں تدریسی مقاصد کہتے ہیں۔

ایک عرصہ تک تدریسی مقاصد کا تعلق صرف مواد مضمون تک ہی محدود تھا۔ سن ۱۹۴۸ء میں تدریسی مقاصد اور ان کی درجہ بندی پر سوچنے کا کام شروع ہوا۔ سن ۱۹۵۶ء میں بی ایس بلوم اور ان کے ساتھیوں نے تعلیمی مقاصد کی درجہ بندی کی تجویزیں پیش کیں اور تعلیم سے متعلق تین علاقوں کو بیان کیا یہ تینوں علاقے کسی فرد کے کردار وعادات میں مقصود بدلاؤ کے اعتبار سے پیش کئے گئے جیسے

۱۔ وقوفی علاقہ (Cognitive Domain): جس کا تعلق ذہن سے ہے۔

۲۔ جذباتی علاقہ (Affective Domain): جس کا تعلق انسانی جذباتوں سے ہے۔

۳۔ نفسیاتی یا حسی وحرکی علاقہ (Psychomotor Domain): جس کا تعلق عملی کاموں سے ہے۔

تعلیمی مقاصد کی اسی درجہ بندی کو جو بلوم اور ان کے ساتھیوں نے پیش کیا ''بلوم کے تعلیمی مقاصد کی درجہ بندی کہا جاتا ہے اس میں تعلیمی مقاصد کے تینوں علاقوں کو اکتسابی عمل کے ذریعہ طلباء میں پیدا ہونے والی کردار وعادات کی تبدیلیوں کی تصریحات کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ اس درجہ بندی میں ہر علاقے کی مشکل پسندی کے اعتبار سے ذیلی مقاصد کے طور پر درجہ بند کیا گیا ہے جو کہ نچلی سطح سے اعلیٰ سطح کی طرف مائل ہوتی ہیں جس کے ذریعہ معلم طلباء کے اکتسابی عمل کا مشاہدہ کریں گے اور اس علاقے کی درجہ بندی کے اعتبار سے ہی مقاصد کے

عمل کو درس وتدریسی مراحل اور تکنیکوں وحکمت عملیوں سے مقصود عمل تک پہنچنے کی کوشش کریں گے۔ یہ درجہ بندی اساتذہ کے لئے مقصود عمل حاصل کرنے کا ایک راستہ فراہم کرتی ہیں۔ جیسے وقوفی علاقہ میں اساتذہ طلباء وطالبات کی ذہنی عمل، یادداشت، اطلاقی عمل اور علم کو بیان کرنے کے اندازوں کو فروغ دیں گے۔ اسی طرح جزباتی علاقہ کا تعلق طلباء کی دلچسپیوں، اقداروں وصلاحیتوں پر مبنی ہوتا ہے جبکہ نفسیاتی یا حسی وحرکی علاقہ میں ہم طلباء کی مشق اور جسمانی اعضاء کے کام کرنے کے طریقہ کی وضاحت کرتے ہیں۔

2.2.2 تدریسی مقاصد کی درجہ بندی Taxonomy of Educational Objectives

نفسیاتی یا حسی حرکی علاقہ Psychomotor Domain	جذباتی علاقہ Affective Domain	وقوفی علاقہ Cognitive Domain
ا۔نقل کرنا (Imitation)	ا۔قبول کرنا (Receiving)	ا۔معلومات(Knowledge)
۲۔دست کاری کی مہارت (Manipulation)	۲۔ردعمل(Responding)	۲۔تفہیم(Comprehension)
۳۔درستگی کا ساتھ (Precision)	۳۔افادیت (Valuing)	۳۔اطلاق(Application)
۴۔ ادائیگی(Articulation)	۴۔مصوری(Conceptualization)	۴۔تجزیہ (Analysis)
۵۔ہم آہنگی(Coordination)	۵۔تنظیم (Organization)	۵۔ترکیب (Synthesis)
۶۔عادات کی پختگی(HabitFormation)	۶۔امتیازی خصوصیات(charecterization)	۶۔تعین قدر(Evaluation)

2.2.3 ذہنی علاقہ یا وقوفی علاقہ (Cognitive Domain):

بنجامن ایس بلوم نے ۱۹۵۶ء میں اپنے مقاصد کی درجہ بندی کا پہلا علاقہ پیش کیا جس کا نام ذہنی علاقہ یا وقوفی علاقہ تھا اس میں انہوں نے مزید چھ ذہن سے تعلق رکھتے ہوئے علاقوں کی درجہ بندی پیش کی جو کہ نچلی سطح سے اعلیٰ سطح کی طرف مائل ہیں۔ وقوفی علاقہ میں طلباء وطالبات کی ذہنی اور شعور یصلاحیتوں کی نشونما فروغ اور شناخت سے ہے یہاں پر ہم طلباء کو مشکل پسندی اور ذہنی لیاقتوں کے اعتبار سے مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں جس میں طلباء کی ذہنی لیاقتوں کے اعتبار سے تعلیمی وتدریسی مقاصد کو اخذ کیا جاتا ہے جس میں طلباء کے علم اور شعور کی باتیں تدریس ی مضامین کے مواد سے پہچان کر درجہ میں حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ذہنی یا وقوفی علاقہ میں مزید چھ پیشین گوئی کی شناخت کے لئے درج ذیل عناصر شامل کئے گئے ہیں جیسے

ا۔معلومات(Knowledge) : معلومات سے مراد پہلے حاصل کئے گئے علم اور اسکو یاد رکھنے اور وقت ضرورت اسکو دوبارہ پیش کرنے سے لیا جاتا ہے یعنی یہ طلباء کی یادداشت پر بنی ہے، وقوفی علاقہ میں یہ سب سے نچلی سطح ہے جس سے اکتسابی تجربات کی شروعات ہوتی ہے۔ یہاں پر ہم طلباء سے امید کرتے ہیں کہ وہ اس قابل ہوگا کہ

☆سبق کو یاد رکھ سکے گا۔

☆سبق کا اعادہ کر سکے گا۔

☆علم کی دوبارہ شناخت کر سکے گا۔

☆ذہنی مہارتوں کو فروغ دے سکے گا۔

۲۔تفہیم (Comprehension): یہ وقوفی علاقہ کا دوسرا مرحلہ ہے جس کا تعلق طلباء کو مواد کے معنی اور مفہوم کی تفہیم یا سمجھ کی صلاحیت پیدا کرنے سے ہے جیسے طالب علم تصورات، حقائق، اصولوں وغیرہ کی ظاہری خصوصیات کو فروغ دے سکے گا۔ یہاں پر ہم طلباء سے امید کرتے ہیں کہ وہ اس قابل ہوگا کہ

☆مثالوں سے وضاحت کر سکے گا۔

☆وجوہات بیان کر سکے گا۔

☆درجہ بندی کر سکے گا۔

☆اندازہ لگا سکے گا۔

☆تشریح کر سکے گا۔

۳۔اطلاق (Application): اطلاق کے معنی ہیں کہ طالب علم اپنے مضمون سے تعلق رکھتے ہوئے علم کی معلومات اور تفہیم کے بعد اس کو اپنی زندگی سے تعلق رکھنے والی کارکردگیوں میں استعمال کر سکے۔ یہاں پر اکتسابی عمل کی سطح تفہیم کی سطح سے بلند ہوتی ہے۔ یہاں پر ہم طلباء سے امید کرتے ہیں کہ وہ اس قابل ہوگا کہ

☆طلباء سیکھے ہوئے علم کا مظاہرہ کر سکے گا۔

☆مشاہداتی حقائق کے ذریعہ نتیجہ اخذ کرنا۔

☆عمل اور ردعمل کے باہمی تعلقات کے ذریعہ واقفیت حاصل کرنا۔

☆پیش گوئی کرنا۔

۴۔تجزیہ (Analysis): تجزیہ کرنے کا مطلب ہوتا ہے کہ مواد کے اجزاء کو بامعنی اکائیوں میں تقسیم کرنا تا کہ مواد کی ساخت کا منظّم مطالعہ کیا جا سکے اور تصورات کو واضح طور پر سمجھا یا جا سکے۔ یہاں پر ہم طلباء سے امید کرتے ہیں کہ وہ اس قابل ہو جائیگا کہ

☆سبق میں موجود عناصر کا تجزیہ کر سکے گا۔

☆سبق میں موجود عناصر کا باہمی طور پر تعلق قائم کر سکے گا۔

☆نئے اصول قائم کر سکے گا۔

☆ مواد کے حقائق میں فرق اور موازنہ کر سکے گا۔

۵۔ترکیب (Synthesis): ترکیب سے مراد اس صلاحیت سے ہے جس میں طلباء مواد کو بہت چھوٹی چھوٹی اکائیوں میں تقسیم کر کے مواد کو منظّم کرتے ہیں، **ان کی** وجوہات دریافت کرتے ہیں اور چھوٹی چھوٹی اکائیوں کی وجہ سے وہ مواد کی وضاحت اچھی طرح سے کر سکتے ہیں۔ یہاں پر ہم طلباء سے امید کرتے ہیں کہ وہ اس قابل ہوگا کہ

☆ سبق میں موجود مختلف عناصر کی ترتیب کے ساتھ منفرد طور پر ترسیل قائم کر سکتے ہیں۔

☆ سبق میں موجود مختلف عناصر کو ملا کر نئے منصوبے قائم و تیار کر سکتے ہیں۔

☆ سبق میں موجود مختلف عناصر کے آپسی مادی اور غیر مادی نظریات و تجربات میں تعلق قائم کر سکتے ہیں۔

☆ سبق میں موجود مختلف عناصر کے نظریات و تجربات کے دلائل پر مبنی اصول مقرر کر سکتے ہیں۔

۶۔تعین قدر (Evaluation): تعین قدر سے طلباء اس قابل ہو جاتے ہیں کہ وہ کسی مضمون کے مواد کی اقداری پیائش کر سکتے ہیں، وقوفی علاقہ میں یہ سب سے اعلیٰ سطح ہے اور سب سے زیادہ اہمیت کی حامل، یہاں پر طلباء اس قابل ہو جاتے ہیں کہ وہ مواد کے تعلق سے اندازہ لگا سکتے ہیں، پیائش کر سکتے ہیں تنقید کر سکتے ہیں۔ یہاں پر ہم طلباء سے امید کرتے ہیں کہ وہ اس قابل ہوگا کہ مواد کا داخلی اور خارجی فیصلہ کر سکے گا۔

☆ سبق کو پیش کرنے کے طریقہ مراحل وغیرہ کے داخلی عمل کی پیائش، اندازہ قدر اور حتمی فیصلہ لے سکیں گے۔

☆ سبق کے مختلف مراحل کے خارجی عمل کی پیائش، اندازہ قدر اور حتمی فیصلہ لے سکیں گے۔

2.2.4 جذباتی علاقہ (Affective Domain):-

بلوم کی درجہ بندی میں یہ دوسرا علاقہ ہے جسے ۱۹۶۴ء میں بلوم، کراتھوال اور ماریا نے پیش کی تھی جس کا مقصد طلباء کے جذباتی علاقہ کو سمجھ کر واضح کرنا تھا۔ جذباتی علاقہ طلباء کے احساسات و جذبات پر مبنی ہوتا ہے اور ان کے تمام شعبوں کو فروغ فراہم کرتا ہے۔ اس میں طلباء کی دلچسپی روایات ور جحانات، سماجی و نجی اقداریں، پسند و ناپسند، عقیدے شامل رہتے ہیں جن سے ایک شخص متاثر ہوتا ہے اور کچھ حد تک اس کی شخصیت کہیں نہ کہیں ان عناصر کے عکس کا مجسمہ پیش کرتی ہے اور یہ دل سے تعلق رکھتا ہے۔ اس علاقے کے ذریعہ جذبات و احساسات سے تعلق رکھنے والی صلاحیتوں کی نشو و نما کی جاتی ہے۔ یہ علاقہ بھی مزید چھ علاقوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جس کی درجہ بندی درج ذیل ہے:

۱۔قبول کرنا (Receiving) : کوئی بھی شخص کسی نئی معلومات کو حاصل کرنے کے لئے تبھی تیار ہوگا جبکہ اس کے اقدار، دلچسپی، جزبات اور احساسات تائید کریں گے ورنہ تدریسی عمل رائیگاں چلا جائے گا۔ کسی بھی شخص کی نئی معلومات حاصل کرنے کی کوشش اس کی قبول کرنے کی صلاحیت کو کہتے ہیں۔ اس صلاحیت کے افعال ہیں۔ ۱۔سماعت کرنا۔ ۲۔قبول کرنا۔ ۳۔ترجیح دینا۔ ۴ چننا۔ ۵۔ توجہ مرکوز کرنا۔ ۶ حاصل کرنا۔

۲۔ردعمل (Responding) : یہ عمل کسی شخص کے ردعمل یا جواب دینے کی صلاحیت کو واضح کرتا ہے۔ یہ صلاحیت طلباء کی پسند ناپسند اور اقداری عمل سے اوپر ہوتی ہے، کوئی بھی طالب علم تبھی جواب دیگا جب اسکی اقداری صلاحیتیں اور پسندیں اسمیں شامل ہوں گی۔ اس

صلاحیت کے عام افعال ہیں ا۔ جواب دینا۔۲۔ الفاظ کہنا۔۳۔ سماعت کرنا۔۴۔ فلاح کرنا۔۵۔ مجسمہ بنانا۔۶۔ تحریر کرنا۔

۳۔افادیت (Valuing): یہ جذباتی علاقہ کی تیسری سطح ہے جو ہمیں کسی شخص کی خاص اقداروں اور اصولوں کو اپنانے اور استعمال کرنے کی افادیت قائم کرنا بتاتا ہے۔ افادیت کی صلاحیت کے افعال ہیں۔ا۔ متاثر کرنا۔۲۔ شامل کرنا۔۳۔ اشارہ کرنا۔۴۔ طے کرنا۔۵۔ شامل ہونا۔۶ قبول کرنا وغیرہ شامل رہتے ہیں۔

۴۔مصوری کرنا (Conceptualization): جذباتی علاقہ میں طلباء وطلبات کے اندر موجود انداز فکر کو یہ سطح واضح کرنے کی کوشش کرتی ہے جس میں کوئی شخص کسی مسئلہ کے حل کی مصوری اپنی دلچسپی، اقداروں اور پسند ناپسند کی صلاحیتوں کے اعتبار سے کرتا ہے۔ اس علاقہ کے افعال ہیں۔ا۔ فرق بتانا۔۲۔ رابطہ قائم کرنا۔۳۔ مظاہرہ کرنا۔۴۔ اشارہ کرنا۔۵۔ موازنہ کرنا وغیرہ۔

۵۔تنظیم (Organization): جذباتی علاقہ کی یہ صلاحیت کسی شخص میں کچھ خاص اقداروں کو بننے اور ان کے فروغ سے متعلق ہے اس صلاحیت کے افعال یہ ہیں۔ا۔ منظّم کرنا۔۲۔ رشتہ کی توضیح کرنا۔۳۔ چننا۔۴۔ معین کرنا۔۵۔ اندازہ قائم کرنا، منصوبہ بندی کرنا وغیرہ۔

۶۔امتیازی خصوصیات (Characterization): یہ جذباتی سطح کے مقاصد کی سب سے اعلیٰ سطح ہے۔ اس سطح تک آتے آتے ایک شخص اپنے اقدار، روایات اور رجحانوں کے ساتھ ساتھ دلچسپی پسند اور ناپسند سے بہت اچھی طرح واقف ہو جاتا ہے اور اس کے تمام کام انہیں صلاحیتوں سے فروغ پاتے ہیں اور اس کی شخصیت انہیں عناصر سے پہچانی جاتی ہے۔ اس صلاحیت کے عام افعال ہیں۔ ا۔ دوبارہ غور کرنا۔۲۔ بدلنا۔۳۔ حاصل کرنا۔۴۔ مظاہرہ کرنا۔۵۔ پہچان لینا۔۶۔ فلاح کرنا وغیرہ۔

2.2.5 نفسیاتی یا حسی وحرکی علاقہ (Psychomotor Domain):

لفظ 'سائیکوموٹر' کا مطلب نفسیاتی اور حرکی سرگرمیوں سے ہے۔ جس کا سیدھا تعلق عملی کاموں اور انسان کی حسی وحرکی عملیات سے ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر جسمانی اعضاء کو بار بار حرکتی مشق فراہم کر عادات قائم کرنا جیسے ٹائپنگ، ڈرائنگ، پینٹنگ وغیرہ۔ اس سے معلوم یہ ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کام کو کرنے کے لئے نفسیاتی طور پر تیار ہے تو وہ ذہنی طور پر بھی تیار ہوگا اور یہ کام بخوبی انجام پزید ہو جائے گا۔ اس علاقہ کی درجہ بندی اور پیشکش ۱۹۶۶ء میں سمپسن ا(Simpson) اور Massia نے کی۔ یہ علاقہ بھی مزید چھ علاقوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جس کی درجہ بندی کو ہم نیچے واضح کررہے ہیں۔

ا۔ نقل کرنا (Immitation): نفسیاتی یا حسی حرکی علاقہ کی اس سطح پر طلباء کے اندر نقل اور بار بار دہرانے کی مشق کروائی جاتی ہے جس سے ان کی عادات قائم ہو سکیں اور اس مخصوص عمل میں مہارت حاصل کر سکیں۔

۲۔جوڑنے کی مہارت (Manipulation): اس سطح پر طالب علم دو چیزوں کے آپسی تعلقات کو سمجھتا ہے اور ان میں کس طرح جوڑ توڑ کر کے بدلاؤ عمل میں لائے جاسکتے ہیں۔ یہاں پر طلباء مشاہدات کے ذریعہ اور اس میں اپنی عقل کا استعمال کر کچھ بدلاؤ کرتے ہیں اس طرح وہ آپسی تعلقات قائم کرنے کی صلاحیت حاصل کر لیتے ہیں۔

۳۔درستگی (Precision): اوپر کی دونوں سطحات کو حاصل کرنے یعنی بار بار مشق کرنے اور اس عادت میں مشاہدہ اور جوڑ توڑ کو

شامل کر کے ایک وقت ایسا آتا ہے جب کہ طالب علم اس کام میں درستگی حاصل کر لیتا ہے۔اور اس کام میں مہارت حاصل کر لیتا ہے یہ ہی اس سطح کا مقصد ہے۔

۴۔ ادائیگی(Articulation):اس سطح پر طالب علم اپنے سیکھے ہوے علم میں کچھ نہ کچھ نئے زاویات کبھی نئے سلسلے قائم کر یا پھر کسی دوسرے کام سے رشتہ کی توضیح کر اس کام میں نئے طریقہ کی صلاحیت پیدا کر لیتا ہے اور اسی صلاحیت کی مخصوص وجہ سے مشہور ہو جاتا ہے۔

۵۔ہم آہنگی(Coordination):اس سطح پر طالب علم اس کام کے تمام عناصر کو بہت اچھی طریقہ سے سمجھ کر ان تمام عناصر کو ہم آہنگ کرتا ہے اور جن عناصر میں بدلاؤ درکار ہیں کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

۶۔عادات کی پختگی(Habit Formation or Naturalization): یہ نفسیاتی علاقہ کی سب سے اعلیٰ سطح ہے یہاں تک آتے آتے طالب علم بہت آرام محسوس کرتا ہے اور کسی مخصوص کام میں مہارت حاصل کر لیتا ہے اور اس مخصوص کام کو بہت آسانی سے انجام دینے لگتا ہے اور اسے کسی دشواری یا پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا جس سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اب طالب علم اس کام کا ماہر ہو چکا ہے۔

جب طالب علم کوئی نئی چیز سیکھتا ہے تو یہ آموزش کسی ایک علاقہ میں مہارت حاصل کرنے سے نہیں ہوتی آپ نے دیکھا کہ زیادہ تر مقاصد کا آپس میں کچھ نہ کچھ رشتہ ہے اور تینوں ہی علاقہ تعلیم کے مقاصد حاصل کرنے کے لئے اہم ہیں۔مثال کے طور پر ایک طالب علم ایک نقشہ کے ذریعہ کوئی تجربہ حاصل کر رہا ہے تو اسکے تینوں ہی علاقوں میں مہارت کی ضرورت پڑے گی۔یعنی وقوفی علاقہ سے وہ علم حاصل کرے گا،جذباتی علاقہ سے وہ اس عمل میں تجسس اور دلچسپی قائم کریگا اور نفسیاتی یا حسی وحرکی علاقہ سے اس نقشہ کو صحیح طریقہ سے انگلیوں اور دست کا استعمال کریگا۔ان سبھی وجوہات کی بنیاد پر بلوم کی درجہ بندی میں یہ تینوں علاقہ شامل کئے گئے ہیں کہ ایک طالب علم کسی مواد کے تمام نوعیت کے مقاصد میں مہارت حاصل کر سکے اور یہ کام ایک ماہر معلم کی نگرانی اور سرپرستی میں بلوم کی درجہ بندی کو ذہن میں رکھ کر بہ خوبی انجام دیا جا سکتا ہے۔

2.2.6 بلوم کے مقاصد کی دوبارہ درجہ بندی Revised Taxonomy of Bloom

سن ۲۰۰۱ء میں انڈرسن (Anderson) کروتھوال(Krathwohl)اور کروئنک شینک (Cruikshank) نے بلوم کے تعلیمی مقاصد کی دوبارہ درجہ بندی کی اور اس کا نام بدل کر ''درس وسیکھنے اور پیمائش کی درجہ بندی'' " A Taxonomy for Learning, Teaching and Assessing" رکھا اور بلوم کی درجہ بندی کا دوبارہ جائزہ لیا گیا اور صرف وقوفی علاقہ کے ذیلی مقاصد کی درجہ بندی میں تبدیلی کی گئی ، چونکہ تجزیہ (Analysis) اور ترکیب (Synthesis) آپس میں بہت مشابہت رکھتے تھے انمیں سے ترکیب(Synthesis) کو ہٹا کر تعین قدر (Evaluation) کے بعد تخلیق (Creation) کو جوڑ دیا اور یہ جواز پیش کیا کہ جب بچہ اس قابل ہو جائے کہ وہ کسی چیز یا مادہ کا تعین قدر کر سکے تو اسکو اس قابل بھی ہونا چاہئے کہ وہ کچھ نئے زاویوں اور نظریات کی تخلیق بھی کر سکے تب ہی سیکھنے کا عمل مکمل ہوگا۔درج ذیل تبدیلی کے ساتھ بلوم کی درجہ بندی دوبارہ سے منصوبہ بند کی گئی ہے۔

دوبارہ پیش کردہ بلوم کی درجہ بندی	پرانی بلوم کی درجہ بندی

۱۔معلومات(Knowledge)	۱۔معلومات(Remembaring)
۲۔تفہیم(Comprehension)	۲۔تفہیم(Understanding)
۳۔اطلاق(Application)	۳۔اطلاق(Applying)
۴۔تجزیہ (Analysis)	۴۔تجزیہ (Analysing)
۵۔ترکیب (Synthesis)	۵۔تعین قدر(Creating)
۶۔تعین قدر(Evaluation)	۶۔تخلیق (Evaluating)

اس طرح بلوم کے مقاصد کی دوبارہ درجہ بندی کی کی گئی جس کا نام بدل کر'درس وسیکھنے اور پیمائش کی درجہ بندی' "A Taxonomy for Learning, Teaching and Assessing" کرآخر میں تخلیق کو جوڑ دیا گیا کیونکہ طلباء کی تعلیم کا آخری عمل یا مرحلہ کسی نہ کسی طریقہ کی افادی تخلیق یا ایجاد پر ہی مبنی ہوتے ہیں۔

سماجی علوم کے تدریسی مقاصد کو حاصل کرنے کے طریقہ

Instructional Objectives of Teaching Social Studies

تمہید Introduction

تدریسی مقاصد سے مراد معلم کے زریعہ ترتیب وار طریقہ سے کی گئی درس وتدریس کی منصوبہ بندی ہے جسمیں مواد کو تدریسی عمل اور معلم کے بیانو سے آراستہ کیا جاتا ہے اور جوان تمام تدریسی عناصر کا مجموعہ ہے جس کی مدد سے کمرہ جماعت میں تدریس کا عمل مکمل ہونے پر علم وتجربات حاصل کرنے کے عمل میں طلباء وطالبات میں قابل غور خارجی عمل کی وضاحت کی جاسکتی ہے۔

کمرہ جماعت میں تدریس کے زریعہ طلباء میں مطلوبہ داخلی کرداری عمل (Entering Behaviour) کو خارجی عمل (Terminal Behaviour) میں کی گئی تبدیلیوں کو حاصل کرنے کے عمل کو ہی تدریسی مقاصد کہتے ہیں۔

تدریسی مقاصد کو تجاوز دینا یا خصوصی مقاصد کو حاصل کرنے کے طریقہ سے تحریر کرنا

Formulation of Instructional Objectives or Writing Specific Objectives in Behavioural terms

تدریسی مقاصد کو لکھنے کے لئے ہم اس پر عمل کران مقاصد کو حاصل کرنے کے طریقہ سے لکھتے ہیں تاکہ درس وتدریس کے عمل کو ختم ہونے پر معلم طلباء وطالبات میں آئی کرداری تبدیلیوں کی پیمائش کرسکے۔مثال کے طور پر ایک معلم جماعت چھہ میں آلودگی اور اس کے اثرات کا درس فراہم کررہا ہے درجہ کا وقفہ ختم ہوجانے پر معلم یہ جاننے کے لئے کوشاں رہتا ہے کہ طلباء میں عنوان سے متعلق کرداری تبدیلیاں رونما ہوئی یا نہیں۔طلباء سے جب پوچھا جاتا ہے کہ یہ مواد انکی سمجھ میں آیا یا نہیں تو طلباء ہمیشہ'ہاں' کہتے ہیں مگر طلباء کا یہ جواب اچھے معلم کو

مطمئن کرنے کے لئے کافی نہیں۔اس لئے معلم طلباء سے پڑھائے گئے عنوان سے متعلق اعادہ کے سوالات کرتے ہیں اور طلباء کو اپنی کا کردگی،عمل اور جملوں سے ثابت کرنے کو کہتے ہیں طلباء اپنی سمجھ کو ثابت کرنے کے لئے درج ذیل طریقہ سے واضح کرنے کی کوشش کرتے ہیں...

۱۔آلودگی کی وضاحت کرتے ہیں۔

۲۔آلودگی کی اکائی کو دوبارہ ذہن نشین کرتے ہیں۔

۳۔آلودگی کے تصور کو واضح کرتے ہیں۔

۴۔آلودگی کی ایجاد کرنے والے شخص کا نام بتاتے ہیں۔

۵۔آلودگی کے مختلف اثرات کو واضح کرتے ہیں۔

۶۔آلودگی کے تصور کو اپنی روزمرہ کی زندگی کی کارکردگیوں میں شامل کرنے کے طریقہ واضح کرتے ہیں۔

اوپر بیان کئے گئے چھ ادوار طلباء کی کارکردگی کو ظاہر کرتے ہیں،جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ طلباء کو عنوان سے متعلق علم حاصل ہو گیا ہے۔تدریسی مقاصد کو لکھتے وقت بلوم کی درجہ بندی اساتذہ کے لئے بہت مفید اور مئوثر ثابت ہوتی ہے۔مواد مضمون میں سے طلباء کی مقصود نشوونما اور ترقی کے لحاظ سے مقاصد کا تعین بلوم کی درجہ بندی کے تینوں علاقوں کو سامنے رکھ کر مستقبل کی نوعیت میں تحریر کئے جاتے ہیں اور پھر انہیں تدریسی آلات،تدریسی طریقہ اور حکمت عملیوں سے آراستہ کر منصوبہ بند طریقہ سے درجہ میں سبق پیش کرنے کے دوران حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

سماجی علوم کے خصوصی مقاصد حاصل کرنے کے عمل میں تحریر کرنا

Writing Specific objectives of Social Studies in Behavioural Terms

تمہید Introduction

سماجی علوم معلم کے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ اس کے ذہن میں یہ بات صاف ہو کی وہ اپنے طلباء میں کون سے اصول،رویے، تصورات اور حقائق کو فروغ دینا چاہتا ہے یعنی اس کے ذہن میں پہلے سے اپنی تدریس کے ذریعہ حاصل ہونے والے مقاصد درج ہونے چاہئے۔ہر ایک معلم کہ یہ واضح ہوتا ہے کہ عام مقاصد وہ بے حد وسیع مقاصد ہوتے ہیں جن کو حاصل کرنے کے لئے ایک بہت لمبے وقفہ کی درکار ہوتی ہے۔اس لئے ہر معلم عنوان کے مواد میں سے ہی کچھ خصوصی مقاصد کو اخز کر منصوبہ بند طریقہ سے درجہ میں درس وتدریس کے دوران ہی انہیں حاصل کرنے کے لئے کوشاں رہتا ہے۔عمومی مقاصد اور خصوصی مقاصد میں واضح فرق یہ ہے کہ عمومی مقاصد وسیع پیمانے پر حاصل کئے جاتے ہیں اور یہ تعلیمی مقاصد سے بہت زیادہ قربت رکھتے ہیں جبکہ خصوصی مقاصد عنوان کے مواد میں سے ہی پہچان کر درجہ کے درس وتدریسی مراحل کے دوران ہی بلوم کی درجہ بندی کے اعتبار سے پہچان کر حاصل کئے جاتے ہیں۔

خاص مقاصد وہ ہیں جو کہ ایک مخصوص وقت میں طلباء کے ساتھ درس وتدریسی تعلقات قائم کر ایک پیریڈ میں حاصل کیا جا سکتا ہے۔یہ چھوٹے چھوٹے خاص مقاصد کے اعتبار سے ہی کسی مضمون میں اسباق اور اکائیوں کو رکھا جاتا ہے تا کہ اساتذہ ان عنوان کے مواد

سے طلباء کے اندر کچھ مقصود تبدیلیاں لا سکیں، اساتذہ کا ایک اور کام یہ بھی ہے کہ وہ مضمون کے کسی ایک عنوان کو درس میں استعمال کرنے کے لئے کتنے کلاسس درکار رہوں گے، اس کی بنیاد پر اکائی پلان اور سالانہ پلان کی منصوبہ بندی بھی کرتے ہیں۔

سماجی علوم میں عام طور پر تعین کئے جانے والے مقاصد اور انکے ساتھ شامل کئے جانے والے خاص مقاصد درج ذیل ہیں۔

ا۔ معلومات (Knowledge): معلومات کسی بھی تدریسی عمل کا ایک اہم مقصد ہوتا ہے۔ہم سماجی علوم کے طلباء سے یہ امید رکھتے ہیں کہ وہ درس ختم ہونے پر اس قابل ہو جائے گا کہ

☆ سماجی علوم کے اہم نکات کو جانتا ہوگا۔

☆ سماجی علوم کے حقائق (Facts) سے وابستگی رکھتا ہوگا۔

☆ سماجی علوم کے فطرتی عمل کا علم رکھتا ہوگا۔

☆ سماجی علوم کے بنیادی اصول (Principles) اور عوامل کا علم بھی رکھتا ہوگا۔

☆ سماجی علوم کی دیگر تمام شاخوں کے آپسی رشتہ کا علم رکھتا ہوگا۔

☆ سماجی علوم کی ساخت سے واقف ہوگا۔

☆ سماجی علوم کے طریقہ سے کام انجام دینے کا علم رکھتا ہوگا۔

❖ سماجی علوم میں **معلومات کے عام مقاصد:** طلبائےسماجی علوم کے اہم علاقوں کے نکات، حقائق، تصورات، طریقوں، اصولوں، اور عوامل کی معلومات حاصل کرتا ہے...

❖ سماجی علوم میں **معلومات کے خاص مقاصد: طلباء** سماجی علوم کے اہم نکات کی، حقائق تصور وغیرہ دوبارہ یاددہانی کرتا ہے یا طلبائےسماجی علوم کے اہم نکات کی، حقائق تصور وغیرہ کو پہچانتا ہے۔ان مقاصد کو ہم بلوم کی درجہ بندی کے اعتبار سے حاصل کرنے کے عملی جامہ (Behavioural Terms) میں اس طرح تحریر کریں گے...

☆ طلباء وطالبات طبیعاتی سائنس کے اہم علاقوں کے نکات، حقائق اور عوامل کی معلومات حاصل کرسکیں گے۔

☆ طلباء وطالبات طبیعاتی سائنس کے تصورات، طریقوں، اصولوں کا علم حاصل کرسکیں گے۔

۲۔ تفہیم (Comprehension): خاص مقاصد کی اس سطح پر معلومات تفہیم میں تبدیل ہو جاتی ہے جہاں طلباء حاصل کئے ہوئے علم کے اسباب، اس کی نوعیت اس کے عنصر کی تفہیم یا سمجھ حاصل کرتے ہیں اور ہم سماجی علوم کے طلباء سے یہ امید رکھتے ہیں کہ وہ اس قابل ہوگا کہ

☆ سماجی علوم کے اہم نکات کی تفہیم کرسکے گا۔

☆ سماجی علوم کے حقائق (Facts) کو واضح کرسکے گا۔

☆ سماجی علوم کے فطرتی عمل کو سمجھ سکے گا۔

☆ سماجی علوم کے بنیادی اصول (Principles) اور عوامل کی تفہیم کر سکے گا۔

☆ سماجی علوم کی دیگر تمام شاخوں کے آپسی رشتہ میں فرق واضح کر سکے گا۔

☆ سماجی علوم کی ساخت کی تفہیم کر سکے گا۔

☆ سماجی علوم کے طریقہ سے کام انجام دینے کی سمجھ پیدا کر سکے گا۔

❖ سماجی علوم **میں تفہیم کے عام مقاصد:** طلباء سماجی علوم کے اہم علاقوں کے نکات، حقائق، تصورات، طریقوں، اصولوں، اور عوامل کی تفہیم کرتا ہے..

❖ سماجی علوم **میں تفہیم کے خاص مقاصد:** طلباء سماجی علوم کے اہم علاقوں کے نکات، حقائق، تصورات، طریقوں، اصولوں، اور عوامل کی مثالیں دیتا ہے، وضاحت کرتا ہے، فرق کو واضح کرتا ہے، رشتہ توضیح دیتا ہے، غلطی سدھارتا ہے، درجہ بندی کرتا ہے۔ان مقاصد کو ہم بلوم کی درجہ بندی کے اعتبار سے حاصل کرنے کے عملی جامہ (Behavioural Terms) میں اس طرح تحریر کریں گے...

☆ طلباء وطالبات سماجی علوم کے اہم علاقوں کے نکات، اصولوں، حقائق اور عوامل کی مثالیں دے سکیں گے۔

☆ طلباء وطالبات سماجی علوم کے اہم علاقوں کے نکات، حقائق اور عوامل کے تصورات، طریقوں، اصولوں کی وضاحت کر سکیں گے۔

☆ طلباء وطالبات سماجی علوم کے تصورات، طریقوں، اصولوں میں الگ الگ فرق واضح کر سکیں گے۔

☆ طلباء وطالبات سماجی علوم کے تصورات، طریقوں، اصولوں میں رشتہ توضیح دے سکیں گے۔

☆ طلباء وطالبات سماجی علوم کے تصورات، طریقوں، اصولوں میں درجہ بندی کر سکیں گے۔

☆ طلباء وطالبات سماجی علوم کے تصورات، طریقوں، اصولوں کے سوال کرنا سیکھ سکیں گے۔

☆ طلباء وطالبات سماجی علوم کے تصورات، طریقوں، اصولوں کی تصریح کرنا سیکھ سکیں گے۔

۳۔ اطلاق (Application): اطلاق کا کام تفہیم کو بیان کر کے کسی ایک خاص موقع پر اسکا استعمال کرنے سے ہوتا ہے۔ جب طلباء کسی مسئلہ کا حل تلاش رہے ہوتے ہیں تو اطلاق کی صلاحیت طالب علم کے کام کرنے کے طریقہ سے جھلکتی ہے۔ہم سماجی علوم کے طلباء سے یہ امید رکھتے ہیں کہ وہ اس قابل ہوگا کہ

☆ سماجی علوم کے اہم نکات کے علم کا استعمال کر سکے گا۔

☆ سماجی علوم کے حقائق (Facts) کا مظاہرہ کر سکے گا۔

☆ سماجی علوم کے فطرتی عمل کو روزمرہ کی زندگی میں استعمال کر سکے گا۔

☆ سماجی علوم کے بنیادی اصول (Principles) اور عوامل کا تجزیہ کر سکے گا۔

☆ سماجی علوم کی دیگر تمام شاخوں کے آپسی رشتہ میں فرق کو بیان کر سکے گا۔

☆ سماجی علوم کی ساخت کے اصولوں کی مثالیں پیش کر سکے گا۔

☆ سماجی علوم کے طریقہ سے کام انجام دینے کو عملی جامہ پہنا سکے گا۔

❖ سماجی علوم میں **اطلاق کے عام مقاصد**: طلباء سماجی علوم کے اہم علاقوں کے نکات، حقائق، تصورات، طریقوں، اصولوں، اور عوامل کا روزمرہ کی زندگی میں استعمال کرتا ہے..

❖ سماجی علوم میں **تفہیم کے خاص مقاصد**: طلباء سماجی علوم کے اہم علاقوں کے نکات، حقائق، تصورات، طریقوں، اصولوں، اور عوامل کا تجزیہ، پیشن گوئی، رشتہ توضیح دینا، اصولوں کی مناسبت، جدید نظریات، مفروضات کو پیش کرتے ہیں ان مقاصد کو ہم بلوم کی درجہ بندی کے اعتبار سے حاصل کرنے کے عملی جامہ (Behavioural Terms) میں اس طرح تحریر کریں گے...

☆ طلباء و طالبات سماجی علوم کے اہم علاقوں کے نکات، حقائق اور عوامل کے تصورات، طریقوں، اصولوں کا تجزیہ کر سکیں گے۔

☆ طلباء و طالبات سماجی علوم کے اہم علاقوں کے نکات، حقائق اور عوامل کے تصورات، طریقوں، اصولوں کا مشاہدہ کر کے پیشن گوئی کر سکیں گے۔

☆ طلباء و طالبات سماجی علوم کے اہم علاقوں کے نکات، حقائق اور عوامل کے تصورات، طریقوں، اصولوں کے عمل کی حقیقت اور وجہ کے بیچ کے رشتہ کی شناخت کر سکیں گے۔

☆ طلباء و طالبات سماجی علوم کے اہم علاقوں کے نکات، حقائق اور عوامل کے تصورات، طریقوں، اصولوں اور کی گئی پیشن گوئی یا نظریات کو ثابت کر سکیں گے۔

☆ طلباء و طالبات سماجی علوم سے متعلق سوالوں کے جواب حاصل کرنے اور ین کے حل تلاش کرنے کے لئے بنیادی اصولوں کو جوڑ سکیں گے۔

☆ طلباء و طالبات سماجی علوم کے اہم علاقوں کے نکات، حقائق اور عوامل کے تصورات، طریقوں، اصولوں کے مفروضات قائم کرنے کے ساتھ ساتھ اسکی جانچ بھی کر سکیں گے۔

۴۔ مہارت (Skills): سماجی علوم کی تدریس سے طلباء میں بہت سی مہارتوں کو فروغ دیا جاتا ہے۔ عام مہارتوں میں، لکھنے اور پڑھنے کی مہارتیں بولنے اور سننے کی ترسیلی مہارتیں۔ گروپ یا گروہ میں کام کرنے کی مہارتیں، دوسروں کی مدد اور عزت فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ سائنسی نظریہ قائم کرنے، تجربہ حاصل کرنے، وجوہات جاننے وغیرہ کی کچھ مخصوص مہارتوں کو بھی فروغ دیا جاتا ہے۔ ہم سماجی علوم کے طلباء سے یہ امید رکھتے ہیں کہ وہ اس قابل ہوگا کہ

☆ سماجی علوم کے اہم نکات کے استعمال سے دوستی اور بھائی چارگی کی مہارت پیدا کر سکے گا۔

☆ سماجی علوم کے حقائق (Facts) میں تجربات کی مہارت حاصل کر سکے گا۔

☆ سماجی علوم کے فطرتی عمل کو روزمرہ کی زندگی میں استعمال کرنے کی مہارت حاصل کر سکے گا۔

☆ سماجی علوم کے بنیادی اصول (Principles) اور عوامل کا تجزیہ کرنے کی مہارت حاصل کر سکے گا۔

☆ سماجی علوم کی دیگر تمام شاخوں کے آپسی رشتہ میں فرق کو بیان کرنے کی مہارت حاصل کر سکے گا۔

☆ سماجی علوم کی ساخت کے اصولوں کی مثالیں پیش کرنے اور قائم کرنے کی مہارت حاصل کر سکے گا۔

☆ سماجی علوم کے طریقہ سے کام انجام دینے کو عملی جامہ پہنا سکنے کی مہارت حاصل کر سکے گا۔

❖ سماجی علوم میں **مہارت حاصل کرنے کے عام مقاصد:** طلباء سماجی علوم کے اہم علاقوں کے نکات، حقائق، تصورات، طریقوں، اصولوں، اور عوامل کا مشاہدہ لکھنے، اپنے نظریات فراہم کرنے، مواد کو جدول میں تبدیل کرنے، نقشہ، تصاویر بنانے کی مہارتیں حاصل کرتا ہے..

❖ سماجی علوم میں **مہارت حاصل کرنے کے خاص مقاصد:** طلباء سماجی علوم کے اہم علاقوں کے نکات، حقائق، تصورات، طریقوں، اصولوں اور عوامل میں جوڑ توڑ کرنے کی مہارت، پڑھنے اور لکھنے ترتیب فراہم کرنے کی مہارت حاصل کرتے ہیں، تصاویر اور نقشہ بنانے کی مہارت حاصل کرتے ہیں، ان مقاصد کو ہم بلوم کی درجہ بندی کے اعتبار سے حاصل کرنے کے عملی جامہ (Behavioural Terms) میں اس طرح تحریر کریں گے...

☆ طلباء و طالبات سماجی علوم کے نکاتوں، حقائق اور عوامل کے تصورات میں جوڑ توڑ کرنے کی مہارت حاصل کر سکیں گے۔

☆ طلباء و طالبات سماجی علوم کے اہم آلات کو استعمال کرنے کی مہارت حاصل کر سکیں گے۔

☆ طلباء و طالبات سماجی علوم کے اہم علاقوں کے نکات، حقائق اور عوامل کے تصورات، طریقوں، اصولوں کے عمل کی حقیقت صحیح طریقہ سے پڑھ و لکھ سکیں گے۔

☆ طلباء و طالبات سماجی علوم سے متعلق تصاویر، گراف، نقشے وغیرہ بنانے کی مہارت حاصل کر سکیں گے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں Check your Progress

۱۔ بلوم کی درجہ بندی کے تینوں علاقوں کی وضاحت ۲۰۰ الفاظ میں بیان کریں۔

....

....

....

2.3 سماجی علوم کی تدریس کے تعلیمی معیار اور طلباء کی اکتسابی تبدیلیاں:-

(Academic Standard of Social Studies)

2.3.1 تمہید

سماجی علوم کے علمی معیار کا مقصد طلباء وطالبات میں علم کا حصول کروانا ہے نہ کہ صرف معلومات فراہم کرنا۔ اسلئے سماجی علوم میں منطقی سوچ اور تنقیدی جائزہ کو طلباء کے انفرادی اور اجتماعی کارکردگیوں میں شامل کیا جاتا ہے۔ جسمیں انفرادی یا شمولی طور پر بحث ومباحثہ، سوالات پوچھنا، تصاویر چارٹ اور نقشہ بنوانا، جدولوں کا مطالعہ کرنا اور انکی تشریح وتوضیح کرنے کے ساتھ ساتھ تجزیاتی عمل کو درس وتدریس میں استعمال کرنا شامل رہتا ہے۔

سماجی علوم کے علمی معیار قومی درسیاتی خاکہ ۲۰۰۵ء پر مبنی ہیں جس کو حاصل کرنے کے لئے اساتذہ کو سماجی علوم کے سبق کی تدریس شروع کرنے سے پہلے ہی درس وتدریس کی منصوبہ بندی کرنی ہوگی جس میں درس وتدریس کے مقاصد، تکنیکیں، تدریسی آلات، طریقہ تدریس، تدریسی حکمت عملیوں کے ساتھ ساتھ درجہ کی نظریاتی وتجرباتی کارکردگیوں اور اکائی کی منصوبہ بندی وتحصیلی جانچ کے سوالات کو بھی طے کرنا ہوتا ہے جس سے سماجی علوم کی تدریس سے طلباء وطالبات کے اندر سماجی علوم سے تعلق رکھنے والی تمام صلاحیتوں کو فروغ دیا جاسکے جسمیں ان خیالات پر زور دیا جاتا ہے کہ طلباء دوسرے مضامین کے طلباء سے تھوڑا الگ طریقہ سے اپنے خیالات کا اظہار منطقی سوچ اور تنقیدی جائزہ کے ساتھ پیش کرسکیں اور ساتھ ہی ساتھ طلباء کے اندر ترسیلی مہارتوں کو بھی فروغ دیا جاتا ہے۔ سماجی علوم کے علمی معیار صرف درجہ کی چہار دیواری میں ہی حاصل نہیں کئے جاتے بلکہ ان کو ہم مختلف پروجیکٹ، فیلڈ ٹرپ، سروے اور انٹرویو وغیرہ سے حاصل کرتے ہیں۔

سماجی علوم کے علمی معیار **Academic Standard** کو حاصل کرنے کے لئے معلم کو سماجی علوم کی تدریس کے مقاصد کے تصور کو سمجھنا اور ان کو مواد سے اخذ کر تدریسی عمل، طریقہ تدریس، تدریسی اشیاء تدریسی حکمت عملیوں اور طلباء کے ساتھ آپسی تبادلۂ خیال، سوالات، بحث ومباحثہ وغیرہ کی مدد سے مفروضات قائم کرنا اور ان مفروضات کی بنیاد پر معطیات اکٹھا کرنا پھر ان کا تجزیہ کر مواد پر مبنی علم کو حاصل کرنا ہوتا ہے۔ دراصل سماجی علوم کے علمی معیار (Academic Standard) کو سماجی علوم کی تدریس کے ان مقاصد سے اخذ کیا جاتا ہے جن کو ہم سماجی علوم کے مضامین کی تدریس سے حاصل کرتے ہیں۔ ان مقاصد کو حاصل کرنے کے ساتھ ہی طالب علم کے اندر کچھ خاص صلاحیتیں اور قابلیتیں فروغ پاتی ہیں جیسے اعلیٰ سطح کی معیاری سوچ، سیکھے ہوئے علم کو دوسرے حالات یا مضامین میں منتقل کر استعمال کرنا، حقائق، تصورات، دلائل کی بنیاد پر معلومات کا تعین قدر اور استعمال اور حاصل شدہ علم کو سماجی اور ثقافتی ورثہ کی فلاح میں استعمال کرنا۔

2.3.2 سماجی علوم کے علمی معیار کے مختلف پہلو

۱۔ مواد کی تصوراتی تفہیم۔ Conceptual Understanding

۲۔ موادمضمون کا مطالعہ، تفہیم اور تشریح Reading the text, Understanding and Interpretation

۳۔ مواد سے متعلقہ معلومات کو اکٹھا کرنے اور اس پر عمل کرنے کی مہارت

Information Gathering and Processing Skill

۳۔ موجودہ مسائل کی عکاسی کرنے اور ان پر سوالات کرنے کی مہارت

۴۔ نقشہ استعمال کرنے کی مہارت۔ Mapping Skills

۵۔ طلباء کی تعریف اور حساسیت۔ Appreciation and Sensitivity

2.3.3 سماجی علوم کے علمی معیار اور طلباء کی کارکردگیاں

اگر ہم اوپر بیان کئے گئے تمام علمی معیار کو حاصل کرنا چاہیں تو ہمیں درج ذیل طریقہ اپنانے پڑیں گے۔

۱۔ سماجی علوم کی تدریس سے سماجی نقطہ نظر اور سماج کے تصور کو قائم کرنا و اسکی تفہیم کرنا۔

۲۔ سماجی علوم کی تدریس میں طلباء مواد سے متعلق سوالات پوچھنا اور مفروضات قائم کرنا۔

۳۔ سماجی علوم کی تدریس سے طلباء کو تجربات حاصل کروانا اور ان کی تحقیق کرنا۔

۴۔ اعداد وشمار یا معطیات کا تجزیہ کرنا اور پروجیکٹ بنانا اور اس کو منظر عام پر لانا۔

۵۔ سماجی علوم کی تدریس میں مواد کو تصاویر یا ماڈل وغیرہ سے آراستہ کر وضاحت کرنا۔

۶۔سماجی علوم کی تدریس میں طلباء کے خیالات کی داد دینا اور تصورات قائم کرنا۔

۷۔ سماجی علوم کے تجربات کو روزمرہ کی زندگی میں استعمال کرنا۔

سماجی علوم کے علمی معیار(Academic Standard) کو کس طرح حاصل کریں

☆ سماجی علوم کے معلم سماجی علوم کی تدریس میں تحقیق پر مبنی مواد کا درس فراہم کریں اور تجربات سے علم حاصل کرنے کی طرف گامزن ہوں۔

☆ سماجی علوم کے مواد کے تعلق سے طلباء کو سیکھنے کی سہولتیں اور تقویت کے ساتھ رہنمائی فراہم کریں اور اس علم کا استعمال زندگی سے تعلق قائم کر بتائیں۔

☆ سماجی علوم کی تدریس سے اکتسابی اور تجرباتی عمل کو ماحول کے ساتھ ہم آہنگ کریں اور وقت، جگہ، مقاصد اور وسائل کی منصوبہ بندی کریں تا کہ مقاصد کو حاصل کیا جا سکے۔

☆ طلباء میں سماجی علوم کی کمیونٹی قائم کریں جو کہ مسائل کے سائنس و تجربات سے حل نکال کر واضح کر سکیں۔

☆ سماجی علوم کے علم کو روزمرہ کی زندگی سے تعلق قائم کریں اور تعلیمی نمائش سیمینار، ورک شاپ وغیرہ کا انعقاد کریں، جس سے سماجی علوم میں طلباء کی دلچسپی قائم ہو سکے۔

☆ سماجی علوم کی تدریس سے مواد مضمون اور معاشرے کی زندگی کے تعلقات قائم کریں۔

سماجی علوم کے تعین قدر کے علمی معیار(Academic Standard) کو ہم درج ذیل جدول سے اور اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں کہ

ہم ان کو کن عوامل کی بنیاد پر حاصل کر سکتے ہیں۔

2.3.4 سماجی علوم کے علمی معیار(Academic Standard)			
حکمت عملیاں	**معطیات اکٹھا کرنا**	**طریقہ**	**معطیات کا استعمال**
درس کی منصوبہ بندی، اکتسابی تجربات کی رہنمائی اور مشاورت، گریڈ کا تعین، فرق قائم کرنا، تعلیمی نظریات قائم کرنا، نصاب کی تدوین کو متاثر کرنا۔	طلباء کی تحصیلی جانچ سے، روایات کے مشاہدہ سے، اساتذہ کی تیاری کا امتحان، پروگرام کی خصوصیات سے، مقاصد کی حصولیابی سے	تحریری امتحان، کارکردگی کی جانچ، آپسی ملاقاتوں سے، پرانے ریکارڈ، مشاہدات، تدریسی آلات کی مئوثریت، کام کرنے کے تجزیہ سے۔	اساتذہ، طلباء وطالبات، والدین، تعلیمی انتظامیہ، عوام، تعلیمی ماہرین، ادارے اور حکومت

اوپر دی گئی جدول میں ہم نے ان افعال کو بیان کرنے کوشش کی ہے جس سے سی سی ای CCE مسلسل جامع جانچ کے زاویہ میں سماجی علوم کے تعین قدر کے علمی معیار کو رکھ کر سمجھا جا سکتا ہے اور درس و تدریس کی مکمل منصوبہ بندی سے اس کو حاصل کرنے کی کوشش کی جا سکتی ہے، اس کا دارومدار اساتذہ کے ہی اوپر ہے چونکہ وہ ہی ملک وملت کے معمار ہیں۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں Check your Progress

ا۔ سماجی علوم کے علمی معیار کو مختصراً ۲۰۰ الفاظ میں بیان کریں۔

....

....

....

2.4 قومی تعلیمی پالیسی 1986ء اور قومی تعلیمی خاکہ 2005ء کی اہم سفارشات

Recommendations of NPE-1986 and NCF-2005

جب ۱۹۶۸ء میں پہلی بار قومی تعلیمی پالیسی کے اوپر تعلیم کی فلاح اور بہبود کے لئے کام شروع کیا گیا جو کہ پنج سالہ منصوبہ بندی کے ساتھ جوڑ دیا گیا اور یہ بات طے پائی کہ ہر پنج سالہ منصوبہ بندی کے اختتام پر اسکا تجزیہ کیا جائے اس کے بعد اس تعلیمی پالیسی کا دوبارہ معائنہ کیا جائے جس سے تعلیم کو فروغ دیا جا سکے۔ قومی تعلیمی پالیسی ۱۹۸۶ء انہیں تمام تجویزات کی بنیاد پر قائم کی گئی اس وقت جناب راجیو گاندھی ملک کے وزیر اعظم تھے اسکے بعد ایک اور کمیٹی ۱۹۹۰ء میں قائم کی گئی جس کا مقصد قومی تعلیمی پالیسی کو دوبارہ سے تجزیہ کر سفارشات پیش کرنا تھا جس کی صدارت جناب آچاریہ رام مورتی نے کی اور قومی تعلیمی پالیسی کی سفارشات کو دوبارہ منظم کر قومی تعلیمی پالیسی کے مقاصد اور سفارشات کو بیان کرے اس کے ساتھ ہی ساتھ ۱۹۹۲ء میں پروگرام آف ایکشن پیش کیا گیا جو کہ قومی تعلیمی پالیسی کی سفارشات کو

ہندوستانی تعلیم میں رائج کرنے کے لئے تھا۔

قومی تعلیمی پالیسی ۱۹۸۶ء کی سماجی مطالعہ کے لئے اہم سفارشات

(۱) قومی تعلیمی پالیسی ۱۹۸۶ء کا مقصد ملک کی تعلیمی ترقی کے ساتھ ہی ساتھ تمام طبقات کو یکساں شہریت اور تعلیم کے مواقع فراہم کرنا تھا جسمیں سماجی مطالعہ کا کردار بہت اہم ہے۔

(۲) قومی تعلیمی پالیسی ۱۹۸۶ء نے ملک کی یکجہتی قائم کرنے کے لئے سماجی علوم کی مطالعہ فراہم کرنے اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر بھائی چارگی پر زور دیا۔

(۳) قومی تعلیمی پالیسی ۱۹۸۶ء کا اہم مقصد ملک میں تعلیم کی تمام سطحات پر یکساں تعلیم کو رائج کرنا تھا جس میں ذات پات، علاقائیت، جنس، مذہب اور دیگر رائج بھید بھاؤ کے تعلیم فراہم کرنا اور حاصل کرنا شامل کیا گیا۔

(۴) قومی تعلیمی پالیسی ۱۹۸۶ء نے تعلیم میں جدید تکنیکوں اور کمپیوٹر کے استعمال پر زور دیا۔

(۵) قومی تعلیمی پالیسی ۱۹۸۶ء کی اہم سفارشات میں خواتین کی تعلیم، اقلیتوں کی تعلیم کے ساتھ ساتھ مفت اور ضروری تعلیم پر زور دیا۔

(۶) قومی تعلیمی پالیسی ۱۹۸۶ء نے پیشہ ورانہ تعلیم، معذور طلباء کی تعلیم، فاصلاتی تعلیم، تعلیم بالغاں وغیرہ پر بھی زور دیا۔

(۷) اس کے ساتھ ہی ساتھ قومی تعلیمی پالیسی ۱۹۸۶ء نے سماجی مطالعہ کے مطابق معاشی تعلیم، کلچر وثقافت، اخلاقی تعلیم اور روحانی تعلیم پر زور دیا جو کہ سماجی مظالعہ کے درس وتدریس سے ہی حاصل ہو سکتی تھی۔

اوپر بیان کی گئی تمام سفارشات قومی تعلیمی پالیسی ۱۹۸۶ء نے ملک کی ترقی وفلاح اور غریب طبقات کے لئے تعلیم کے حصول کو آسان بنانے اور ان کی تعلیمی پسماندگی دور کرنے کے لئے بہت اہم اقدام کئے۔ انھیں سفارشات کی بنیاد پر ملک میں مختلف ہندوستانی درسیاتی خاکہ کی بنیاد پڑی۔

2.4.1 ہندوستانی درسیاتی خاکہ ۲۰۰۵ء کی اہم سفارشات:

قومی درسیاتی خاکہ ہماری تعلیم کے موجودہ چار درسیاتی خاکوں میں سے ایک ہے جو ثانوی جماعتوں کے لئے مرکزی تعلیمی پالیسی کے تحت این سی ای آر ٹی (National Council of Educational Research and Training NCERT) نے ۱۹۷۵ء، ۱۹۸۸ء، ۲۰۰۰ء اور ۲۰۰۵ء میں پیش کئے جن کا مقصد ثانوی سطح پر ہندوستانی تعلیم کو منظم کرنا تھا۔ قومی درسیاتی خاکہ کا مقصد اسکولی تعلیم کی ترقی وفلاح کے ساتھ ساتھ اسکولی سطح پر کتابوں کے مواد اور مضامین کو جدیدیت کے مطابق پیش کرنا، منظم کرنا اور ملک میں یکساں تعلیم کو قائم کرنا تھا۔ اس کا پہلا مسودہ ۲۰۰۸ء مین منظر عام پر آیا اور اس مسودہ کو بائیس زبانوں میں ترجمہ کر ستر ہ صوبوں میں رائج کیا گیا اور ہر صوبہ کے ایس سی ای آر ٹی (SCERT, State Council of Educational Research and Training) کو دس دس لاکھ روپئے ادا کئے گیے تا کہ اس درسیاتی خاکہ کے مطابق تعلیم کو اس صوبہ میں قائم کیا جا سکے۔ جس کو پورا کرنے کے لئے ڈائیٹ District (Institutes of Education and Training DIET) اور اس صوبہ کے SCERT نے ملکر مقامی صوبائی سطح پر کام کو انجام تک پہنچانے کی ذمہ داری اٹھائی۔

قومی درسیاتی خاکہ میں درج ذیل باتوں پر توجہ مرکوز کی گئی۔

۱۔ اکتسابی عمل کو اسکولی زندگی کے ساتھ ساتھ طلباء کی تمام کارکردگیوں سے جوڑا جائے۔

۲۔ رٹنے کے عمل کو تجرباتی اکتسابی عمل میں تبدیل کیا جائے۔

۳۔ اسکولوں میں امتحانات کو اور لچک دار بنایا جائے اور تعین قدر کے پہلو میں طلباء کی تمام کارکردگیوں کو شامل کیا جائے۔

۴۔ نصاب کی تدوین اس طرح ہو کہ اسمیں درسی کتب کے علاوہ زندگی کے بھی تمام پہلو شامل ہوں۔

۵۔ طلباء کے اندر جمہوری نظریہ قائم کیا جائے جس سے وہ مل جل کر کام کو انجام تک پہنچائیں۔

قومی درسیاتی خاکہ ۲۰۰۵ء نے کچھ سفارشات بیان کیں جسمیں شامل ہیں

۱۔اکتسابی عمل کو آسان (learning without burden) اور عام فہم بنایا جائے جو کہ طلباء کے خوشگوار تجربات پر مبنی ہوں۔

۲۔طلباء کے اندر خودمختاری، وقار پیدا کرنے اور تعلیم کو سماجی رشتہ توضیح دینے اور اسے قائم رکھنے کے لئے عدم تشدد، بھائی چارگی اور تعاون قائم کرنے کے لئے مضامین پڑھائے جائیں۔

۳۔ چودہ برس تک کے طلباء کے لئے اسکولوں میں طلباء مرکوز طریقہ اور تمام طبقہ کے لئے اندراج کی سہولت فراہم کی جائے۔

۴۔تعلیم کے ذریعہ طلباء کے اندر انیکتا میں ایکتا قائم کرنے، جمہوری نظریہ کو فروغ دینے اور بھائی چارگی کا احساس پیدا کیا جائے جسمیں یکسانیت، معیار اور مقداری تعلیم شامل ہو۔

۵۔ سماج کے لحاظ سے قومی درسیاتی خاکہ نے سماجی علوم کو سماجی سائنس کی طرح پڑھانے پر زور دیا جسمیں مذہب، ذات پات اور جنس کی بنیاد پر حق پرستی نہ ہو۔

2.4.2 قومی درسیاتی خاکہ ۲۰۰۵ء نے اوپر بیان کی گئی تمام ضرورتوں کو حاصل کرنے کے لئے کچھ اہم سفارشات مضامین کی بنیاد پر رکھ کر بیان کیں جسمیں شامل ہیں۔

۱۔ملک میں سہ لسانی فارمولہ (Three Language Formula) کو فروغ دیا جائے۔

۲۔کمپیوٹر اور دیگر جدید سائنٹفک طریقوں کو درس میں شامل کیا جائے۔

۳۔ طلباء کے اندر سماجی زاویوں، تنقیدی نقطہ نظر، تعمیری نظریہ، مسائل کو خود حل کرنے اور مستقبل کا شہری بنانے کے لئے سماجی علوم کے مضامین جو شامل ہیں۔ تاریخ، جغرافیہ، سماجی مطالعہ، معاشیات، سیاسی سائنس، نفسیات، علم بشریات، علم شہریت، کلچر اور ثقافت وغیرہ کے مضامین شامل کئے جائیں جن کا مقصد طلباء کے اندر درج ذیل تبدیلیاں لانا ہوں

a۔ طلباء و طالبات کو سماجی علوم کے ذریعہ اپنے علاقے کی زمینی سطح پر رہنے والے عام لوگوں کی جانکاری اور سمجھ فراہم کرنا تاکہ طلباء و طالبات معاشرے سے ہم آہنگ ہوسکیں۔

b۔ طلباء وطالبات کوسماجی علوم کے ذریعہ اپنے علاقائی ،صوبائی ،ملکی و بین الاقوامی ملکوں کا علم فراہم کروانا اوران سے ربط سکھانا۔

۳۔ طلباء وطالبات کوسماجی علوم کے ذریعہ،ملک کے ماضی کی معلومات فراہم کرنا جس سے وہ دنیا کے مختلف خطہ میں ہوی ترقی سے موازنہ کرسکیں۔

c۔ طلباء وطالبات کوسماجی علوم کے ذریعہ ملک کے سماجی ،سیاسی ،معاشی حالات کے حرکیاتی ماحول سے روشناس کروانا تاکہ وہ ان عوامل کو سمجھ سکیں۔

قومی درسیاتی خاکہ ۲۰۰۵ء نے اس کے ساتھ ہی ساتھ ریاضی ،قدرتی سائنس کے مضامین ،آرٹ کے مضامین ،صحت کی تعلیم اورامن کی تعلیم فراہم کرنے پرزوردیا جس سے ملک میں مستقبل کے شہری تیار کئے جائیں اورتعلیم کا مقصد حاصل کیا جائے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ

2.5 سماجی مطالعہ کی تدریس کی اہم اقداریں

Values of Teachuing Social Studies.

2.5.1 تمہید:

سماجی علوم انسانی زندگی اوراس سے جڑے ہوے تمام پہلوؤں کا مطالعہ ہے جس میں ہم انسان کی ذہنی ،جسمانی ،جذباتی ،نشونما کے ساتھ ساتھ اس کی معاشرتی ترقی کے حالات اس کے کردار و عادات ،اس کے آپسی رشتوں ،زندگی کے اقداروں ،موجود وسائل اور معاشرے میں موجود مختلف اداروں جیسے خاندان ،اسکول ،کھیل کے میدان ،سیاست ،مختلف جماعتوں اور حکومت کے کام کرنے کے طریقوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔چونکہ ایک سماج میں ایک فرد کی زندگی آپسی تعاون اورایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگی پر ہی مشتمل ہوتی ہے۔ انسان کوئی بھی پیشہ اختیار کرلے اسے صرف اسی معاشرے میں زندگی بسر کرنی ہے جس سے وہ تعلق رکھتا ہے اوراس کو وہ تمام روایتیں ،قاعدے وقوانین کواپنانا پڑیگا جو کہ اس سماج میں رائج ہیں۔انہیں وجوہات کی بنیاد پر سماجی علوم کواسکولی نصاب میں رکھا گیا تاکہ تمام طلباء اپنے سماجی حالات سے باخبر ہوکراس میں ہم آہنگ ہوجائیں۔سماجی علوم کے مضامین میں ہم اپنی اور معاشرے کی زندگی سے جڑے تمام پہلوؤں سے تعلق رکھنے والے مضامین کا مطالعہ کرتے ہیں اور ہر مضمون ہماری زندگی کے کسی نہ کسی پہلو سے جڑا ہوا ہوتا ہے جس میں سماجیات ،نفسیات ،تاریخ ،جغرافیہ ،ثقافتی مطالعات ،شہری زندگی ،معاشیات ،سیاست وغیرہ شامل ہیں جس سے طلباء وطالبات کواپنے آس پاس کے ماحول کوسمجھنے اوراس سے ہم آہنگ ہونے میں مدد ملتی ہے۔

جب ہم کسی مخصوص مضمون کا درس دینے جارہے ہوں تو ہمیں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ اس مضمون کے مقاصد کون سے ہیں اسکی اقداریں کیا ہیں اوران کودرس سے کس طرح حاصل کیا جاسکتا ہے۔اس مضمون کا طلباء کی زنگی سے تعلق کیا ہے؟ اوراس مضمون کا استعمال طلباء کس طرح کرسکتے ہیں۔یہ بات مطالعہ کے لئے بھی لاگو ہوتی ہے اسی وجہ سے ہمیں سماجی مطالعہ کے اقداروں کوسمجھنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔

2.5.2 سماجی علوم کے اہم اقدار:

۱۔ سماجی اکتساب:

سماجی علوم میں طلباء آپسی اشتراکیت سے اکتسابی عمل کو انجام دیتے ہیں اور ہم نوائی، بھائی چارگی، ہمدردی اور آپسی تعاون ہی سماجی علوم کی پہلی اور اہم قدر ہے جس میں ایک طالب علم کا تصور سماج کی ایک اکائی کے طور پر ہوتا ہے اور یہ اکائی سماج کے تمام عناصر سے رشتہ قائم کرتی ہے۔

۲۔ زندگی کے اصل تجربات سے علم کا حصول:

سماجی علوم میں ہم براہ راست اکتسابی عمل کو حاصل کرتے ہیں اور یہ اکتسابی عمل ہماری زندگی کے اصل خوشگوار اور ناخوشگوار تجربات پر مبنی ہوتے ہیں جو کہ تاعمر ہماری زندگی پر اثر انداز رہتے ہیں۔

۳۔ زندگی کے مسائل کو حل کرنے کی صلاحیت:

سماجی علوم طلباء و طالبات کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ اپنی صلاحیتوں، کمزوریوں، بندشوں وغیرہ کو سمجھ کر مطابقت کے ساتھ کوئی حتمی فیصلہ لے سکیں اور اس فیصلہ پر قائم رہ سکیں۔

۴۔ زندگی میں آپسی تعاون اور اشتراکیت:

سماجی علوم طلباء کی آپسی اشتراکیت اور تعاون قائم کرنے کی سفارشات پیش کرتا ہے اور یہ کام صرف سماج میں ہی ممکن ہے۔ سماجی علوم سماج کے تمام عناصر کو مضمون کی ایک کڑی کے طور پر پیش کرتا ہے۔

۵۔ غریب اور متوسط طبقہ کی مدد:

سماجی علوم کی اہم اقدار سماج کے غریب اور متوسط طبقہ کی مدد اور ہمدردی کے ساتھ کام کرنے کی سفارشات بیان کرتا ہے اور اس طبقہ کو بھی سماج کا ہی ایک عنصر تسلیم کرتا ہے۔

۶۔ کسی نئی چیز کو اپنانے کی مہارت:

سماجی علوم سماج کی ترقی اور فلاح و بہبود کے لئے کوشاں رہتا ہے اور اس عمل کو حاصل کرنے کے لئے جدید تکنیکوں اور ترکیبوں کی حمایت کرتا ہے۔

اوپر بیان کی گئی سماجی علوم کی اقداریں طلباء و طالبات کے اندر سماجی رشتہ قائم کرنے پر زور دیتی ہیں۔ یہ تمام اقدار حاصل کرنا ہی سماجی مطالعہ کے تدریسی مقاصد میں شامل ہیں۔ ایک سماجی علوم کا مدرس اس مقصد کے حصول کے لئے مختلف طریقہ تدریس اور مختلف مضامین کے ساتھ طلباء کے اندر مثبت سماجی تبدیلی لانے کے لئے کوشاں رہتا ہے۔

فرہنگ **Glossary**

Objectives (آبجیکٹوس): اغراض مقاصد سے چھوٹے ہوتے ہیں اور کئی اغراض سے ملکر ہم ایک مقصد تک پہنچتے ہیں

Aims (ایمس): مقاصد کہلاتے ہیں اور کئی مقاصد ملکر کسی کام کو انجام تک پہنچاتے ہیں۔

Texonomy (ٹیکسونامی): یہ بلوم کی مقاصد کی درجہ بندی ہے جو کہ وقوفی علاقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

Educational Aims (ایجوکیشنل ایم): تعلیمی مقاصد

Instructional Aims (انسٹرکشنل ایم): ہدایتی مقاصد

Behavioral Objectives (بیہیویریل آبجیکٹوس): مواد سے طلباء کے کردار میں بدلاؤ کے مقاصد۔

Cognitive Domain (کاگنےٹوڈومین) وقوفی علاقہ۔ذہنی لیاقتوں کو واضح کرتا ہے۔

Affective Domain (افکٹوڈومین) انسانی جذباتوں کی عکاسی کرتا ہے۔

Psychomotor Domain (سائکوموٹرڈومین): حسی وحرکی علاقہ

Academic Standard (اکیڈمک اسٹینڈرڈ): تعلیمی معیار

خلاصہ

سماجی علوم کی تدریس کے اغراض و مقاصد معنی اور اہمیت: طلباء وطالبات کی ترقی ونشوونما ہی کسی سماج یا قوم کی ترقی ہے اور اس مقصد کو تعلیم پورا کرتی ہے، تعلیم میں شامل ہر مضمون کسی نہ کسی مقصد کو واضح کرتا ہے اور کسی نہ کسی طرح تعلیم کے عمل کو پورا کرتا ہے۔

تعلیمی اغراض: تعلیمی اغراض سے مراد وہ تبدیلیاں ہے جو تدریس اور اکتساب کے ذریعہ طلباء کے کردار وعادات میں لائی جاتی ہیں اور خصوصی تعلیمی مقاصد سے مشاہدہ کے ذریعہ طلباء میں ہونے والی تبدیلیوں کی پیائش بھی کی جاسکتی ہے۔

تعلیمی مقاصد کی درجہ بندی: تعلیم تجربات کا مجموعہ ہے اور کسی بھی تعلیمی مقصد کو حاصل کرنے کو کہتے ہیں جو کہ تدریسی عمل کے ذریعہ حاصل کئے جاتے ہیں۔ تدریسی عمل کے ذریعہ طلباء کے برتاؤ کردار وعادات میں جو مقصود تبدیلیاں لائی جاتی ہیں انہیں تدریسی مقاصد کہتے ہیں۔

تدریسی مقاصد کو تجویز کرنا یا خصوصی مقاصد کو حاصل کرنے کے طریقہ سے تحریر کرنا: تدریسی مقاصد کو لکھنے کے لئے ہم اس پر عمل کر اس کو حاصل کرنے کے طریقہ سے لکھتے ہیں تا کہ درس وتدریس کے عمل کو ختم ہونے پر معلم طلباء وطالبات میں آئی کرداری تبدیلیوں کی پیائش کر سکے۔ مثال کے طور پر ایک معلم جماعت چھ میں توانائی اور اس کے اثرات کا درس فراہم کر رہا ہے درجہ کا وقفہ ختم ہو جانے پر معلم یہ جاننے کے لئے کوشاں رہتا ہے کہ طلباء میں عنوان سے متعلق کرداری تبدیلیاں رونما ہوئی یا نہیں۔

سماجی علوم کے علمی معیار: مسلسل جامع جانچ CCE (Continuous and Comprehensive Evaluation) کی شروعات ۲۰۰۵ء کے نیشنل کری کولم فریم ورک NCF کی سفارشات کی بنیاد پر ۲۰۰۹ء کے RTE Act سے ہوئی جس کا مقصد طلباء کی ہمہ گیر شخصیت کی جانچ اور تعین قدر کرنا تھا اس کو سب سے پہلے سی بی ایس ای۔CBSE نے درجہ چھ سے لے کر درجہ دس تک کی اس کے ساتھ ہی ساتھ کچھ صوبہ میں بھی اسکولوں میں اس کی شروعات ہوگئی کچھ اسکول تو درجہ ایک سے درجہ بارہ تک اس کو استعمال کرتے ہیں.

سماجی علوم کے علمی معیار (Academic Standard) سماجی علوم کی تدریس کے ان مقاصد سے اخذ کیا جاتا ہے جن کو ہم مضمون کی تدریس سے حاصل کرتے ہیں۔ان مقاصد کو حاصل کرنے کے ساتھ ہی طالب علم کے اندر کچھ خاص صلاحیتیں اور قابلیتیں فروغ پاتی ہیں جیسے اعلیٰ سطح کی معیاری سوچ، سیکھے ہوئے علم کو دوسرے حالات یا مضامین میں منتقل کر استعمال کرنا، حقائق، تصورات، دلائل کی بنیاد پر معلومات کا تعین قدر اور استعمال اور حاصل شدہ علم کو سماجی اور ثقافتی ورثہ کی فلاح میں استعمال کرنا۔

تنقیدی جائزہ کے سوالات Questions for Critical Thinking

نمونہ امتحانی سوالات:

حصہ اول: یہ حصہ پانچ معروضی سوالات پر مشتمل ہے۔ ہر ایک سوال کے لیے چار جوابات (a)، (b)، (c) اور (d) دیے گیے ہیں۔ان میں کوئی ایک صحیح جواب ہے، آپ صحیح جواب کا انتخاب کیجئے۔

(1) تدریسی اغراض کو حاصل کیا جاسکتا ہے؟

(a) کافی وقت میں۔ (b) مقررہ وقت میں۔ (c) کبھی نہیں۔ (d) وقت کی کوئی طے میعاد نہیں۔

(2) طلباء کے کردار و عادات میں ہونے والی تبدیلیوں کو معلم کس طرح پیمائش کرسکتا ہے؟

(a) اغراض سے۔ (b) طلباء کے عمل سے۔ (c) مقاصد سے۔ (d) اسکول ریکارڈ سے۔

(3) جو مقاصد مکمل تعلیمی عمل کا احاطہ کرتے ہیں، ان کو کیا کہتے ہیں؟

(a) تدریسی مقاصد۔ (b) عام مقاصد۔ (c) تعلیمی مقاصد۔ (d) خصوصی مقاصد۔

(4) بلوم نے تعلیمی مقاصد کی درجہ بندی کس سن عیسوی میں پیش کی؟

(a) ۱۹۴۲ء (b ۱۹۵۶ء (c) ۱۹۴۸ء (d) ۱۹۵۷ء

(5) تجزیہ (Analysis) بلوم کی درجہ بندی کے کس علاقہ سے تعلق رکھتا ہے؟

(a) وقوفی علاقہ۔ (b) جذباتی علاقہ۔ (c) نفسیاتی یا حسی و حرکی علاقہ (d) کسی علاقہ سے نہیں۔

حصہ دوم: آٹھ مختصر سوالات کے جواب دیجیے۔ ہر سوال کا جواب تقریباً 100 لفظوں پر مشتمل ہو۔

(1) ایک معلم کمرہ جماعت میں کون سے مقاصد حاصل کرتا ہے اور یہ مقاصد کیسے قائم کئے جاتے ہیں؟

(2) تدریسی مقاصد کے معنی بتاتے ہوئے ان کی اہمیت کو واضح کیجئے؟

(3) بلوم کی دوبارہ پیش کی گئی درجہ بندی پر روشنی ڈالئے؟

(4) اعلیٰ سطح کی معیاری سوچ میں بلوم کے مقاصد کو بیان کیجئے؟

(5) اغراض اور مقاصد کے درمیان فرق واضح کیجئے؟

(6) بلوم کی درجہ بندی کے تینوں علاقوں کی درجہ بندی کیجئے؟

(7) قومی درسیاتی خاکہ کی عام خصوصیات بیان کیجئے؟

(8) اعلیٰ سطح کی معیاری سوچ اور نچلی سطح کی سوچ میں مقاصد کے اعتبار سے فرق واضح کریں؟

حصہ سوم: دوطویل جواب والے سوالات پر مبنی ہیں، ان میں سے کوئی ایک سوال کا جواب دیجیے۔ ہر سوال کا جواب تقریباً 250 لفظوں پر مشتمل ہو۔

(1) بلوم کے مقاصد کی درجہ بندی کو وضاحت کے ساتھ بیان کیجئے اور وقوفی علاقہ کے افعال واضح کریں؟

(2) سماجی علوم کے معلم کے اوصاف عمومی، خصوصی اور پیشہ ورانہ صلاحیتوں کے اعتبار سے واضح کریں؟

ختم شد

سفارش کردہ کتابیں (Suggested Books)

1.Mangal, S. K., & Mangal, U. (2008). Teaching of social studies. PHI Learning Pvt. Ltd..

2. Agrawal ,JC."Teaching social studies" Vikas publishing house ,pvt. Ltd, Delhi, 1989.

3. Bining ,A.C. &Bining ,A.H. "Teaching the social study in secondary school", Mc Graw Hill Company ,New York ,1952.

4. Kaushik ,vijay kumari "teaching of social studies in elementary school ,"Anmol publication,Delhi,1992.

5.Sharma B.L., "samajik Adhyayan shikshan ,surya publication ,meerut,1998

6.Yagnik ,K.S."Teaching of social studies in india ",Orient Longamans ,Bombay,1966.

7. Krathwohl, D. R. (2002). A revision of Bloom's taxonomy: An overview. Theory into practice, 41(4), 212-218.

8. Ministry of HRD (1993), Learning without Burden, Report of the Advisory Committee appointed by the MHRD, Department of Education, New Delhi.

9. NCERT (1975), The Curriculum for the Ten-year School: A Framework, NCERT, New Delhi.

10. NCERT (1988), National Curriculum for Elementary and Secondary Education: A Framework, NCERT, New Delhi.

11. NCERT (2005), National Curriculum Framework -2005, English Edition, NCERT, New Delhi.

Unit−3−یونٹ

طریقۂ تدریس سماجی علوم

Pedagogy of Social Studies

For B.Ed (DM)

By

Dr. Reyaz Ahmad,

MANUU CTE, Sambhal

اکائی کا نام:- سماجی علوم کی تدریس: طریقے، طرز رسائی، حکمت عملی اور تکنیکی

اکائی کی ساخت:

3.1 تعارف

3.2 تمہید

3.3 تدریسی سماجی علوم کی معنویت، تقاضے، اہمیت، طرز رسائی، طریقے، حکمت عملی اور تکنیکوں کے تناظر میں

3.4 اساتذہ مرکوز طرز رسائی (Teacher Cartred Approaches)

3.4.1 لکچر (Lecture)

3.4.2 لکچر مع مظاہرہ (Lecture-Demorstration)

3.4.3 ماخذی طریقہ (Source Method)

3.4.4 اصلاحی نگرانی مطالعہ (Supervisory Study)

3.5 طلبا مرکوز طرز رسائی (Learner Contred Approaches)

3.5.1 پروجیکٹ (Project)

3.5.2 مسائلی حل (Problem Solving)

3.5.3 بحث ومباحثہ (Discussion)

3.5.4 استقرائی واستخراجی (Inductive and Duductive)

3.5.5 مشاہداتی اور تکنیکی طرز رسائیاں (Obsrvation and Constructivist Approaches)

3.6 حکمت عملیاں اور تکنیکیں (Strategies and Techniques)

3.6.1 ذہنی مشق (Brain Storming)

3.6.2 گروہی تدریس (Team Teaching)

3.6.3 ذہنی خاکہ اور تصوراتی خاکہ (Mind Mapping Concept Maping)

3.7 سرگرمیاں (Activities)

3.7.1 ڈرامائیت (Srama Sation)

3.7.2 اداکاری (......Play)

3.7.3 سیر وسیاحت (Field Trips)

3.7.4 تعلیمی سیاحت

3.7.5 سوشل سائنس کلب اور نمائش (Social Sciences Club Exibitions)

3.8 خلاصہ

3.9 اصطلاحات

3.10 نمونہ امتحانی سوالات

3.11 حوالہ جاتی کتب

3.1 تعارف:-

انسانی ارتقاء کے ابتدائی ایام سے موجودہ دور تک کے تمام تر ترقی خواہ وہ بالواسطہ انسانی ذرائعوں سے ہو یا بلاواسطہ دنیا کی دیگر جانداروں کے ذریعہ۔ تمام تر جانکاری اور مطالعے سماجی علوم کے تحت آتے ہیں۔ خواہ وہ ہماری تہذیبی، وراثت ہوں، تاریخی ماخذ ہوں یا سائنسی و تکنیکی ترقی۔ سماجی علوم ہم انسانی ارتقاء سے لے کر اس کے مختلف دائرہ کار مثلاً فلسفہ، عمرانیات، نفسیات، علم القوم، تاریخ، سیاسیات، معاشیات، جغرافیہ اور علم شہریت وغیرہ کا مطالعہ کرتے ہیں۔ ثانوی درجات میں ہم مستقبل کے کامیاب اور بہترین شہروں کی تعمیر و تشکیل کے مقاصد کے تحت سماجی علوم کی مضامین کو شامل کرتے ہیں اور یہ توقع کی جاتی ہے کہ ان کو اِن مضامین تدریس کے بعد طلباء میں وہ خوبیاں اور مثبت رویے پیدا کر سکیں گے۔ بی ایڈ میں داخل آپ سبھی طلباء سے سماجی علوم کی تدریس کے اغراض و مقاصد میں مذکورہ مقاصد کے علاوہ بالخصوص تاریخ، جغرافیہ، معاشیات اور سیاسیات کی عمومی فہم پیدا کرنا بھی مقصود ہے۔ تاکہ آپ ان علوم میں روابط اور فرق کی تفہیم کر سکیں۔ سماجی علوم کے مختلف مفید پہلوؤں کی ادراک کے ساتھ ساتھ سماجی علوم کے نصاب، اس کی تنظیم، اس کی تدریس، سماجی علوم میں شامل تاریخ، جغرافیہ، معاشیات اور سیاسیات کی تفہیم، آموزش اور اکتساب کی جانچ بھی کر سکیں۔ سماجی علوم کی تدریس کے طلباء سے یہ بھی توقع کی جاتی ہے کہ وہ ان علوم کو اس طرح سے برتیں تاکہ موجودہ دور میں ان سے سماجی افہام و تفہیم کا کام لیا جاسکے اور بہتر سماجی روابط کے ذریعہ روشن مستقبل اور قابل بقا ترقی کے اہداف کی تکمیل ہو سکے۔

عزیز طلباء سماجی علوم کی تدریس (3-اکائی) میں تدریس سے متعلق مختلف طریقہ کار، متعدد طرز رسائی اور تکنیکوں کے بارے میں پڑھیں گے۔ نیز اساتذہ مرکوز اور طلبا مرکوز، طریقہ کار، طرز رسائی اور سرگرمیوں کا احاطہ بھی اس اکائی میں کیا گیا ہے جس کے مطالعہ سے سماجی علوم کی تدریس کے متعدد پہلوؤں پر روشنی پڑتی ہے۔

3.2 تعارف:-

اس سے قبل کی اکائیوں میں آپ سماجی علوم کی نوعیت، معنویت اور اس کی وسعت کا مطالعہ کر چکے ہیں۔ آپ یہ بھی جان چکے ہیں کہ سماجی علوم کی تدریس کے منہاج و مقاصد کیا ہوتے ہیں اور اسے ثانوی درجات کے نصابات میں کیوں شامل کیا گیا ہے۔ نیز سماجی علوم کے دائرہ میں ثانوی سطح پر کون کون سے مضامین اور علوم کی تدریس طلباء کے لیے مفید مطلب ہے۔ آپ نے اس سے پہلے کی دو اکائیوں میں سوشل اسٹڈیز کی بحیثیت ایک مربوط مضمون کے شامل نصاب کب کیا گیا۔ آپ نے یہ بھی پڑھا ہے کہ کس تعلیمی سطح پر سماجی علوم کی تدریسی مقاصد کیا ہوتے ہیں۔ اس یونٹ میں آپ سماجی علوم کی تدریس کے طریقے، اس کے تدریسی طرز رسائیاں اور تدریسی سرگرمیوں کے متعلق جانکاری حاصل کریں گے۔

ثانوی سطح پر درسی نصابات میں سماجی علوم کے کس مضامین کو شامل کیا جانا چاہئے، اس مسئلے پر سماجی علوم کے ماہرین میں اختلافات پایا جاتا ہے لیکن ہندوستان میں ثانوی سطح پر سماجی علوم کی درسیات کے لیے تاریخ، جغرافیہ، معاشیات اور سیاسیات کو شامل کرنے پر قومی سطح پر اتفاق رائے پایا جاتا ہے۔ سماجی علوم کی بحیثیت درسی مضمون کے ایک قدیم پس منظر ہے تاہم بین الاقوامی سطح پر یہ بحیثیت ایک مضمون کے اس کا آغاز متحدہ امریکہ میں ہوا جبکہ اسکولی سطح پر ہمارے ملک میں اس کا آغاز گزشتہ صدی کی تیسری دہائی میں گاندھی جی اور ڈاکٹر ذاکرحسین کی بنیادی تعلیم کے تصورات سے ہوا۔ ڈاکٹر ذاکرحسین کمیٹی کی سفارشات پر نصاب میں سماجی مطالعہ کا مضمون پہلی بار شامل کیا گیا۔ آزادی سے قبل اس کے موضوعات وعنوانات گھٹتے بڑھتے رہے لیکن اس مضمون کے تحت تاریخ، جغرافیہ، علم معاشرہ، معاشیات اور سوکس کے علاحدہ علاحدہ ترتیب سے اس کی تدریس ہوتی رہی۔ NCERT کے قیام کے بعد سماجی علوم کی باقاعدہ درسیات تیار کی گئیں اور اب اسکولوں میں کوٹھاری کمیشن، قومی تعلیمی پالیسی، پروگرام آف ایجوکیشن اور قومی درسیات کا خاکہ کی سفارش اور مندرجہ جات کو سامنے رکھتے ہوئے NCERT کے ساتھ ساتھ تقریباً تمام ریاستوں میں سماجی علوم کا ایک مربوط نصاب شامل ہے۔

سوشل سائنس کی تعلیم ہندوستان جیسے ترقی پذیر ملک میں منصفانہ سماج کی تعمیر کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ طلبا میں سماجی حقیقتوں کے تئیں بیداری، انفرادی واجتماعی سروکار اور سماج کے تئیں اپنی ذمہ داری کا احساس سماجی علوم کی تدریس کے ذریعہ کرایا جاتا ہے۔ اس کے ذریعہ صرف رٹ رٹا کر امتحان پاس کرنا مقصود نہیں بلکہ ان تصورات کی تفہیم پر توجہ مرکوز کرنے کی ضرورت پر زور ہے جس کے ذریعہ ایک اچھے سماج کی تشکیل ممکن ہو۔ 1993ء کے یشپال کمیٹی بغیر بوجھ کے تعلیم کی سفارشات بھی اس کی تصدیق کرتی ہیں کہ تفہیم کے بغیر معلومات کو صرف رٹنے سے سماجی، سیاسی حقائق کا تجزیہ ممکن نہیں اور سماجی وسائل کا صحیح استعمال بھی مشکل ہے۔ سماجی علوم، انسانی اقدار مثلاً متعدد طرح کی آزادی، اعتماد، امداد باہمی، مشترکہ کلچر اور قومی یکجہتی کے فروغ میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ یہ انسانی رویوں میں مثبت تبدیلی لاکر معاشرے میں ہم آہنگی اور

استحکام کا فروغ کرتا ہے۔

قومی درسیاتی خاکہ 2005ء کے مطابق سماجی علوم کی درسی کتاب تاریخ، جغرافیہ، سماجیات، سیاسیات اور معاشیات پر مشتمل ہونے چاہئے جس میں عصری ہندوستان پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے ملک کو درپیش معاشرتی اور معاشی چیلنج کی تفہیم کے لیے طلبا کو تیار کیا جائے۔ ان اغراض ومقاصد کو حاصل کرنے کے لیے سماجی علوم کی تدریس کو بطور ایک مضمون کے بی ایڈ کے نصاب میں شامل کیا گیا ہے۔ اس نصاب کو اس اکائیوں میں منقسم کیا گیا ہے۔ سبھی اکائیوں کی تدریس وتفہیم کے الگ الگ مقاصد متعین کئے گئے ہیں۔ زیر مطالعہ اکائی (3) میں سماجی علوم کی تدریس کے منہاج ومقاصد کو حاصل کرنے کے لیے مختلف طرز رسائیوں اور طریقوں وسرگرمیوں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ اس اکائی میں آپ سماجی علوم کی تدریس کے لیے موزوں و مناسب طریقے متعدد طرز رسائی، حکمت عملی اور تکنیکوں کے متعلق جانکاری حاصل کریں گے تاکہ آپ جب ثانوی سطح کے درجات میں مدرس کے فرائض انجام دیں تو ان طریقوں، طرز رسائیوں، حکمت عملیوں اور تکنیکوں کا بہتر استعمال کر سکیں۔

3.3 تدریس سماجی علوم کی معنویت، تقاضے، اہمیت، طرز رسائی، طریقے، حکمت عملی اور تکنیکوں کے تناظر میں:-

قومی درسیات کا خاکہ 2005ء واضح طور پر یہ ہدایت دیتا ہے کہ ثانوی سطح پر سماجی علوم کی تدریس، تاریخ، جغرافیہ، سماجیات، سیاسیات اور معاشیات جیسے مضامین پر مشتمل ہوگی۔ اس کے تدریسی عناصر میں عصری ہندوستان پر توجہ مرکوز کی جانی چاہئے تاکہ ہمارے ملک درپیش سماجی ومعاشی چیلنجز کی بہتر تفہیم کے لیے طلبا کو تیار کیا جا سکے۔ سماجی علوم کی تدریس کے لیے خواہ کوئی بھی طریقہ، حکمت عملی، طرز رسائی اور تکنیک وسرگرمی کا استعمال کیا جائے لیکن اس بات کا ضرور خیال رکھنا چاہئے کہ عصری وسماجی ضرورتوں کے مضامین، اسباق اور نقاط کو طلبا کے ذہنوں میں ڈالنا نہایت ضروری ہے تاکہ مستقبل کے ایک بہتر شہری کی تشکیل وتعمیر ہو سکے۔ یہ ضروری ہے کہ ہم مختلف مضامین کے ذریعہ بچے کے شخصیت کی نشوونما کے تمام امکانی مواقع فراہم کریں۔ لیکن کسی بھی طریقے اور طرز رسائی، تکنیک کے استعمال کا یہ ہرگز مقصد نہیں ہونا چاہئے کہ ہم انفارمیشن، حقائق اور دلائل ان پر تھوپ رہے ہوں بلکہ ان طریقوں کا استعمال اس طرح کرنا چاہئے کہ بچے بذات خود ان میں دلچسپی لیں اور ان سے اچھے تعلیمی مقاصد کی تکمیل کریں۔ چنانچہ اساتذہ کا فرض عین ہے کہ مختلف تدریسی طریقوں کا استعمال کرتے وقت اپنے طلبا میں مخفی صلاحیتوں کا پتہ لگائیں۔ بقول گاندھی جی ''بچے کے جسم، دماغ اور روح کی خوبیوں کو اجاگر کریں، کیونکہ اگر کسی فرد کے لیے مواقع ماحول مہیا کر دیا جائے تو یقیناً وہ اپنے ذاتی محاسن کو منظر عام پر لا سکتا ہے''۔ گویا استاد کا اہم کارنامہ یہ ہونا چاہئے کہ وہ طلبا کے جسم ودماغ اور روح میں مختلف طریقوں، طرز رسائیوں، حکمت عملیوں اور تکنیکوں کے ذریعہ اس کے محاسن کو ابھارے۔

دنیا کے تقریباً سبھی ماہرین تعلیم کا خیال ہے کہ تدریس طلبا مرکوز ہونی چاہئے۔ اور تدریسی عناصر کو سماجی افادیت پر مبنی

ہونی چاہئے تاکہ حصول تعلیم کے بعد طلبا ان کی افادیت کا اپنے انفرادی اور سماجی زندگی میں استعمال کرسکیں۔ چنانچہ سماجی علوم کو بھی اس نظریے کی تکمیل کے لیے وسیلے کے طور پر استعمال کیا جانا چاہئے تاکہ طلبا میں وہ ساری خوبیاں پیدا ہوسکیں جن کی ضرورت اس کی سماجی وانفرادی زندگی میں پڑسکتی ہے۔تدریسیات اور وسائل کے رویے کی وضاحت کرتے ہوئے قومی درسیات کا خاکہ 2005 کہتا ہے:

''سوشل سائنس کی تدریس کو مزید تقویت بخشنے کی غرض سے باہمی تفاعل کے ماحول میں علم اور مہارت حاصل کرنے کے لیے طلبا کی مدد کرنے کی ضرورت ہے۔سوشل سائنس کی تدریس کو ایسے طریقے اختیار کرنے چاہئیں جو تخلیقیت، جمالیات اور تنقیدی تناظر کو پیروں چڑھائے نیز ماضی اور حال کے درمیان رشتے بنانے اور سماج میں ہورہی تبدیلیوں کی تفہیم کے لیے بچوں کو اہل بنائے۔مسائل کو حل کرنے، ڈرامے اور کردار کی ادائیگی چند ایسی زیردریافت حکمت عملیاں ہیں جنہیں بروئے کار لایا جاسکتا ہے۔تندریس کو سمعی، بصری مواد بشمول تصاویر، چارٹ اور نقشے اور قدیمہ اور مادری تہذیب کے نقوش (Replican) کے بڑے وسائل اختیار کرنے چاہئیں''۔

(قومی اقتباس کا خاکہ - 2005 B2 B3)

عزیز طلبا قومی درسیات کے خاکے کے اقتباس سے آپ کو اندازہ ہوگیا ہوگا کہ سماجی علوم کی تدریس کے کیا کیا مقاصد ہیں۔ان کے حصول سے کن افادیت کی توقع ہے اور ان کے اکتسابات کے لیے کون سے طریقے اختیار کرنے چاہئے۔سماجی علوم کے بہت بڑے مفکر روسو بچے کو ایک ایسا رہبر تسلیم کرتا ہے جو تعلیمی روپی ڈرامے میں کلیدی کردار ادا کرنے والا ہے۔ روسو کے بعد بھی بہت سے سماجی اور تعلیمی مفکر نے بچے، تعلیم اور معاشرے کے ضمن میں اپنے اپنے نظریات اور طریقہ کار کی وضاحت کی ہے مثلاً John Heinrich، Pestaloggy، Withen August Froobel، John، Friedrich Hobart، Madam Maria Montessori اور Jones Walton وغیرہ۔تاہم عالمی سطح کے ان مفکرین، سماجی علوم کے نظریات کو روبہ عمل لانا، سماجی، جغرافیائی اور معاشی حالات پر منحصر ہے کیونکہ ان نظریات کا زیادہ تر تعلق تعلیمی اداروں کے سماجی تعلیم کے تجربہ گاہوں اور منفرد کمرہ جماعت سے ہے۔ ہندوستان جیسے کثیر آبادی والے ترقی پذیر ملک کے اسکولوں کے کمرہ جماعت میں ان نظریات پر عمل درآمد کرنا نہایت مشکل کام ہے۔لہٰذا ہمارے ملک کے ماہرین تعلیم نے ملکی سطح پر دستیاب وسائل اور Introduction کا استعمال کرکے سماجی علوم کی تدریس کے ہدف کو حاصل

کرنے پر زیادہ زور دیا ہے۔

جدید تحقیق اور تعلیم میں تکنیک وٹکنالوجی کے استعمال نے تدریس کے تصوراور دائرہ عمل میں بہت سی تبدیلیوں کے لیے راہیں ہموار کردی ہیں۔ چنانچہ آج کا کمرہ جماعت اور سماجی علوم کے استاد سے صرف مواد مضمون کے مستقل کیے جانے کا نام تدریس نہیں بلکہ مختلف طرح کی تکنیکوں، حکمت عملیوں اور طرز رسائیوں کے ذریعہ تدریس کو طلبا کے لیے مفید مطلب بنانے کی توقع کی جاتی ہے۔اس کے لیے اساتذہ کے ساتھ ساتھ طلبا کو بھی تعلیمی مقاصد کی بہترین حصولیابی کے لیے برتاوی تبدیلی لانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ بہتر حکمت عملی کے استعمال سے طلب علم کی آموزش........اثر پڑتا ہے۔ بہتر نتائج کی حصولیابی کے لیے سماجی علوم کی تدریس میں منصوبہ بندی کے ذریعہ مقاصد، طریقہ تدریس اور اکتساب کا اندازہ بھی لگایا جاسکتا ہے۔عملی تدریس میں جمہوری طرز رسائی جو اعلیٰ اقدار کی حامل ہوں کے ذریعہ بہتر نتائج کی توقع کی جاسکتی ہے۔ ہمیں ایسے تدریسی طریقوں کو کام میں لانا چاہئے جس کے ذریعہ طلبا کو بذات خود سوچنے، قوت ارادی کو بیدار کرنے اور کامیابی کی راہ ہموار کرنے میں مدد ملے۔عملی تدریس میں خواہ کوئی بھی طریقہ کار یا حکمت عملی کا استعمال کیا جائے مشاہدات و تجربات کی اہمیت مسلم ہے۔ چنانچہ کمرہ جماعت اور اس سے باہر فیلڈ ورک میں طلبا کو عملی مشاہدہ و تجربہ کے لیے حوصلہ افزائی ورہنمائی کی جانی چاہئے۔ مناجات، کردار نگاری، تحلیل اور کھیل کود کے ذریعہ طلبا میں مفید مطلب رجحانات پیدا کرنا بہتر تدریس حکمت عملیوں میں شامل ہے۔سماجی علوم کی تدریس میں رسمی طریقہ تدریس کے علاوہ مختلف ذرائع ابلاغ مثلاً تاریخی وسیاحتی مقامات، قدرتی وسائل، سفر وجغرافیائی خطے، مختلف ممالک کے جائے وقوع کو فلم اسکرپٹ، سلائڈ پروجیکٹر، ٹیلی ویژن، ٹیلی کانفرنسنگ وغیرہ کے ذریعے بہتر اکتساب کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

عزیز طلبا! کمرہ جماعت میں تدریس کے وقت مختلف حکمت عملیوں، تکنیکوں اور طریقوں کو استعمال کرتے وقت طلبا کی تعلیمی صلاحیت، عمر، دلچسپیوں اور تدریسی مضمون کے تنوع (Diversity) کو مدنظر رکھنا نہایت ضروری ہے۔ چنانچہ سماجی علوم کی تدریس میں عوامی وسائل، قدرتی وسائل، ترسیلی ذرائع، تدریسی اشیاء، سمعی و بصری امدادی ساز وسامان، درسی و نیم درسی کتابوں اور مختلف طرح کی سرگرمیوں کا استعمال طلبا کی ذہنیت، عمر، تخلیقی وتفہیمی صلاحیت اور درجات کے لحاظ سے کرنا چاہئے۔اساتذہ کو وقتاً فوقتاً اعادہ اور اکتساب کی جانچ کے ذریعہ طلبا کی تفہیم کا اندازہ بھی لگانا چاہئے بلکہ جانچ کے جدید اور اصلاحی تدابیر کے مطابق یہ عمل مسلسل اور جامع ہونا چاہئے۔عزیز طلبا! آیئے اب ہم سماجی علوم کی تدریس کے لیے موزوں ومناسب طریقے، حکمت عملی، تکنیک اور سرگرمیوں کا الگ الگ جائزہ لیں۔

3.4 اساتذہ مرکوز طرز رسائیاں (Teacher Centred Approaches):-

سماجی علوم کی بہتر اکتساب کے لیے متعدد طرح کی طریقے اور طرز رسائیاں (Approaches) استعمال کی جاتی

ہیں لیکن ان طرز رسائیوں کو زیادہ اہمیت حاصل ہوتی ہیں۔ جن کے ذریعہ معینہ وقت میں متعین معلومات کا اور موضوعات کی جانکاری اور تفہیم طلبا میں بہم پہنچائی جا سکے۔ اساتذہ مرکوز طرز رسائی، درس و تدریس میں استعمال کی جانے والی طرز رسائیوں اور طریقوں میں سب سے قدیم ہے۔

اس طرح طرز رسائی میں اساتذہ اور درسی کتابوں کو مرکزی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ اس میں علم کا رول غیر معمولی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ اس طرز رسائی میں اساتذہ کو اپنے مضامین پر خاطر خواہ مہارت رکھتے ہوئے ان علوم سے طلبا کو فیضیاب کرنے کا خاص مقصد ہوتا ہے۔ طالب علم بحیثیت ایک خالی پیالے کے ہوتا ہے جس میں استاد علوم کو انڈیل دینا چاہتا ہے۔ اس طرز رسائی میں بچے کی شخصیت کو بہت کم دخل ہوتا ہے۔ کتابیں، مضامین، حوالے جات سب کے سب اساتذہ کے مخصوص کردہ اور زیر ہدایت ہوتی ہیں۔ طالب علم کس قسم کی تعلیم حاصل کریں گے، کون سی کتابیں پڑھیں گے، کون کون سے علوم ان کے لیے موزوں اور مناسب ہے یہ طے کرنا اساتذہ کا کام ہے۔ اس طرز رسائی میں جزا اور سزا دونوں کی گنجائش ہوتی ہے۔ طلبا اساتذہ کے طے شدہ مضامین، علوم کو حاصل کرنے کے بعد یا یوں کہا جائے کہ مقررہ وقت میں ہضم کرنے کے بعد امتحان کی آزمائشوں سے گزرتا ہے اور نتائج کی خوشی اور مایوسی سے بھی دوچار ہوتا ہے۔

عزیز طلبا! آپ یہ جان چکے ہیں کہ سماجی علوم کے نصاب میں کئی مضامین کا احاطہ کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اس کی تدریس میں مختلف انواع تدریسی Approaches کے استعمال کی گنجائش ہوتی ہے۔ سماجی علوم کے اساتذہ کو چاہئے کہ وہ چند محدود تدریسی حکمت عملیوں، طرز رسائیوں پر انحصار نہ کریں بلکہ مضمون اور درجے کے معیار کے حساب سے مختلف تکنیکوں کے ساتھ ان طرز رسائیوں کو بروئے کار لائیں۔ محدود تدریسی طرز رسائیوں کے بار بار استعمال سے طلبا اکتاہٹ اور بیزاری (Borodom) محسوس کرتے ہیں۔ چنانچہ اساتذہ کو چاہئے کہ وہ اپنے طریقہ تدریس اور طرز رسائیوں میں ایسا تنوع پیدا کریں جن سے طلبا کی انفرادی اکتساب اور اجتماعی نشو و نما ممکن ہو۔ اساتذہ مرکوز طرز رسائیوں میں مذکورہ باتوں کی کمی پائی جاتی ہے۔ سماجی علوم کے مضمون کی انفرادیت کو دیکھتے ہوئے اساتذہ اپنے Introductional Inputs میں مثبت تبدیلی لا سکتے ہیں۔ (Wolverer & Scott 1988) نے اساتذہ مرکوز طرز رسائی اور انپٹس کے کم فعال ہونے کی بات اپنی تحقیق میں کہی ہے۔ چنانچہ اساتذہ مرکوز طرز رسائیوں بالخصوص لکچر، لکچر مع وضاحت (Lecture demonestration) ماخذی (Source) اور اصلاحی نگرانی، مطالعہ (Supervisory Study) جیسی طرز رسائیوں میں خاطر خواہ تبدیلی لا کر انہیں طلبا کے لیے زیادہ مفید اور کارآمد بنا سکتے ہیں۔ ذیل میں ہم ان طرز رسائیوں کا تفصیلی مطالعہ کریں گے۔

3.4.1 لکچر (Lecture):-

سماجی علوم کی تدریس میں لیکچر کا طریقہ بہت ہی عام ہے۔ یہ طریقہ تقریری یا بیانیہ طریقے کی ترقی یافتہ شکل ہے اور

عام طور پر ثانوی اور اعلیٰ ثانوی جماعتوں میں اس کی افادیت بہتر تسلیم کی جاتی ہے۔ تدریسی طریقوں میں لکچر سب سے عام ہے اور یہ تشریحی تدریس کی بھی ایک مثال ہے۔ اس طریقے میں اساتذہ کے ذریعے بلاواسطہ یا راست طور پر معلومات فراہم کیا جاتا ہے۔ چونکہ ثانوی اور اعلیٰ ثانوی جماعتیں اسکولی تعلیم اور اعلیٰ تعلیم کے درمیان کی مضبوط کڑی ہوتی ہیں۔ اس لیے اس طریقہ تدریس کو اعلیٰ تعلیم میں استعمال کیے جانے والے طریقوں کا آغاز سمجھنا چاہئے۔ اساتذہ کو لکچر کی تیاری میں مواد مضمون کا انتخاب، ترسیلی زبان اور طلبا کی عملی استعداد کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔ لکچر کے وقت بھی اس میں طلبا ساکت حال میں خاموش نہ ہوں بلکہ لکچر کے دوران اساتذہ کی بات کو متحرک ذہن کے ساتھ سماعت کر رہے ہوں۔ سماجی علوم کا مضمون کئی مضمون کی مربوط شکل ہوتی ہے جیسا بچہ وا ساتذہ کو چاہئے کہ اس دوران لکچر کلاس کی ماحول کو سنجیدہ اور خوشگوار بنائے رکھے۔ چند ایسے جملے اور سوالات کا تبادلہ طلبا اور اساتذہ کی طرف سے ہونی چاہئے۔ جن سے عملی تدریس متحرک معلو ہو۔ سماجی، سیاسی اور عصری مسائل مثلاً اقتصادی تعلیمی اور تاریخی عوامل کا جا بجا مثال و تذکرہ لکچر کی افادیت میں اضافہ کرتا ہے۔ دوران لکچر مواد مضمون کے تفہیم کی جانچ بھی اسی تعلیمی عمل میں بہتر تصور کیا جاتا ہے۔ معلم کو چاہئے کہ لکچر سے پہلے اس کی منصوبہ بندی کر لے۔ منصوبہ بندی کرتے وقت تین نکات یا مراحل پر خاص توجہ دی جانی چاہئے:

(1) تمہید و تعارف

(2) پیش کش

(3) خلاصہ و نچوڑ

یہ تینوں مرحلے لکچر کے طریقے میں کلیدی حیثیت رکھتے ہیں۔ پہلے مرحلے میں تعارفی کلمات اور طلبا سے مخاطب کر کے طلبا اور اساتذہ میں ربط پیدا کیا جاتا ہے۔ اس کے لیے سابقہ معلومات و تجربہ، پڑھائے گئے اسباق اور طلبا کی تفہیم کے ساتھ ساتھ سمعی و بصری تدریسی آلات کو استعمال کر کے لکچر کے اصل مقصد کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔ پھر دوسرے مرحلے میں اصل موضوع کو پیش کیا جاتا ہے جس میں ترسیل کی زبان کو بہت ہی اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ اساتذہ اصول و تصورات، حقائق و معلومات، اعداد و شمار کو بیان کرنے کے لیے تشریحی طریقہ اختیار کرتا ہے اور اس میں Verbal and Non-Verbal دونوں طرح کی تکنیکوں مثلاً اشارے کنائے۔ Gesture, Posture غرض کی ساری مہارتوں کا استعمال کرتا ہے جن سے اس کی ترسیل بہتر ہو اور طلبا میں اکتسابی عمل کا فروغ ہو۔ آخر میں اساتذہ کو اپنے پورے لکچر کا خلاصہ اور نچوڑ بیان کرتے وقت طلبا سے اس مضمون پر تبادلہ خیال بھی کرنا چاہئے تاکہ لکچر کی افادیت اور مقاصد کے حصول کا پتہ لگایا جا سکے۔ لکچر طریقہ تدریس کے جہاں بہت ساری خوبیاں اور حوالہ ہوتے ہیں وہاں اس کی کچھ خامیاں بھی ہیں۔

فوائداور خوبیاں:-

☆ لکچر طریقے کے ذریعہ سماجی علوم کے تمام مضامین کی معلومات بہم پہنچائی جاسکتی ہے۔

☆ یہ طریقہ دوسرے طریقہ تدریس مثلاً تجربہ گاہی طریقے وغیرہ سے کنایتی ہوتا ہے کیونکہ بیک وقت طلبا کے بڑے سے بڑے گروپ اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

☆ اس طریقے سے اساتذہ اور طلبا دونوں کے اوقات اور توانائی کو بچایا جاسکتا ہے۔

☆ یہ طریقہ تغیر پذیر ماحول میں اساتذہ، طالب علم دونوں کے تناسب سے مناسبت رکھتا ہے۔

☆ اس کے ذریعہ طلبا اور اساتذہ دونوں اپنی سابقہ معلومات سے موجودہ عنوان کو جوڑ کر فائدہ حاصل کرتے ہیں۔

☆ اس طریقے کے ذریعہ نصاب کی تکمیل وقت بروقت کی جاسکتی ہے۔

خامیاں وتجدیدیں (Limitations):-

لکچر طریقے کی اپنے کچھ حدود اور خامیاں بھی ہیں جو دوسرے تدریسی طریقے کے مقابلے اس افادیت کو کم کرتے ہیں۔مثلاً یہ طریقہ پوری طرح طلبا کی نفسیات پر مبنی نہیں ہوتا۔اس میں کمرہ جماعت میں عمل درعمل اور سرگرمیاں محدود ہوتی ہیں۔اس میں تفہیم کی سطح اوسط ہوتی ہے کیونکہ معلم اور متعلّم میں محدود پیمانے پر (Intraction) باہمی تبادلہ خیال کا کم موقع ملتا ہے۔اس طریقہ تدریس کے ذریعہ معروضی اکتساب کا بہت ہی محدود موقع ملتا ہے۔نیز یہ تدریسی طریقہ سبھی اساتذہ کے لیے یکساں اور مناسب نہیں ہوتا۔

3.4.2 لکچر مع مظاہرہ (Lecture Cum Demonstration):-

لکچر مع مظاہرہ سماجی علوم کی تدریس میں استعمال ہونے والا ایک عملی طریقہ کے ساتھ ساتھ ایک تدریسی تکنیک ہے۔اس تدریسی طریقے میں استاد کسی تصور، نظریے، عمل، تدبیر اور تجربہ سے حاصل شدہ نتائج کو پوری وضاحت کے ساتھ طلبا کو سمجھانے کی کوشش کرتا ہے۔اس طریقے میں نفس مضمون اس کے دلائل اور ثبوت کو بہت اچھے انداز میں طلبا تک پہنچانے پر زور دیا جاتا ہے تاکہ اس مواد مضمون پر طلبا کو دسترس حاصل ہوجائے۔اس طریقے میں اساتذہ بہت ہی متحرک ہوتے ہیں اور طلبا کم متحرک تاہم اساتذہ مواد مضمون کے مختلف نکات کو سامنے رکھ کر سوالات و جوابات کے ذریعہ طلبا کو متحرک کرتے ہیں۔اس تدریسی طریقے میں اساتذہ کے حرکات وسکنات اور آواز کے زیروبم کی بہت اہمیت ہوتی ہے۔طلبا ان عوامل سے اپنے خطاب میں دلچسپی پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ طلبا تفہیمی مہارت بھی حاصل کرسکتے ہیں۔ چنانچہ ثانوی درجات میں سماجی علوم کے ساتذہ اس تدریسی طریقے کا اور اس کی تکنیکوں کا اس وقت استعمال کرتے ہیں جب طلبا میں

خصوصی مہارت پیدا کرنا مقصود ہو۔لکچر مع مظاہرہ کے طریقہ کار میں اساتذہ کو چاہئے کہ طلبا کو بھی متحرک رکھیں۔سماجی علوم کی تدریس میں نقشے بنانا، دنیا کے نقشے پر کسی ملک یا خطے کی نشاندہی کرنا، برّی، بحری راستوں اور معروف ومشہور بندرگاہوں کی نشاندہی کرنا معاشی نظام، اس کے کارخانے، معدنیات کی نقل وحمل وغیرہ لکچر مع مظاہراتی طریقے کی عملی شکل ہے۔

مظاہراتی طریقہ، تدریسی طریقے کے ساتھ ساتھ ایک فن اور مہارت بھی ہے۔سماجی علوم کے دوسرے مضامین بھی اس طریقے سے سمجھائے جاسکتے ہیں۔بالخصوص نظریات، رجحانات، طریقہ ہائے عمل اور احساس وجذبات کو بھی شعوری طور پر مظاہرے کے ذریعہ طلبا میں مواد مضمون کو ذہن نشیں کرایا جاسکتا ہے۔لکچر مع مظاہرہ کے طریقے اور تکنیک کو اپنانے کے لیے کمرہ جماعت میں اساتذہ کو چاہئے کہ اس کی منصوبہ بندی خصوصی طور سے کرے۔تاکہ طلبا میں دلچسپی پیدا ہو۔اس طریقہ کار کے ہر مرحلے کی منصوبہ بندی قبل از وقت کرلینی چاہئے۔استاد کو چاہئے کہ مواد مضمون مظاہراتی عناصر اور طلبا کی ذہنی استعداد میں تال میل بنائے رکھے۔اساتذہ کو چاہئے کہ وہ رائٹنگ بورڈ پر اس عمل کے مختلف مدارج کا خاکہ درج کرے۔بہتر یہ ہو کہ اس خاکے کے لیے رولر بورڈ کا استعمال کیا جائے۔اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ کمرہ جماعت کا ہر طالب علم اس عمل سے خاطر خواہ مستفید ہو اور اساتذہ کو یہ بھی چاہئے کہ اس تدریسی طریقہ میں بھی کام کرنے والی استعدادی اشیاء کا انتظام تدریسی عمل شروع ہونے سے قبل کرے۔

لکچر مع مظاہرہ کے دوران اساتذہ کو چاہئے کہ معلومات کی ترسیل کا بہتر طریقہ اپنائے۔مظاہرے کے طریقہ کار کو پیچیدہ اور گنجلک نہ بنا کر سادہ سلیس اور راست رکھے۔لکچر کے مرکزی موضوع اور ہدف سے انحراف نہ کیا جائے۔اس عمل میں تیزی اور جلد بازی نہ دکھایا جائے اور نہ مظاہرے کے عمل کو زیادہ طول طویل کیا جائے۔اخیر میں اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ یہ مظاہرہ اور اس سے متعلق باتیں تمام طلبا نے سمجھ لی ہیں اور اس پورے عمل کا اعادہ کرتے ہوئے اختصار میں خلاصہ بھی بیان کیا ہے۔Hands Outs کو آخر میں تقسیم کرکے اس پر عمل درآمد کرایا جائے۔اساتذہ کو چاہئے کہ ان سرگرمیوں کو اس طرح سے عمل میں لائیں کہ ان کے بعد طلبا بھی اسی طرح کا مظاہرہ کرسکیں۔اس تدریسی طریقے کی خوبیوں میں جن باتوں کو شمار کیا جاتا ہے اور ان میں طریقے کا کم خرچیلا ہونا، اساتذہ پر کور ہونا، تعلیمی نفسیات پر مبنی ہونا، طرز تدریس کا دلچسپ ہونا، مختلف آلات اور تدریسی ساز وسامان کا موثر ڈھنگ سے استعمال سیکھنا اور طلبا میں منطقی، تبدیلی مشاہداتی اور تفہیمی صلاحیت کا بروقت فروغ ہونا شامل ہے۔جبکہ اس طریقہ کار کی اپنی کچھ Instructions اور خامیاں بھی ہیں جن میں طریقے کا طلبا مرکوز نہ ہونا، معلم کی ذہنی صلاحیت پر انحصار ہونا، طلبا میں تجربہ کی مہارت کا کم فروغ ہونا اور وسعت آموز طلبا کی صلاحیت سے مطابقت نہ ہونا شامل ہے۔

3.4.3 ماخذی طریقہ (Source Methods):-

Dr. Md. Athar Hussain

یونٹ-4 سماجی مطالعہ کی تدریس میں منصوبہ بندی

（Unit-4）Planning in Teaching Social Studies

سماجی مطالعہ

（Social Studies）

For B.Ed. (D.M)

ڈاکٹر محمد اطہر حسین

اسسٹنٹ پروفیسر

شعبۂ تعلیم وتربیت

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد

4.1 تعارف (Introduction)

4.1.1 مقاصد (Objectives)

4.2 خردتدریس کا معنی اور تصور (Meaning and Concept of Micro Teaching)

4.3 خردتدریس کی نوعیت (Nature of Micro Teaching)

4.4 خردتدریس کے مراحل (Phases of Micro Teaching)

4.5 خردتدریس کے اقدام (Steps of Micro Teaching)

4.6 خردتدریس کے فوائد (Advantages of Micro Teaching)

4.7 تدریسی مہارت (Teaching Skills)

4.7.1 تمہید/سبق کے تعارف کی مہارت (Introduction Skill)

4.7.2 وضاحت کی مہارت (Explanation Skill)

4.7.3 سوالات پوچھنے کی مہارت (Questioning Skill)

4.7.4 تقویت/حوصلہ افزائی کی مہارت (Reinforcement Skill)

4.7.5 حرکی مہارت کی تبدیلی (Stimulus Variation Skill)

4.8 نمونہ خردتدریس منصوبہ سبق (Micro Teaching Lesson Plan)

4.9 نمونہ خردتدریس منصوبہ سبق (Micro Teaching Lesson Plan)

4.10 خردتدریس اور کلاس روم تدریس میں فرق

(Difference Between Micro Teaching & Class Teaching)

4.11 سالانہ منصوبہ (Year Plan)

4.12 سالانہ منصوبہ کے مراحل (Steps in Making the Year Plan)

4.13 سالانہ منصوبہ کی اہمیت (Importance of the Year Plan)

4.14 سالانہ منصوبہ کے فوائد (Advantages of a Year Plan)

4.15 سالانہ تعلیمی منصوبہ کا نمونہ (Sample of the Year Plan)

4.16 اکائی منصوبہ (Unit Plan)

4.17 اکائی منصوبہ کا نمونہ (Sample of the Unit Plan)

4.18 فرہنگ (Glossary)

4.20 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Question)

4.21 سفارش کردہ کتابیں (Suggested Books)

4.21 سفارش کردہ کتابیں (Suggested Books)

(1) Aggarwal J.C. (1993), Teaching of Social Studies: A Practical Approaches, Second Edition, New Delhi, Vikas Publishing House.

(2) Jha, A.S (2013), Teaching of Social Studies.

(3) Khan's (2015) pedagogy of Social Student (Urdu), Ghaziabad, MNS Publishing House.

(4) Kochhar S.K (1992) methods & techniques of teaching, New Delhi, Sterling Publishers Private Limited.

(5) Lakshmi, M.J (2009) micro teaching and prospective teachers, Discovery Publishing House, Pvt. Ltd. Delhi.

(6) Mishra R.M. (2010) Teaching Technology and Evaluation, Lucknow, Alok Prakash.

(7) Singh Y.K. (2010) Micro Teaching, New Delhi, APH Publishing House.

(8) Sharma, R.A. and Chaturavedi's (2012) Technological Foundation of Education, Meerut, R. Lal Book Depot.

(9) Sharma, R.A. (2012) Technological Foundation of Education, Meerut, R. Lal Book Depot.

(10) Sharma, S.P. (2011) Teaching of Social Studies: Principles, Approaches and Practices, New Delhi, Kanishk, Puhlishers and Distributors.

(11) IGNOU-B.Ed Course Materials.

4.1 تعارف

تدریس ایک ایسا عمل ہے جس کہ ذریعہ طلبہ کی پوشیدہ اور ممکنہ صلاحیتوں کو اجاگر کیا جاتا ہے اور ان کے اندر مختلف لیاقتیں پیدا کی جاتی ہیں تا کہ طلبا سماج کے دھارے سے جڑ سکیں اور ملک و قوم کی فلاح و بہبود کے لئے اور اس کی ترقی کے لئے اہم کردار ادا کر سکیں۔ چوں کہ تدریس کا عمل ایک معلم انجام دیتا ہے لہٰذا یہ ضروری ہے کہ معلم کے اندر اتنی لیاقت ہو کہ وہ اپنی تدریس کو موئثر بنا سکے اور طلبہ میں محرکہ پیدا کرتے ہوئے وقتاً فوقتاً اسکی صحیح رہنمائی کر سکے۔

اس وقت آپ تدریسی تربیت حاصل کر رہے ہیں اور یہ تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ ایک معلم کی تدریس اس وقت موئثر ہو گی جب کہ اس کے اندر تدریسی مہارت ہو آپ کے اس تربیتی کورس کا مقصد معلمین کے اندر تدریس کی مہارت پیدا کرتا ہے۔

مائکرو ٹیچنگ تدریس کے میدان میں زیر تربیت معلم کے اندر تدریسی مہارتوں کو فروغ دینے کا ایک بہترین طریقہ ہے اس سبق میں آپ مائکرو ٹیچنگ کے معنی و مفہوم تصور، اہمیت، خصوصیات، مراحل اور اس کے اقدام کے بارے میں مطالعہ کریں گے اس مطالعہ سے آپ کو تمام تدریسی مہارتوں اور ان کے ضروری اجزاء کے بارے میں معلومات حاصل ہو گی۔ اسکے ساتھ ہی آپ سالانہ اور اکائی منصوبہ سے واقف ہو سکیں گے اور اسکول میں تعلیمی سال کے شروعات میں کس طرح سالانہ منصوبہ تیار کیا جائے اسکی معلومات بھی حاصل ہو گی۔

4.1.1 مقاصد:۔Objectives

اس اکائی کے مطالعہ سے طلبہ میں درجہ ذیل لیاقتیں پیدا ہو نگی۔

1. مائکرو ٹیچینگ کے معنی و مفہوم اور تصور کو سمجھیں گے۔
2. مائکرو ٹیچنگ کی نوعیت۔ اغراض و مقاصد سے واقفیت حاصل کریں گے نیز اسکے مراحل اور اقدامات کو بیان کرنے کے قابل بنیں گے۔
3. تدریسی مہارتوں کے مختلف اجزاء کو سمجھ کر عمل میں لانے کی کوشش کریں گے۔
4. سبق کی منصوبہ سازی کس انداز میں کی جائے اس سے واقف ہوں گے۔
5. خرد تدریس اور کمرہ جماعت کی تدریس کے فرق کو سمجھنے کے قابل ہوں گے۔
6. سالانہ منصوبہ بندی اور اکائی منصوبہ بندی کے مفہوم، اہمیت، افادیت اور طریقہ کار کو جانیں گے اور اس پر عمل آوری کو یقینی بنائیں گے۔
7. سالانہ اور اکائی منصوبہ تیار کر سکینگے اور ان دونوں کے مابین فرق کو سمجھ سکیں نگے۔

4.2 مائکرو ٹیچنگ کا معنی اور تصور (Meaning and concept of Micro Teaching)

معلم میں تدریس کی مہارتوں کو پیدا کرنا ہی تدریسی تربیت کا اہم مقصد ہے۔ مائکرو ٹیچنگ زیر تربیت معلم میں تدریسی مہارتوں کو پیدا کرنے اور مختلف لیاقتوں کو فروغ دینے کا ایک نیا طریقہ ہے۔ اس کی شروعات سب سے پہلے امریکہ کے اسٹین فورڈ یونیورسٹی میں ۱۹۶۱ میں ہوئی جہاں محقق کیتھ اچیسن نے ایک جرمن سائنٹسٹ کے چھوٹے ویڈیو ٹیپ رکارڈ کے دریافت کرنے کی خبر کو اخبار میں پڑھا اور سوچا کہ اگر زیر تربیت معلم کے پڑھائے گئے سبق کو ویڈیو ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ ریکارڈ کر کے اسے دکھایا جائے تو یہ سوپر وائزر اور زیر تربیت معلم دونوں کیلئے تاثرات میں مدد گار ثابت ہو گی۔ اس وقت Achesen ،Robert N.Bush,W.L Devide کے ساتھ کام کرتے تھے۔ اچیسین کے بعد 1963 میں Allen A.W.Dwight نے اس طریقہ کی مزید وضاحت کی اور اس تکنیک کو مائکرو ٹیچنگ کا نام دیا۔ ہندستان میں مائکرو ٹیچنگ کا تعارف 1966 میں سینٹرل پیڈاگوجیکل انسٹیوٹ الہ آباد کے Pro.D.D Tiwari نے کرایا اس کے بعد M.S University بڑودہ کے G.B Shah نے 1970 میں مائکرو ٹیچنگ پر کام کیا اور اس کو عمل میں لایا۔

B.K Passi نے 1976 میں، Joshi اور Lalita نے 1977 میں اس میدان میں اہم کام کیے اور اس تکنیک کو مزید وسعت دی۔ 1978 میں سب سے پہلی بار Indore University میں مائکرو ٹیچنگ میں قومی تجویز پیش کی گئی۔

مائکروٹیچنگ کا معنی Meaning of Micro Teaching Indore۔

یہ تدریس کا کوئی طریقہ نہیں ہے بلکہ یہ خاص طور پر زیر تربیت معلمین کو تربیت دینے کا ایک تکنیکی عمل ہے یہ ایک تربیتی عمل ہے جس کا مقصد تدریسی پیچیدگیوں کو آسان بنانا اور تدریسی مہارتوں کو فروغ دینا ہے جیسا کہ اس کے نام مائکروٹیچنگ کے لفظ مائکرو سے ہی واضح ہوتا ہے کہ یہ ایک انتہائی مختصر پیمانہ پر کی جانے والی تدریس ہے جس میں مختصر مواد کا انتخاب کیا جاتا ہے کمرہ جماعت میں طلبہ کی تعداد بھی کم ہوتی ہے اور وقت کو بھی بہت کم 5.7 منٹ کر دیا جاتا ہے اس میں تدریس کے وقت کسی ایک وقت میں کسی ایک مہارت کی مشق پر ہی زور دیا جاتا ہے اس میں تدریسی سیشن کی ریکارڈنگ کی جاتی ہے جسے بعد میں معلم دیکھکر اپنے تدریسی عمل کا جائزہ لے سکتا ہے مائکروٹیچنگ کے بعد معلم اپنے ساتھیوں یا طالب علم سے اپنی تدریس کے بارے میں تاثرات حاصل کرتا ہے تاکہ وہ اپنی تدریسی عمل کی خامیوں سے واقف ہوسکے اور ان کو مزید بہتر بنا سکے۔

اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ طالب علم کے ایک چھوٹے سے گروپ (6-10) کے لئے مواد کی ایک چھوٹی سی یونٹ کی تدریس جو مختصر وقت ۶ تا ۷ منٹ میں کی جاتی ہے اسے مائکروٹیچنگ کہتے ہیں۔

مائکروٹیچنگ کی تعریف Definition of micro-Teaching

مائکروٹیچنگ کی بہت سی تعریفیں بیان کی گئی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

Allen: Micro Teaching is scaled down teaching in class size and class time"

۔ مائکروٹیچنگ مختصر جماعت میں تدریس کو جانچنے کا ایک پیمانہ ہے

Peek and Tuker : Micro-teaching is a combination of conceptual system for indentifying precisely specified teaching skills with the use of video tape feedback to facilitate growth in these teaching skill:

مائکروٹیچنگ مختصر اور مخصوص تدریسی مہارتوں کی شناخت کا ایک تصوراتی نظام کا مجموعہ ہے جس میں تدریسی مہارتوں کو فروغ دینے کیلئے ویڈیو ٹیپ استعمال کیا جاتا ہے اور طلبہ کو تاثرات فراہم کیا جاتا ہے۔

L.C. Singh:" Micro-teaching is a new design for teacher training which provides trainees with information about the performance immediately after completion of their lesson "

ال۔ سی۔ سنگھ مائکروٹیچنگ معلم کی تربیت کیلئے ایک جدید خاکہ ہے جو زیر تربیت معلم کو اس کی سبق کی تکمیل کے بعد فوری طور پر اسکی کارکردگی کے بارے میں معلومات فراہم کرتا ہے۔

B.K.Passi and M.M Shah:" Micro-teaching is a system of controlled practice that makes it possible to concentrate on specific teaching behavior and to practice teaching under controlled condition competence is required in one skill before proceeding to another skill. It is scaled down process in terms of class size length of lesson, teaching time complexity.

مائکروٹیچنگ نگرانی کے تحت کیا جانے والا مشق کا ایسا نظام ہے جو مخصوص تدریسی طرز عمل پر توجہ دینے اور نگرانی میں رہ کر مشق کرنے کو ممکن بناتا ہے۔ اس میں ایک مہارت پر جب تک عبور نہ ہو جائے تب تک دوسری مہارت پر مشق نہیں کیا جاتا ہے۔ اگر مائکروٹیچنگ کو کمرہ جماعت کے سائز، سبق کے مواد، تدریسی وقفہ اور تدریسی عمل کی پیچیدگیوں کے اعتبار سے دیکھا جائے تو یہ ایک پیمانہ ہے جس کے ذریعہ طلبہ میں تدریسی مہارتوں کو فروغ دیا جاتا ہے۔

B.K Passi: it is a training technique which required pupil-teachers to teach a single concept using specified teaching skill to a small number of pupils in a short duration of time ".

بی۔ کے پاسی کے مطابق یہ ایک تدریسی تکنیک ہے۔ جس سے زیر تربیت معلم کسی مختص / خاص / مخصوص تدریسی مہارت کا استعمال کرتے ہوئے طلبہ کے ایک چھوٹے سے گروہ کو تھوڑے سے وقت کیلئے کسی سبق کے ایک مختصر اور مخصوص حصہ کو پڑھاتا ہے۔

According to N.K. jangira & Ajit sing : micro teaching is a training setting for the teacher where the complexities of normal classroom teaching are reduced by

1. Practicing one component skill at a time

2 .Limiting the content to a single concept

3. Reducing the size to 5-10 pupils and

4. Reducing the duration of lesson to 5-10 minuets

Jangira & Ajit singh کے مطابق خرد تدریس زیر تربیت معلم کیلئے ایک ایسی تربیتی ترکیب ہے جہاں عام کلاس روم کی تدریسی پیچیدگیوں کو درجہ ذیل طریقہ سے انجام دیا جاتا ہے۔

1) ایک وقت میں ایک ہی مہارت کی مشق کرائی جاتی ہے۔

2) مواد ایک ہی تصور تک محدود رکھا جاتا ہے۔

3) کلاس کے سائز کو کم کرکے 10۔5 طلبہ ہی رکھے جاتے ہیں۔

4) سبق کی مدت کو کم کرکے 10۔5 منٹ کر دیا جاتا ہے۔

مائکرو ٹیچنگ کی نوعیت Nature of Micro teaching

مائکروٹیچینگ کی نوعیت مندرجہ ذیل عبارت سے سمجھا جاسکتا ہے۔

1) مائکرو ٹیچنگ ایک Scale down techniques کیوں کہ اس میں طلبہ کی تعداد کافی محدود ہوتی ہے تدریس کا وقت کم کر دیا جاتا ہے اور تدریس کا مواد بھی کم رکھا جاتا ہے۔

2) مائکروٹیچنگ میں کسی ایک وقت میں ایک ہی مہارت پر مشق کیلئے زور دیا جاتا ہے اور زیر تربیت معلم اس ایک مہارت پر مشق کرنے کیلئے اپنی قابلیت صرف کرتا ہے اسے اس مہارت میں اس وقت تک مشق کرائی جاتی ہے جب تک وہ پوری طرح سیکھ نہیں لیتا۔

3) مائکروٹیچنگ میں زیر تربیت معلم کو مائکرو لیسن کے ختم ہوتے ہی فوری طور پر فیڈ بیک / تنقید / باز رسی ہے (Immediate Feedback) سوپروائزر اور ساتھیو ں کے ذریعہ دیا جاتا ہے جس سے وہ اپنی خامیوں کو جان پاتا ہے اور انہیں دور کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

4) مائکروٹیچنگ میں زیر تربیت معلم کے طلبہ ان کے ہم جماعت ساتھی ہوتے ہیں اس سے ان میں ڈر یا خوف نہیں ہوتا ہے اور وہ بیخوف ہو کر تدریس کو انجام دیتا ہے۔ وہ سوپروائزر کے ذریعہ بتائی گئی ہر ایک خامی کو دور کرنے کی کوشش کرتا ہے اور تدریسی مہارتوں کو پروان چڑھا کر تدریس کو موئثر بناتا ہے اور دھیرے دھیرے ان مہارتوں کو فطری بنالیتا ہے۔

5) مائکروٹیچنگ زیر تربیت معلم کے اندر تدریس کی مہارتوں کو فروغ دینے کا ایک بہترین وسیلہ ہے۔

6) مائکروٹیچنگ میں جو بھی معائنہ کیا جاتا ہے وہ بہت ہی معروضی ہوتا ہے کیوں کہ اس کی ویڈیو ریکارڈینگ بھی کی جاتی ہے۔

7) اس کیے ذریعہ زیر تربیت معلم کو کلاس روم ٹیچنگ میں آنے والی مشکلات سے واقف کرایا جاتا ہے اور ان مشکلات پر کیسے قابو پایا جائے یہ سکھایا جاتا ہے۔

4.4 مائکروٹیچنگ کے مراحل (phases of Micro teaching)

مائکروتدریس کے عمل میں مندرجہ ذیل تین اہم مراحل ہوتے ہیں۔

1) معلومات کے حصول کا مرحلہ (knowledge Acquisition phase)

2) اس مرحلہ میں زیر تربیت معلم مائکروتدریس اسکی مختلف مہارتوں اور ان کے اجزا کے بارے میں معلومات حاصل کرتا ہے اس کے بعد وہ استاد کے ذریعہ پیش کے گئے ماڈل ٹیچنگ کا بغور مشاہدہ کرتا ہے۔

3) مہارت کے حصول کا مرحلہ skill acquisition phase

4) اس مراحلہ میں زیر تربیت معلم بتائی گئی مختلف مہارتوں کو اپنے اندر پیدا کرنے کے لے مشق کرتا ہے۔

5) مہارت کے منتقلی کا مرحلہ skill transfer phase اس مرحلہ میں زیر تربیت معلم مائکرو تدریس کے دوران سیکھی گئی سبھی مہارت کو حقیقی کلاس میں تدریس میں استعمال کرتا ہے اور سبھی مہارتوں کو منظم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

4.5۔مائکرو تدریس کے اقدام steps of micro-teaching مائکرو تدریس میں مندرجہ ذیل اقدامات کئے جاتے ہیں۔

1) مائکرو تدریس کے بارے میں نظریاتی واقفیت: مائکرو تدریس کے عمل میں زیر تربیت معلم کو مائکرو تدریس کے مفہوم، معنی مقاصد واہمیت کے نظریاتی پہلو سے واقف کرایا جاتا ہے۔

2) کسی خاص تدریسی مہارت پر بحث و مباحثہ: اسکے تحت پہلے ایک خاص تدریسی مہارت کا انتخاب کیا جاتا ہے اور پھر اس تدریسی مہارت کے مقاصد، اہمیت و ضرورت اور اس کے مختلف اجزا کے بارے میں بحث و مباحثہ کیا جاتا ہے۔

3) مائکرو تدریس کے ماڈل سبق / پلان کی پیشکش Orientation of Micro Teaching اس میں استاد زیر تربیت معلم کے سامنے مائکرو تدریس کے سبق یا پلان کا ایک نمونہ پیش کرتا ہے سبق سے متعلق ویڈیو ٹیپ بھی دکھایا جاتا ہے جس سے وہ اس خاص مہارت کو سیکھ سکے اور اسکو internalized کر سکے۔

4) سبق کی منصوبہ بندی : Planning یہاں زیر تربیت معلم کسی ایک مہارت کو ذہن میں رکھتے ہوے اس مہارت پر مبنی ایک چھوٹا سا سبق یا منصوبہ تیار کرتا ہے۔ مختصر میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس مرحلہ میں مائکرو تدریس کے لئے منصوبہ بنایا جاتا ہے۔

5) تدریسی سیشن : Teaching session اس اقدام کے تحت تیار کے گئے مائکرو پلان یا منصوبہ بندی کو مد نظر رکھتے ہوئے سبق کی تدریس کی جاتی ہے اور زیر تربیت معلم سبق کو ایک چھوٹے گروہ یا جماعت 10-5 طلبہ کے سامنے 5 سے 10 منٹ کی مدت تک پڑھا تے ہیں ان کے اس تدریس کے برتاؤ کو ویڈیو ٹیپ کر لیا جاتا ہے اور ساتھیوں و سوپر وائزر کے ذریعہ معائنہ کیا جاتا ہے۔

6) **بازرسی / رائے / تنقید:** اس مرحلہ میں مائکرو لیسن میں پائی جانے والی خامیوں اور کمیوں پر سوپر وائزر اور ساتھیوں کے ذریعہ تنقید کی جاتی ہے تاکہ اگلے سبق میں ان خامیوں کی تلافی ہو جائے۔ اس کے تحت زیر تربیت معلم کو اس کے ذریعہ پڑھائے گئے سبق کا ویڈیو ٹیپ دکھایا جاتا ہے اور سوپر وائزر / نگراں اپنی رائے دیتا ہے اور اسکی خوبیوں کی ستائش کرتے ہوئے اسکی خامیوں کو بھی بتاتا ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ بازرسی کے ذریعہ زیر تربیت معلم کو اپنی کمیوں کو جاننے اور اس کو دور کرنے کا موقع دیا جاتا ہے

7) دوبارہ سبق کی منصوبہ بندی (Re-planning)

اس میں زیر تربیت معلم کو دوبارہ سبق کی منصوبہ بندی کا موقعہ دیا جاتا ہے اور زیر تربیت معلم سوپر وائزر سے حاصل بازرسی کی بنیاد پر دوبارہ اپنے سبق کی منصوبہ بندی کرتا ہے جس سے تدریس کے دوران وہ مہارتوں کو اور زیادہ موئثر انداز میں استعمال کر سکے۔

8) دوبارہ تدریسی سیشن: اس مرحلہ میں دوبارہ تدریس کا موقع دیا جاتا ہے تاکہ غلطیوں اور خامیوں کو دور کیا جاسکے۔

9) دوبارہ بازرسی / رائے / تنقید Re- Feedback)

اس مرحلہ میں دوبارہ تنقید کی جاتی ہے اور اگر اس مرتبہ میں مائکرو لیسن ٹھیک نہ ہو تو یہ پورا عمل تب تک دوہرایا جاتا ہے جب تک کہ زیر تربیت معلم اس مہارت پر مکمل طور سے عبور حاصل نہیں کر لیتا۔

4.6۔مائکرو تدریس کے فوائد: (Advantages of Micro-Teaching)

- مائکرو ٹیچنگ کے ذریعہ زیر تربیت معلم کے تدریسی برتاؤ اور صلاحیتوں کو نکھارا جاتا ہے۔
- مائکرو ٹیچنگ کے ذریعہ زیر تربیت معلم میں تدریسی مہارتوں کا فروغ بہتر طریقہ سے کیا جاسکتا ہے۔ اور تدریسی مہارتوں میں زیر تربیت معلم عبور حاصل کرتا ہے۔
- اس کے ذریعہ زیر تربیت معلم کو اسکی تدریسی خامیوں اور کمیوں سے واقف کرایا جاتا ہے جسے وہ دور کر کے تدریس میں خود اعتمادی حاصل کرتا ہے۔

- مائکرو ٹیچنگ کے ذریعہ زیر تربیت معلم تدریس کے دوران درپیش مسائل سے واقف ہوتے ہیں اور انھیں دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔
- مائکرو ٹیچنگ کے ذریعہ پری ۔ سروس اور ان ۔ سروس دونوں طرح کے اساتذہ میں مہارتوں کو پروان چڑھایا جاسکتا ہے اور تدریسی قابلیت پیدا کی جاسکتی ہے۔
- کم وقت میں مہارتوں پر عبور حاصل کرنے کا یہ بہت ہی آسان اور زیادہ فائدہ مند طریقہ ہے۔
- مائکرو ٹیچنگ میں زیر تربیت معلم کو فوری طور پر فیڈ بیک دیا جاتا ہے جس سے غلطیوں پر جلد سے جلد قابو پانا آسان ہوتا ہے۔

مائکرو ٹیچنگ کے وقت خیال رکھی جانے والی باتیں: مائکرو ٹیچنگ کے وقت مندرجہ ذیل باتوں پر دھیان دینا چاہیے۔

- مائکرو ٹیچنگ کے مقاصد واضح ہونے چاہیے۔
- مائکرو ٹیچینگ شروع کیے جانے سے پہلے ضروری ہے کہ اس کے بارے میں اور اسکی مختلف مہارتوں کے بارے میں زیر تربیت معلم کو مکمل طور پر بتا دیا جایے تا کہ وہ اچھی طرح اسکو ذہن نشین کر لے۔
- فیڈ بیک (بازرسی) کے وقت زیر تربیت معلم کی کمزوریوں کو مثبت انداز میں بتایا جانا چاہئے۔ ہمیشہ انکی برائی نہیں کرنی چاہئے بلکہ کچھ سرگرمیوں کی تعریف بھی کی جانی چاہئے تا کہ اسکی خود اعتمادی کو ٹھیس نہ پہونچے اور اس پر منفی اثرات مرتب نہ ہوں۔
- ایک وقت میں صرف ایک ہی مہارت کی مشق کرانی چاہئے اور اسی کے متعلق رائے دینی چاہئے جب تک اس پر عبور حاصل نہ ہو جائے اس وقت تک دوسری مہارت کی مشق نہ کرائی جائے۔
- مواد کو ایک ہی تصور تک محدود رکھا جانا چاہئے۔
- کمرہ جماعت 10-5 طلبہ پر مشتمل ہونا چاہئے۔
- سبق کا دورانیہ 5-10 منٹ کا ہونا چاہئے۔
- مشق سے پہلے زیر تربیت معلم کو مائکرو تدریس کا منصوبہ سبق بنالینا چاہئے۔ اور دوران سبق اسی کو مد نظر رکھنا چاہئے ۔

4.7 تدریسی مہارت (Teaching Skills)

مؤثر تدریس کیلئے خصوصی مہارتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک اچھا معلم ان مہارتوں کو تدریس میں استعمال کرتا ہے ۔ معلم کی تربیت کے ذریعہ ان مین خصوصی مہارتوں کو پدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ایک زیر تربیت معلم کیلئے یہ ضروری ہے کہ وہ تدریسی مہارتوں کے معنی کو سمجھے اور ان کی شناخت کرے۔

N.L. Gage (1968) "teaching skills are specific instructional activities and procedures that a teacher may use in his classroom",

ایل۔ ایل گیج کے مطابق تدریسی عمل وہ سرگرمیاں ہیں جو ایک معلم اپنے کمرہ جماعت میں تدریس کے دوران استعمال کرتا ہے۔

B.K. Passi (1967) "teaching skills are asset of related teaching acts or behaviors performed with the intention to facilitate pupils learning.

بی۔ کے پاسی کے مطابق تدریسی مہارت کا تعلق تدریسی سرگرمیوں یا کمرہ جماعت میں کیے جانے والیے ان برتاؤ سے ہے جو طلبہ کے سیکھنے کے لئے سہولت یا آسانی فراہم کرنے کے ارادے سے کی جاتی ہے۔

مندرجہ بالا تعریفوں کی بنیاد پر تدریسی مہارت کے بارے میں کہا جاسکتا ہے۔

- تدریسی مہارتوں کا تعلق تدریسی سرگرمیوں سے ہوتا ہے۔

- تدریسی مہارت طلبا کو سیکھنے میں مدد و آسانی فراہم کرتے ہیں۔
- تدریسی مہارت تعلیمی مقاصد کو حاصل کرنے میں مدد گار ہوتے ہیں۔
- تدریسی مہارتوں کا تعلق معلم کی تدریسی سرگرمیوں سے ہوتا ہے۔ تو ایک معلم اپنی تدریس میں مختلف مہارتوں کا استعمال کرتا ہے۔ یہ تدریسی مہارتیں مختلف مضامین کے معلمین میں الگ الگ ہوتی ہیں سبھی مضامین کی تدریسی مہارتوں کی پہچان سب سے پہلے ایلن اور رائے (1969) نے کی تھی۔ انہوں نے 14 تدریسی مہارتوں کا ذکر کیا ہے جو اس طرح ہیں۔

1. حرکیاتی مہارت:Stimulus Varietion)
2. تمہید یا سبق کا تعارف(Induction)
3. سبق سے قربت پیدا کرنا(Closure)
4. خاموش اور غیر زبانی اشارات(Silence non verbal cues)
5. تقویت (Reinforcement)
6. سوالات کا پوچھنا (asking Questions)
7. تحقیقی سوالات کرنا (Probing Questions)
8. ایک ہی سوال کو مختلف انداز میں کرنا(Divergent Question)
9. طلبہ کے برتاؤ کی پہچان کرنا (Attending Behaviors)
10. مثالیں پیش کرنا (Illustrating)
11. تقریر کرنا(Lecturing)
12. اعلی سطح کے سوالات (High Order Question)
13. منظم انداز میں اعادہ کرنا (Planned Repetition)
14. مواصلات کی تکمیل کرنا (Completeness)

بی کے پاسی(1976) نے بھی تدریسی مہارتوں کا مطالعہ کا اور اور انہوں نے 13 تدریسی مہارتواں کا ذکر کیا ہے جو حسب ذیل ہیں۔

۱ خصوصی مقصد کا تذکرہ(writing of behavioral objectives)
۲ سبق کا تعارف (introduction of lession)
۳ تیزی کے ساتھ سوالات پوچھنے کی مہارت(fluency of questioning)
۴ تحقیقی سوالات کی کھوج(Probing question)
۵ وضاحت(explaining)
۶ مثالوں کو استعمال کرنا(illustrating)
۷ حرکیاتی مہارت(Stimulus Variation)
۸ خاموش اور غیر زبانی اشارات(Silence and non-verbal Coues)
۹ تقویت(Reinforcement)
۱۰ طلبہ کی شمولیت کو بڑھاوا دینا(Increasing Student Participation)
۱۱ تختہ سیاہ کا استعمال(Use of Black Board)
۱۲ نئے سبق کی طرف رغبت دلانا(Achieving Closure)
۱۳ طلبہ کے برتاؤ کی نشان دہی کرنا(Attending Behavior)

اس درجہ بندی کو سمجھنے کے بعد یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ معلم ان تدریسی مہارتوں کے مفہوم بھی سمجھیں۔ چوں کے آپ سماجی علوکے معلم بنیں گے اس لئے یہاں پر سماجی علوم کی اہم تدریسی مہارتوں کو واضح کیا جارہاہے جو اس طرح ہے۔

۱ حرکی مہارت (Stimulus Variation)اس مہارت سے مراد ہے کہ معلم جان بوجھ کر تدریسی سرگرمیوں کو بدلتاہے تاکہ طلبہ کی توجہتدریسی مواد کی طرف مرکوز کی جاسکے۔ معلم اپنی سرگرمیوں کو فطری طور پر بدلتا رہتاہے جس سے طلبہ کی توجہ سبق کی طرف مرکوز ہو جاتی ہے۔

۲ سبق کا تعارف یا ابتدائی کلمات(Set Induction)اس مہارت کی ضرورت سبق کو شروع کرنے کے وقت ہوتی ہے۔ اس مہارت میں معلم طلبہ کے سابقہ معلومات کی بنیاد پر اسے تدریسی اشیاد کھا کر کہانی سنا کر مثالیں پیش کرکے یا سوال کرکے سبق کی شروعات کرتا ہے یہ مہارت سبق کی نوعیت پر مبنی ہوتی ہے اوراسی کے مطابق سبق کی تمہید باندھی جاتی ہے۔

۳ سبق کی جانب رغبت پیدا کرنا(Closure)(اس مہارت سے مراد ان سرگرمیوں سے ہے جن کے ذریعہ استاد مواد کو مختصر کرکے نئے مواد سے تعلق یا قربت قائم کرتا ہے۔ یہ مہارت تمہید کی مہارت کے ضمن (Supplementary)میں ہوتی ہے۔

۴ خاموش اور غیر زبانی اشارات(Silence and Non Verbal clues) کمرہ جماعت میں معلم زبانی گفتگو کے ساتھ غیر زبانی گفتگو مثلاً کچھ اشارات ہاؤ بھاؤ وغیرہ کا بھی استعمال کرتا ہے۔ جو طلبہ کو تدریس میں حصہ لینے کے لئے حوصلہ افزائی کرتے ہیں اور غیر پسندیدہ طرز عمل کو روکتے ہیں۔

۵ تقویت : طلبہ کی سرگرمیوں اور برتاؤ کو سراہنا اور انکے جوابات کو تسلیم کرنا وغیرہ سے طلبہ کو تدریسی سرگرمیوں میں حصہ لینے کے لئے حوصلہ افزائی ملتی ہے۔ اسکو تقویت کی مہارت کہا جاتا ہے۔

٦ سوالات پوچھنے کی تیزی(Fluency of Question) اس مہارت میں تدریس کے دوران معلم مواد سے متعلق جتنے بھی زیادہ سے زیادہ سوالات منظم طریقہ سے پوچھتا ہے اتنا ہی طلبا کو جوابات دینے کے موقع فراہم ہوتے ہیں۔

۷ تحقیقی سوالات کرنا(Probing Question) کمرہ جماعت میں تدریس کے دوران ایک معلم سوال پوچھتاہے اور طلبہ اسکا جواب نہیں دے پاتے ہیں تب معلم کچھ ایسے سوالات کرتا ہے جو پوچھے گے سوالات کے جوابات دینے میں مددگار ہوتے ہیں۔ ایسے سوالوں کے بنیاد پر پہلے پوچھے گئے سوالات کے جواب کو طلبہ ڈھونڈ سکتے ہیں اسے تحقیقی سوالات پوچھنے کی مہارت کہتے ہیں۔

۸ طلبہ کے برتاؤ کی پہچان کرنا(Attending behavior) ایک اچھا معلم یہ جاننے کی کوشش کرتا ہے کہ طلبا کون سی سرگرمیوں میں دلچسپی رکھتاہے اور کن میں نہیں ہیں وہ دلچسپ سرگرمیوں کو طلبہ کے برتاؤ اور رویہ کے بنیاد پر پہچان لیتاہے اور تدریس میں انہیں سرگرمیوں کا استعمال کرتا ہے۔

۹ مثالوں کا استعمال کرنا(Illustrating) پڑھائے جارہے مواد کو واضح کرنے کے لیئے معلم مختلف مثالیں پیش کرتا ہے۔ جس سے طلبا کو سیکھنے اور سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔

۱۰ وضاحت(Explaining) معلم جب کسی مواد کو سمجھانے کے لیئے اس کی تشریح کرتا ہے جس سے بتائی جانے والی بات باآسانی سمجھ میں آسکے تو یہ مہارت وضاحت کہلاتی ہے۔

۱۱ طلباء کی شمولیت کو فروغ دینا(Increasing Student participation) اس مہارت میں چار اجزا ہیں سوالات کا پوچھنا، حوصلہ افزائی کرنا، طلبا کے برتاؤ کی شناخت کرنا اور تدریس کے دوران کچھ باتوں کو بیچ۔ بیچ میں چھوڑا جائے جسے طلبا خود پورا کریں۔ ان اجزا سے طلبا کی تدریسی سرگرمیوں میں شمولیت بڑھتی ہے۔

۱۲ خصوصی مقاصد کا لکھنا (Writing of behaviour objectives) اس مہارت میں معلم مقاصد کی شناخت کرتا ہے مواد کا تجزیہ کرتا ہے اور سبق کے خصوصی مقاصد کو اس طرح لکھنا سکھاتا ہے جس سے ان خصوصی مقاصد کے حصول کی جانچ کی جاسکتی ہے۔

۱۳ تختہ سیاہ کے استعمال کی مہارت (Use of Black Board Skill) اس مہارت کے تحت تختہ سیاہ پر خوبصورتی کے ساتھ لکھنے اور اسکے صحیح استعمال پر زور دیا جاتا ہے۔ تدریس کے دوران اہم نکات کو لکھنے، تصویر جدول نقشہ وغیرہ کو بنانے کے لیئے تختہ سیاہ کا استعمال کیسے کیا جائے اس کو بتایا جاتا ہے۔

۱۴ کمرہ جماعت کے انتظام میں مہارت (Skill for Class Management) کمرہ جماعت میں تدریس کے دوران جو بھی سرگرمیاں کی جاتی ہیں۔ انکے اکتساب کے لئے مناسب ماحول پیدا کیا جاتا ہے۔ اس کے لئے امدادی، سماجی اور تعلیمی سرگرمیوں کا مناسب انتظام کیا جاتا ہے۔

۱۵ سمعی اور بصری آلات کا استعمال (Use of Audio- Visual Aids) اس مہارت میں سمعی اور بصری آلات کو صحیح طریقہ سے استعمال کرنا بتایا جاتا ہے۔ جس سے تدریس کو دلچسپ اور موئثر بنایا جاسکے۔ اس سے طلبہ کو سبق آسانی سے سمجھ میں آجاتا ہے اور سبق کے مقاصد کو حاصل کرنے میں مدد ملتی ہے۔

۱۶ تفویض گھر کا کام دینا (Giving Assignment) اس میں طلبہ کو اس طرح کا کام گھر پر کرنے کیلئے دیا جاتا ہے جس سے تدریس کے دوران سیکھے گئے مواد کو مضبوط کرسکے اور اس پر عبور حاصل کرسکے۔

۱۷ طلبہ کو سبق کے ساتھ لے کر چلنے کی مہارت (Skill for pacing lesson) کمرہ جماعت میں تدریس کے دوران طلبہ کی انفرادی صلاحیتوں کو ذہن میں رکھتے ہوے انھیں ساتھ لیکر چلنا اور انکی انفرادی صلاحیتوں کے مد نظر تدریس کا انتظام کیا جاتا ہے اور ان کے مطابق تدریس کی رفتار کو منظم کیا جاتا ہے۔

۱۸ اعلی سطح کے سوالات کا استعمال (Use of order Question) تدریس کے دوران اعلی سطح کے سوالات کا استعمالکیا جانا چاہیئے اس سے طلبہ میں سوچنے سمجھنے کی صلاحیت پروان چڑھتی ہے اس طرح کے سوالات کمرہ جماعت میں اعلی درجہ کا اکتسابی ماحول پیدا کرتے ہیں۔

۱۹ مختلف انداز میں سوالات کرنا (Divergent Question) تدریس کے دوران معلم کو چاہیئے کے وہ طلبہ سے مختلف قسم کے سوالات پوچھیں اور ایسے سوالات کیئے جائیں جس سے طلبہ موضوع سے متعلق مختلف چیزوں کو نئے ڈھنگ سے سیکھیں اس طرح کے سوالات سے طلبہ میں تخلیقی سوچ اور صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔

۲۰ مواصلات کی تکمیل کی مہارت (Completeness of communication) تدریس میں ہر مرحلہ پر اس مہارت کی ضرورت ہوتی ہے اسی مہارت کی بنیاد پر ایک معلم اپنی تدریس کو کامیابی کے ساتھ انجام دیتا ہے معلم جو کہنا چاہتا ہے اسے منظم اور مرتب انداز میں اسی شکل میں طلبہ تک پہنچانے کی صلاحیت معلم کے اندر ہو جیسا وہ کہنا چاہتا ہے اسے مکمل مواصلات کی مہارت کہتے ہیں۔

۲۱ منظم طور پر اعاد (Planned Repetition) یہ سب سے اہم تدریسی مہارت ہے جس کے تحت اس بات کی امید کی جاتی ہے کہ تدریس کے اختتام پر معلم اہم تدریسی نکات کا مرتب انداز میں اعادہ کرے تدریس کے معنی اور درجہ بندی کو سمجھنے کے بعد اب ہم مندرجہ ذیل مہارتوں کے بارے میں تفصیل سے پڑھیں گے۔

۱ تمہید / سبق کا تعارف کی مہارت (Introduction Skill)

۲ وضاحت کی مہارت (Explanation Skill)

۳ سوالات کی پوچھنے کی مہارت (Questioning skill)

۴ تقویت / حوصلہ افزائی کی مہارت (Reinforcement Skill)

۵ حرکی مہارت (Stimulus Variation skill)

4.7.1 تمہید / سبق کے تعارف کی مہارت (Introduction Skill) کسی بھی کام کو انجام دینے سے قبل اگر اس سے انسان متعارف ہو جاتا ہے تو اس کام کو کرنا آسان ہو جاتا ہے اسی طرح تدریسی عمل میں اگر طلبہ کو نئے سبق سے متعارف کرا دیا جائے تو سبق کی تدریس آسان ہو جاتی ہے اسی مہارت کو تمہید کہا جاتا ہے۔ اس کے لئے طلباء کو سابقہ معلومات اور نئی دی جانے والی معلومات کے درمیان ربط یا تعلق قائم کرنا ہے۔ طلباء میں سبق سے دلچسپی اور تجسس پیدا کرنا ہے۔

اس مہارت کو استعمال کرتے وقت زیر تربیت معلم کو مندرجہ ذیل باتوں کا دھیان رکھنا چاہیے۔

- آسان سوالات پوچھے جائیں جو کہ طلبہ کے سابقہ معلومات پر مبنی ہو جس سے بچے اس کا جواب دے سکیں۔
- تمہید میں پوچھے جانے والے سوالات کا اسکے مقاصد سے تعلق ہونا چاہئے۔
- سوالات میں ترتیب اور مطابقت ہونی چاہئے۔
- اس مہارت کا مقصد طلبہ میں ذہنی اور جسمانی طور پر آموزش کے لئے دلچسپی و آمدگی پیدا کرنا۔ اس مقصد کے حصول کیلئے زیر تربیت معلم مختلف سرگرمیوں کو انجام دے سکتا ہے جیسے مثال پیش کرنا، مظاہرے کے ذریعہ (ماڈل یا تصویر دکھا کر)، موضوع سے جوڑا جائے، تاریخی واقعہ سنا کر طلبہ سے سوالات پوچھ کر کہانی یا نظم وغیرہ سنا کر۔
- آلات و وسائل کا انتخاب اور استعمال طلبہ کے ذہنی و علمی سطح کے مطابق اور سبق کے مقصد کے اعتبار سے ہونا چاہئے۔
- تمہید بہت زیادہ لمبی نہیں ہونی چاہئے کیوں کی یہ تو صرف سبق کی شروعات کیلئے عمل میں لائی جاتی ہے اس کے بعد پورے سبق کی ردریس کو انجام دینا ہوتا ہے۔
- سوالات، بیانات و دیگر سرگرمیوں کیلئے دیا گیا وقت یا وقفہ معقول ہونا چاہئے۔
- معلم سبق کا تعارف موئثر طریقہ سے کرے تا کہ طلبہ میں تحریک پیدا ہو

4.7.2 وضاحت کی مہارت (Explanation skill) ایک معلم اپنی تدریس کو انجام دیتے وقت سب سے زیادہ اس مہارت کا استعمال کرتا ہے۔ اس مہارت کے ذریعہ معلم اپنے تائثرات مختلف تصورات اور تدریس کے اہم نکات کی وضاحت کرتا ہے اور مشکل چیز کو آسان اور واضح کر کے طلباء کے سامنے پیش کرتا ہے بسا اوقات طلباء مختلف تصورات، باتوں اور حقائق کو سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں ایسی صورت میں معلم ان چیزوں کی وضاحت مثالوں اور جسمانی حرکات کے ذریعہ کرتا ہے تا کہ طلباء انھیں ٹھیک طرح سے ذہن نشین کر سکیں یہ عمل وضاحت کہلاتا ہے۔ وضاحت کو مزید مؤثر بنانے کے لئے مختلف سمعی و بصری اشیاء کو استعمال کرتے ہیں وضاحت کس قدر مؤثر ہوئی اس کی جانچ کے لئے آخر میں طلباء سے متعلقہ سوالات پوچھے جاتے ہیں۔ مائکرو تدریس کے ذریعہ طلباء میں اس مہارت کو فروغ دیا جاتا ہے جس سے وہ تدریس کے وقت مشکل سے مشکل بات کو اسان انداز میں طلباء کے سامنے بیان کر سکے۔

ان مہارتوں کا استعمال مواد کو واضح کرنے کے لے جاتا ہے۔ اس میں مواد کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔ اس مہارت کو استعمال کرتے وقت زیر تربیت معلم کو مندرجہ ذیل باتوں کا توجہ دینی چاہیے۔

- وضاحت میں استعمال کی جانے والی زبان آسان، عام فہم واضح اور مناسب ہونی چاہیے۔
- کسی بھی مضمون کے معلم کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے مضمون پر مہارت رکھتا ہو اور اس موضوع کے متعلق وسیع معلومات کا حامل ہو تبھی وہ وضاحت کی مہارت میں کامیابی حاصل کر سکتا ہے ورنہ وہ تصورات کی غلط تشریح کر سکتا ہے۔

- تدریس کے ہر مرحلہ میں وضاحت کی ضرورت نہیں ہے۔ جب کوئی تصور مشکل ہو یا طلباء کسی نکتہ کو سمجھنے میں مشکل محسوس کریں تبھی وضاحت کی مہارت کا استعمال کیا جائے۔
- وضاحت کو دلچسپ اور مؤثر بنانے کے لیے ، کہانی، تصویر یا ماڈل وغیرہ کی مدد بھی لینی چاہیے اور اسے دلچسپ اور عام فہم انداز میں پیش کیا جانا چاہیے۔
- وضاحت نہ بہت زیادہ طویل اور نہ بہت زیادہ مختصر ہو۔

4.7.3 سوالات پوچھنے کی مہارت (Questioning skill) سوالات کا پوچھنا ایک عام طریقہ تدریس ہے سوالات کا استعمال کئی مقاصد سے کیا جاتا ہے۔ سوالات سے طلبہ کی دلچسپی کو بڑھایا جاتا ہے۔ سوالات طلبہ میں محرکہ توجہ اور تحریک پیدا کرنے کیلئے کئے جاتے ہیں۔

علم اور سوال ایک دوسرے کیلئے لازم وملزوم کی حیثیت رکھتے ہیں جہاں سوال نہیں ہوں گے وہاں علم محدود ہو جائے گا۔ سوال نہ صرف بیدار ذہن کی نشانی ہے بلکہ زندگی کی علامت ہے۔ سوالات کے ذریعہ طلبہ کو سرگرم رکھا جاسکتا ہے۔ تعلیم میں توضیحات کی طرح سوالات کا پوچھنا بھی ایک مہارت ہے۔ سوالات پوچھنے کی مشق کرا کر زیر تربیت معلم میں درجہ ذیل مہارتیں پیدا کی جاتی ہیں۔

سوالات کی نوعیت الگ الگ ہوتی ہے۔

تشخیصی سوالات ۔۔۔۔۔ سابقہ معلومات پر مبنی

تمہیدی سوالات ۔۔۔۔۔ سابقہ معلومات کو نئی معلومات سے جوڑنے کیلئے

تجدید سوالات ۔۔۔۔۔ دوران سبق

تحصیلی سوالات ۔۔۔۔ سبق کے اختتام پر

ان سبھی سوالات کو تین درجوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

۱ ادنی سطح کے سوالات: ایسے سوالات جو صرف طلبہ کی معلومات اور انکی سطح معلوم کرنے کیلئے کئے جاتے ہیں۔ یہ سوالات بہت مختصر اور آسان ہوتے ہیں۔ ان میں کیا، کب اور کون جیسے سوال پوچھے جاتے ہیں۔

۲ اوسط درجہ کے سوالات: اس طرح کے سوالات طلبہ کے ذہن وادراک یا معلومات سے متعلق ہوتے ہیں۔ ان میں کیوں، کیسے ، فرق کرنا، تشریح یا وضاحت کرنا وغیرہ جیسے سوالات پوچھے جاتے ہیں۔

۳ اعلی درجہ کے سوالات: یہ سوالات کی مشکل ترین شکل ہے۔ اس طرح کے سوالات سے طلبہ میں تجزیہ کرنے، جانچ کرنے اور نتیجہ اخذ کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ یہ سوالات طلبہ میں غور و فکر کرنے اور سوچنے سمجھنے کی قابلیت پروان چڑھاتی ہے اس مرحلہ میں طلبہ سے تجزیہ کرنے جانچ کرنے اور نتیجہ اخذ کرنے سے متعلق سوالات پوچھے جاتے ہیں۔

اس مہارت کو استعمال کرتے وقت زیر تربیت معلم کو مندرجہ ذیل باتوں کا دھیان رکھنا چاہیئے۔

- سوالات واضح متعین اور موزوں ہونے چاہیئے۔
- سوالات کی زبان آسان اوار قواعد کے لحاظ سے درست ہو۔
- سوالات ایسے ہوں جو فہم پیدا کرے اور انکے ذریعہ یہ تصورات نظریات اور خیالات تک رسائی ہو سکے۔
- پوچھے جانے والے سوالات کی تعداد مناسب ہو۔

4.7.4 تقویت / حوصلہ افزائی کی مہارت (Reinforcement skill)

کمرہ جماعت میں ایک معلم کے ذریعہ انجام دی گئی وہ تمام سرگرمیاں جو طلبہ کو پوچھے گئے سوالات کے جواب دینے یا سرگرمیوں میں پوری دلچسپی کے ساتھ شریک ہونے کیلئے آمادہ کرتی ہے اسے تقویت یا حوصلہ افزائی کی مہارت کہتے ہیں۔ تدریسی واکتسابی سرگرمیوں میں تیزی لانے اور انھیں موئثر طریقے سے انجام دینے کیلئے حوصلہ افزائی کی بہت ضرورت پڑتی ہے۔ معلم اس کیلئے مختلف طریقے استعمال کرتا ہے۔ دوران تدریس جب طلبہ

معلم کے پوچھے گئے سوالات کے جوابات دے دیں تو معلم کو چاہئے کہ وہ ان طلبہ کی حوصلہ افزائی کریں خواہ ان کا جواب کچھ حد تک ہی صحیح ہوں اس سے طلبہ کو حوصلہ افزائی ملتی ہے۔ اگر جواب غلط ہو تو اس کی نشان دہی بھی کی جانی چاہئے۔ اگر معلم حوصلہ افزائی یا تقویت کے مرحلہ میں ناکام ہوتا ہے تو طلبہ سوالات کے جوابات دینے یا دیگر سرگرمیوں میں دلچسپی اور رغبت کے ساتھ شرکت نہیں کرتے ہیں۔

تقویت کی دو قسمیں ہیں

ا) مثبت تقویت / حوصلہ افزائی ۲) منفی حوصلہ افزای

معلم کے ذریعہ اپنائے جانے والے وہ طریقے جس سے طلبہ میں مثبت عمل کرنے اور سرگرمیوں میں شامل ہونے کیلئے دلچسپی اور تحریک پیدا ہو اس کو مثبت حوصلہ افزائی کہا جاتا ہے۔ اس کے تحت معلم ایسا طریقہ اختیار کرتا ہے جس سے طلبہ کی سبق میں زیادہ سے زیادہ شمولیت ہو سکے۔ مثلا معلم کا کسی سوال کا صحیح جواب دینے پر طلبہ کو اچھا، شاباش، ٹھیک ہے وغیرہ کہنا یا مسکرانا مثبت انداز میں سر کو جنبش دینا یا ہاتھ سے اشارہ کرنا وغیرہ معلم کے اس عمل کا طلبہ پر مثبت اثر پڑتا ہے اور انکی حوصلہ افزائی ہوتی ہے جس سے وہ آگے بھی متحرک ہو کر سوالات کے جوابات دینے کی کوشش کرتے ہیں۔

مثبت تقویت کی دو قسمیں ہیں

a. Verbal positive Reinforcemen t مثبت لسانی تقویت

س میں معلم طلبہ کی حوصلہ مافزائی زبانی طور پر کرتا ہے بایں طور کہ وہ طلباء کے صحیح جوابات پر بہت اچھا، شاباش، ٹھیک ہے وغیرہ کہتا ہے معلم کے ان الفاظ سے پتہ چلتا ہے کہ وہ طلبہ کے احساسات و جذبات کی قدر کرتا ہے اور ان کے دیئے گئے جوابات سے اتفاق رکھتا ہے ۔

b. غیر زبانی / اشارتی تقویت

اس میں معلم زبانی طور پر بولکر حوصلہ افزائی نہیں کرتا بلکہ اشارے کی زبان میں مثلا مسکرا کر، مثبت انداز میں سر یا ہاتھ ہلا کر، صحیح جواب دینے والے طالب علم کی پیٹھ تھپتھپا کر یا اس کے جواب کو تختہ سیاہ پر لکھ کر اس کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اس سے طالب علم کو مستقبل کیلئے تقویت حاصل ہوتی ہے اور اس کے اندر تحریک پیدا ہوتی ہے۔ الغرض مثبت حوصلہ افزائی کے ذریعہ ایک معلم طلبہ کو مثبت عمل کرنے یا سرگرمیوں میں شامل ہونے کے لیے متحرک کرتا ہے۔

2 منفی تقویت / حوصلہ افزاءی۔Negative Reinforcement

معلم کے ذریعے استعمال کیا گیا ایسا طریقہ جس سے طلبہ کو منفی عمل کرنے اور منفی سرگرمیوں میں شامل ہونے سے روکا جا سکے۔ اس کے تحت معلم ایسے طریقے اختیار کرتا ہے جس سے طلبہ منفی سرگرمیوں کو چھوڑ کر سبق میں زیادہ سے زیادہ شامل ہوں۔

اس کے ضمن میں معلم کے وہ تمام اعمال یا حرکات و سکنات آتے ہیں جن کے ذریعہ وہ طلبہ کی نفی کرتے ہیں یا انکے جوابات کو رد کرتے ہیں مثلاً غصہ کرنا، منفی انداز میں سر کو ہلانا، معلم کے اس عمل کا طلباء پر اس طرح اثر پڑتا ہے کہ وہ آئندہ منفی سرگرمیوں میں شامل نہیں ہوتا ہے اور تعلیمی سرگرمی میں متحرک ہو جاتا ہے

منفی تقویت کی بھی دو قسمیں ہیں

ا زبانی طور پر کی جانی والی منفی حوصلہ افزائیVerbal negative Reinforcement

اس میں معلم طلباء کے غلط اور غیر معقول جواب دینے یا سرگرمیوں میں شامل ہونے پر زبانی طور پر منفی تقویت دیتا ہے جس سے طلباء دوبارہ ایسا عمل نہ کریں اور ایسی سرگرمیوں میں شامل نہ ہوں۔ مثلاً معلم یہ کہے ! نہیں ایسا نہیں

ہے، غلط ہے، صحیح بولیئے، سوچ کر بولئے وغیرہ معلم کے ان الفاظ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ طلباء کی منفی سرگرمیوں اور ان کے دیئے گئے جواب اور تصورات سے متفق نہیں ہے۔

۲ غیر زبانی طور پر کی جانے والی منفی حوصلہ افزائی:Non Verbal negative Reinforcement

اس میں معلم الفاظ کا استعمال کئے بغیر طلباء کو منفی تقویت فراہم کرتا ہے مثلاً پیر زمین پر مارنا، تیز چلنا، منفی طور پر سر یا ہاتھ سے اشارہ کرنا، گھور کر دیکھنا وغیرہ، ان حرکات و سکنات کے ذریعہ معلم طلبہ کے سامنے یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ وہ انکی منفی سرگرمیوں یا انکے دئے گئے جوابات سے اتفاق نہیں رکھتا ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ طلباء کو منفی سرگرمیوں میں شامل ہونے سے روکنے کے لئے منفی تقویت کا استعمال کیا جاتا ہے۔ معلم کے لئے ضروری ہے کہ وہ تقویت یا حوصلہ افزائی کو خواہ وہ مثبت ہو منفی مؤثر بنانے کے لئے درجہ ذیل باتوں کا خیال رکھے۔

- معلم کو تقویت یا حوصلہ افزائی کے چند الفاظ کو مختص نہیں کرلینا چاہئے مثلاً ٹھیک ہے، اچھا یا شاباش وغیرہ۔ کیونکہ طلباء اس کے عادی ہو جاتے ہیں اور معلم کی جانب توجہ نہیں دیتے جس سے تقویت کا فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ اس لئے معلم کو چاہئے کہ وہ تقویت کیلئے نئے نئے الفاظ یا مختلف طریقوں کا استعمال کرے۔
- معلم کو چاہئے کہ وہ صرف صحیح جواب دینے والے طلبہ کی ہی حوصلہ افزائی نہ کریں بلکہ زیادہ سے زیادہ طلبہ کی حوصلہ افزائی کر کے سبق میں ان کو شامل کریں کیونکہ صرف چند طلبہ کی شمولیت سے سبق کو مؤثر نہیں بنایا جاسکتا ہے۔
- کسی بھی شئے کی اہمیت اسی وقت باقی رہتی ہے جبکہ اس کا استعمال کم سے کم کیا جائے ٹھیک اسی طرح حوصلہ افزائی کی اہمیت کی بقاء کیلئے ضروری ہے کہ اس کا استعمال زیادہ نہ کیا جائے ورنہ یہ محسوس ہونے لگتا ہے کہ معلم بناوٹی طور پر ایسا کر رہا ہے اور اس سے منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں

4.7.5 حرکی مہارت کی تبدیلی Stimulus Variation Skill

تدریسی عمل میں اس مہارت کو ایک اہم مقام حاصل ہے۔ اس کے ذریعہ معلم طلبہ کی توجہ سبق کی جانب مبذول کرتا ہے۔ یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ تدریس اسی وقت کامیاب ہوگی جب کہ معلم طلباء کی توجہ سبق کی جانب مبذول کرائے اس مقصد کے تحت وہ کبھی اپنی جگہ سے چل کر تختہ سیاہ کے قریب آتا ہے کبھی طلباء کے درمیان جاکر ان سے سوالات کرتا ہے کبھی ہاتھ کے اشارے سے کچھ کہتا ہے تو کبھی چہرے پر مختلف نقوش واحساسات کا اظہار کرکے کبھی طلبہ کو توجہ دینے یا اہم نکات کو دیکھنے کو کہتا ہے، کبھی سوالات کے جوابات دیتا ہے، کبی کوئی تصویر یا ماڈل دکھا کر وضاحت کرتا ہے۔ اس طرح مختلف حرکات و سکنات کے ذریعہ طلباء کی توجہ سبق کی طرف مرکوز کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اسی مہارت کو حرکی مہارت کہا جاتا ہے۔ اس مہارت میں معلم کے چہرے کے تاثرات، حرکات و سکنات اور لب ولہجہ تدریس میں نئی جان ڈال دیتے ہیں جس سے طلباء میں بے زاری نہیں ہوتی، کمرہ جماعت میں تعلیمی مقاصد کے حصول کیلئے معلم کی جسمانی حرکات محرکہ کا کام کرتی ہے۔

حرکات وسکنات کے مہارت کے درجہ ذیل اجزاء ہیں

ا: حرکات Movement

کوئی انسان جب ایک چیز کو بار بار ایک ہی حالت میں دیکھتا ہے تو وہ اکتا جاتا ہے اور اس کی توجہ شئ مذکور سے ہٹ جاتی ہے ٹھیک ایسا ہی معلم اور طلبہ کے درمیان ہوتا ہے یعنی اگر معلم تدریس کے دوران ایک ہی حالت میں زیادہ دیر تک ایک ہی جگہ کھڑا رہتا ہے تو تھوڑے وقفہ کے بعد طلباء کی توجہ ان سے ہٹ جاتی ہے اور وہ ادھر ادھر دیکھنے لگتے ہیں یا آپس میں باتیں کرنے لگتے ہیں لیکن اگر معلم درمیان میں حرکت کرتا ہے اور ضرورت کے مطابق ہاتھ یا سر ہلاتا ہے اور اپنی جگہ تبدیل کرتا رہتا ہے تو طلبہ کی توجہ اس کی طرف سے لگتی رہتی ہے اس لئے دوران تدریس معلم کیلئے حرکات کا استعمال بھی ضروری ہے

2: چہرے کے نقوش Gesturing

ایک معلم کو چاہیئے کہ وہ تدریس کے مواد کے موافق چہرے کے نقوش کا استعمال کرے جیسے کسی کہانی میں خوشی یا غم کی کوئی بات ہے تو چہرے کے نقوش ویسے ہی آنے چاہیئے کیونکہ جب کہانی کے اعتبار سے چہرے کے تاثرات شامل ہوں گے تو کہانی مؤثر ہوگی اور طلبہ کے اندر اس سے تحریک پیدا ہوگی۔

3) طریقہ درس Speechpattern

معلم اگر دوران درس چہرے کے نقوش ظاہر نہ بھی کرے تو بھی وہ طلبہ کو بہت سارے تصورات با آسانی سمجھا سکتا ہے اس طور پر کہ وہ اپنے آواز کے زیر و بم کا استعمال کرے دوران درس ان الفاظ پر زور دے جن کے معنی میں گہرائی و گیرائی ہو اور ساتھ ہی ساتھ آواز میں تبدیلی بھی لانی چاہیئے درس کے دوران معلم کے بولنے میں کئی طرح سے تبدیلی ہو سکتی ہے جیسے اونچی آواز، دھیمی آواز کسی لفظ پر دباؤ ڈالنا وغیرہ معلم کو وقت ضرورت اس کا استعمال کرنا چاہیئے۔ یہ فن زبانی طور پر سمجھایا نہیں جاسکتا ہے اسے دیکھ کر سمجھنا آسان اور مؤثر ہوتا ہے کیونکہ انسان بہت ساری باتیں دیکھ کر زیادہ مؤثر انداز میں سیکھ سکتا ہے بہ نسبت پڑھنے کے۔

۴) فوکسنگ focusing

جب طلبہ کی توجہ سبق کے کسی خاص نکتہ کی طرف مبذول کرنا ہو تب اس تکنیک کا استعمال کیا جاتا ہے تاکہ سبق کی وضاحت اچھی طرح سمجھ میں آجائے ان نکات پر توجہ دئے بغیر اگر سبق کو جاری رکھا جائے تو سبق کی تفہیم مشکل ہو جائے گی۔ اس میں زبانی جملہ کا استعمال کیا جاتا ہے مثلاً معلم کہتا ہے کی ادھر دھیان دیں، اس تصویر کو بغور دیکھیں تو اس سے مراد طلبہ کی توجہ کو ان مخصوص نکات پر مرکوز کرنا ہے۔ جب معلم کسی تصویر یا کسی نقش پر پوائنٹر رکھکر کچھ بتاتا ہے تو سبھی طلبہ کی توجہ اسی نکتہ پر رہتی ہے اس حرکی مہارت کو فوکسنگ کہا جاتا ہے۔

۵) طرز گفتگو Intraction style

جب دو یا دو سے زیادہ افراد زبانی بات چیت کرتے ہیں تو اسے گفتگو کہتے ہیں کمرۂ جماعت میں مختلف طریقے سے گفتگو ہوتی ہے اس میں حتی الامکان یہ کوشش کیجاتی ہے کہ تمام طلباء کی شمولیت ہو اور معلم کمرۂ جماعت میں ایسا ماحول پیدا کرتا ہے کہ تمام طلبہ کا تعاون حاصل ہو سکے اس کی تدریس مؤثر تدریس بنے نہ کہ صرف ایک تقریر بن کر رہ جائے۔

۶) وقفہ: Pausing

گفتگو کے دوران ساکت ہو جانے کو وقفہ کہا جاتا ہے۔ تعلیمی عمل میں جب معلم کمرۂ جماعت میں بولتے بولتے رک جائے تاکہ طلبہ کی توجہ اس کی طرف مرکوز ہو اس عمل کو وقفہ کہا جاتا ہے۔ اگر معلم خود ہی بولتا رہے اور طلبہ کو کچھ کہنے یا پوچھنے کا موقع نہ دے تو طلبہ کی دلچسپی ختم ہو جاتی ہے اور بے دلی کے ساتھ سبق کو سنتے ہیں۔ اگر کبھی لمبا جملہ بولنا ہو تو معلم کو چاہیئے کی بیچ بیچ میں رک کر طلبہ کی توجہ اپنی طرف مرکوز کرائے، سوالات وغیرہ پوچھے تو اور بھی بہتر اور مؤثر تدریس ہوگی۔ جس طرح کہانی سنانے والا درمیان میں رک کر لوگوں کو تجسس میں ڈال دیتا ہے ویسے ہی ایک معلم کو بھی کرنا چاہیئے۔

۷ حرکی و حسی نکات کی تبدیلی Change in the Senory Focus

دوران تدریس معلم مختلف سرگرمیوں کو انجام دیتا ہے کبھی تجربہ کر کے دیکھاتا ہے، کبی تصویر نقشہ یا ماڈل دیکھاتا ہے تو کبھی تختۂ سیاہ پر کچھ لکھ کر دکھاتا ہے یہ سرگرمیاں جس میں معلم سبق کی وضاحت کے ساتھ ساتھ تصاویر، نقشے دکھاتا ہے یا تجربہ کر کے دکھاتا ہے انہیں حرکی و حسی نکات کی تبدیلی کہا جاتا ہے۔

زیر تربیت معلم جب اس کا استعمال کمرۂ جماعت میں کرے تو درج ذیل باتوں کا خیال رکھے:

۱ وقت ضرورت اس کا استعمال کرنا چاہیئے اس کی زیادتی تدریس میں خلل کا باعث بن سکتی ہے۔

۲ اس مہارت کی مشق اس طور پر کرائی جائے کہ جب معلم کمرۂ جماعت میں اس کا استعمال کرے تو یہ بناوٹی نہ لگے۔

۳ جیسا مواد مضمون ہو ویسے ہی حرکات کا استعمال کیا جائے اور چہرے کے نقوش بھی مواد کے مطابق ہونا چاہیئے۔

۴ کمرۂ جماعت میں معلم کو ایسا ماحول پیدا کرنا چاہیئے کہ سبھی طلبہ اس میں شریک ہو سکیں۔

4.8 نمونہ مائکرو ٹیچنگ منصوبہ سبق (Micro-Teaching Lesson Plan)-I

مہارت کا نام (Name of the skill)

سبق کا تعارف / تمہید (Introducing a lesson)

نام معلم طالب علم (Name of student teacher)-----------------

تاریخ (Date)--------------

درجہ / جماعت (Class)-------------

وقت / مدت (Duration) منٹ---------------

مضمون (Subject)--

موضوع / عنوان (Topic)---

مہارت کے اجزاء (Skill Components)

۱۔ ہر سوال اور بیان کا طلبہ کے سابقہ علم سے تعلق ہونا چاہئے۔

۲۔ جملوں اور سوالات کا ربط / تعلق سبق اور اس کے مقاصد جڑا ہونا چاہئے۔

۳۔ خیالات، سوچ، سوالات اور جملوں میں ترتیب، مطابقت اور تسلسل ہونا چاہئے۔

۴۔ آلات و وسائل کا انتخاب اور استعمال طلبہ کی سطح کی موافق اور سبق کے مقاصد کے اعتبار سے ہونا چاہئے۔

۵۔ سوالات، بیانات و سرگرمیوں کے لئے لیا گیا وقفہ معقول اور مکمل ہو۔

۶۔ طلبہ کی توجہ مرکوز ہو اور دلچسپی برقرار رہے۔

۷۔ طلبہ میں تحریک پیدا کرنے کی صلاحیت ہو۔

۸۔ معلم میں جوش اور ذاق و شوق ہو۔

نمبر شمار:	زیر تربیت معلم کا طرز عمل / سرگرمی	طلبہ کا طرز عمل	استعمال میں لائے گئے اجزا
۱			
۲			
۳			
۴			
۵			
۶		غیر تسلی بخش جواب	

موضوع کا اعلان(Statement of the topic)

Observation Schedule cum Rating Scale for the skill of introducing a lesson

مہارت کا نام۔Name of the skil -----------------------

سبق کا تعارف۔Introducing a lesson --------------------

نام معلم طلبہ(Name of student teacher)-------------

تاریخ(Date) --------------

درجہ/جماعت(Class) --------------

وقت/مدت(Duration) --------------

مضمون(Subject) --------------

موضوع/عنوان(Topic)---

نمبر شمار	مہارت کے اجزا(Skill Components)	1	2	3	4	5
۱	سوالات اور بیان کا تعلق طلبہ کی سابقہ معلومات سے ہو۔	1				
۲	جملوں اور سوالات کا تعلق سبق اور اس کے مقاصد سے جڑا ہو۔	1				
۴	آلات ووسائل کا انتخاب اور استعمال طلبہ کی سطح کے موافق اور سبق کے مقاصد کے اعتبار سے ہو۔	1				
۵	سوالات، بیانات و سرگرمیوں کے لئے لیا گیا وقفہ معقول اور مکمل ہو۔	1				
۶	طلبہ کی توجہ مرکوز ہو اور دلچسپی برقرار رہے۔	1				
۷	طلبہ میں تحریک پیدا کرنے کی صلاحیت ہو۔	1				
۸	معلم میں جوش اور ذوق وشوق ہو۔	1				

۱۔ انتہائی کمزور ۲۔ کمزور ۳۔ اوسط ۴۔ اچھا ۵۔ بہت اچھا

مشاہدہ کار کا دستخط مع نام و رول نمبر

دستخط نگراں

4.9 نمونہ مائکروٹیچنگ منصوبہ سبق Micro-Teaching Lesson Plan(II)

مہارت کا نام (Name of the skill)

سبق کا تعارف / تمہید (Introducing a lesson)

نام معلم طلبہ (Name of student teacher) ------------------------------

تاریخ (Date) -------------------

درجہ / جماعت (Class) -------------------

وقت / مدت (Duration) ------------------

مضمون (Subject) --

موضوع / عنوان (Topic) --

مہارت کے اجزا (Skill Components)

۱۔ سوالات واضح، متعین اور موزوں ہوں

۲۔ سوالات کی زبان قواعد کے لحاظ سے درست ہوں۔

۳۔ سوالات دلچسپی پیدا کرنے والے اور سوچنے پر مجبور کرنے والے ہوں

۴۔ سوالات خیالات کے تسلسل کی ضمانت دیں۔

۵۔ سوالات مشاہدہ اور فہم پیدا کرنے والے ہوں۔

۶۔ سوالات کے ذریعہ تصورات، نظریات اور خیالات تک رسائی ہو سکے۔

۷۔ سوالات اشیاء اعمال کے درمیان تعلق / رشتہ کو سمجھنے میں معاون ہوں

۸۔ سوالات کی تعداد معقول ہو۔

۹۔ سوالات ایسے ہوں کہ تمام طلبہ دلچسپی کے ساتھ شامل ہوں۔

۱۰۔ طلبہ کی فہم کا درست اندازہ لگانے میں معاون ہوں۔

نمبر شمار:	زیر تربیت معلم کا طرز عمل / سرگرمی	طلبہ کا طرز عمل	استعمال میں لائے گئے اجزا
۱			
۲			
۳			
۴			
۵			
۶			
۷			
۸			

Observation Schedule cum Rating Scale for the skill of introducing a lesson

مہارت کا نام(Name of the skill) ----------------

سبق کا تعارف / تمہید(Introducing a lesson) ----------------

نام معلم طلبہ(Name of student teacher ----------------

تاریخ(Date) ----------------

درجہ / جماعت(Class) ----------------

وقت / مدت(Duration) ----------------

مضمون(Subject) ----------------

موضوع / عنوان(Topic) --

نمبر شمار	مہارت کے اجزا	۱	۲	۳	۴	۵
۱	سوالات کا موضوع سے متعلق ہونا					
۲	سوالات پوچھنے کی رفتار					
۳	آواز					
۴	سوالات کی تقسیم					
۵	پیہم / یکے بعد دیگرے سوالات کرنا					
۶	سوالات پوچھنے کا انداز					
۷	سوالات کی تعداد					
۸	سوالات کی سطح					
۹	سوالات کی زبان / قواعد کا لحاظ					

۱۔ انتہائی کمزور ۲۔ کمزور ۳۔ اوسط ۴۔ اچھا ۵۔ بہت اچھا

مشاہدہ کار کا دستخط مع نام و رول نمبر

دستخط نگراں

4.10 مائکرو ٹیچنگ اور کلاس روم ٹیچنگ میں فرق

(Difference between Micto Teaching & Class Teaching)

کلاس روم ٹیچنگ	مائکرو ٹیچنگ	نمبر شمار
کلاس روم ٹیچنگ کا مقصد طلبہ کا تدریس کے ذریعہ سبق میں عبور حاصل کرنا ہے	اس کا مقصد زیر تربیت معلم میں مشق کے ذریعہ مہارتوں کو پیدا کرنا ہے	۱
طلبہ کی تعداد زیادہ ہوتی ہے	طلبہ کی تعداد کو کم کر دیا جاتا ہے کلاس سائز کو کم کر کے ۵ تا ۱۰ طلبہ رکھے جاتے ہیں	۲
اس میں تعلیمی وسائل کا استعمال، سوالات پوچھنا وغیرہ، تدریس کے دوران مختلف مہارتوں کا استعمال کیا جاتا ہے	ایک وقت میں ایک ہی مہارت کی مشق کرائی جاتی ہے	۳
تدیس کے دوران کسی بھی موضوع کے عنوان اور اس سے متعلق سبھی باتوں کو بتایا جاتا ہے	مواد کو ایک ہی تصور تک محدود رکھا جاتا ہے	۴
۴منٹ کا ہوتا ہے	اس میں وقت کی تحدید ہوتی ہے اور سبق کے وقفہ کو کم کر کے ۵ تا ۱۰ منٹ رکھا جاتا ہے	۵
تدریس آسان نہیں ہوتی ہے کیوں کہ طلبہ کی تعداد زیادہ ہوتی ہے اس لئے اک قسم کا دباؤ ہوتا ہے	یہ ایک آسان تدریس ہے اس میں کسی طرح کا کوئی دباؤ نہیں ہوتا ہے۔	۶
اس میں معلم سے اگر کسی طرح کی غلطی ہوتی ہے تو اسے معلوم نہیں ہوتا اور نہ ہی اسے کوئی بتانے والا ہوتا ہے	اس میں زیر تربیت معلم کو تدریس کے دوران ہونے والی غلطیوں سے واقف کرایا جاتا ہے اور انھیں اصلاح کرنے کا موقع فراہم کیا جاتا ہے۔	۷
اس میں کوئی سوپر وائزر نہیں ہوتا جو معلم کی کارکردگی پر نظر رکھے	اس تدریس میں سوپر وائزر زیر تربیت معلم کی تدریس کی نگرانی کرتا ہے۔	۸
حقیقی کلاس روم ہوتا ہے اور طلبہ معلم سے تعلیم حاصل کر رہے ہوتے ہیں	اس میں حقیقی کلاس نہیں ہوتا ہے بلکہ طلبہ کا کردار ساتھی زیر تربیت معلم ادا کرتے ہیں۔	۹
اس میں زیادہ محنت کی ضرورت ہوتی ہے	اس میں زیادہ وقت درکار نہیں ہوتا ہے	۱۰
اس میں تعین قدر کو زیادہ اہمیت نہیں دی جاتی ہے۔	اس میں سوپر وائزر اور ساتھی زیر تربیت معلم تدریسی عمل کا تعین قدر کرتے ہیں	۱۱
اس میں کئی مہارتوں کو ایک ہی وقت میں استعمال کیا جاتا ہے۔	اس میں چند مہارتوں کو سکھانے کا موقع دیا جاتا ہے اور ایک وقت میں ایک ہی مہارت کو سکھانے پر زور دیا جاتا ہے۔	۱۲
اکتساب کی زیادہ اہمیت ہوتی ہے۔	اکتساب پر زیادہ اہمیت نہیں دی جاتی ہے	۱۳
اس میں معلم جب سبق پڑھاتا	اس میں مشق کے ذریعہ زیر تربیت معلم کی تربیت خاصؒ ہوتی	۱۴

	ہے۔	ہے اس وقت سبق کو سننے والے طلباء ہی تربیت پاتے ہیں۔
۱۵	کلاس میں نظم وضبط کا مسئلہ نہیں ہوتا۔	طلباء کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے نظم وضبط کا مسئلہ ہوتا ہے۔

4.11 سالانہ منصوبہ Year Plan

روز مرّہ کی زندگی میں انسان جب کسی بھی کام کو کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اسکے لئے منصوبہ سازی کرتا ہے اور منظم انداز میں اس کام کو انجام دیتا ہے۔ اس سے اس عمل میں کامیابی کے امکانات روشن ہوتے ہیں ٹھیک اسی طرح جب ایک معلم تدریسی عمل کو انجام دینے کا اراادہ کرے تو اس کیلئے ضروری ہے کہ وہ اس کی منصوبہ بندی کرلے تا کہ سبق اثر انداز ہو اور طلبہ کو اس کا بھر پور فائدہ حاصل ہو۔ سبق کی منصوبہ بندی سے معلم کا کام آسان ہو جاتا ہے اور وہ بہ آسانی اپنی بات کو کم وقت میں طلبہ کو سمجھا سکتا ہے۔ ایک معلم کو منصوبہ بندی کی تمام مہارتوں اور قسموں سے واقف ہونا ضروری ہے تا کہ وہ اس کا موئثر انداز میں استعمال کر سکے۔

دنیا کا ہر ادارے اور ہر تنظیم کا یہ دستور ہے کہ وہ سال میں کم از کم ایک مرتبہ اپنے کاموں کا جائزہ لیتا ہے اور سال آئندہ کیلئے اپنا لائحہ عمل تیار کرتا ہے تا کہ وہ بآسانی اپنے کام کو انجام دے سکے اسی طرح اسکول میں جب تعلیمی سال کا آغاز ہوتا ہے تو پرنسپل تمام اساتذہ کے ساتھ میٹنگ کرتا ہے جس میں وہ تمام اساتذہ کے متعلقہ مضامین کو انکے حوالے کر دیتا ہے اور ان سے اپنے مضامین سے متعلق سالانہ منصوبہ بندی کیلئے کہا جاتا ہے۔ معلم اپنے منصوبہ میں یہ خاکہ بناتا ہے کہ پورے سال میں کیا پڑھنا ہے، کن کن مہارتوں اور اقدار کو فراغ دینا ہے، کن سرگرمیوں کو انجام دینا ہے۔ اس منصوبہ میں مضمون کے مقاصد، طریقۂ تدریس، وسائل اور خارجی سرگرمیوں کے ساتھ پورے سال میں اس مضمون کو مکمل کرنے کیلئے کتنے وقفے درکار ہیں اس کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

سالانہ منصوبہ سے معلم کا کام نہ صرف آسان ہو جاتا ہے، بلکہ مرتب انداز میں تکمیل نصاب میں مدد حاصل ہوتی ہے۔

کسی بھی کام کے آغاز میں اگر اس کے مقاصد اور نظام الاوقات طے کر دیئے جائیں تو اس میں ناکامی کے امکانات کم سے کم ہوتے ہیں اسی طرح تعلیمی سال کے آغاز میں ہی اگر معلم کو یہ معلوم ہو جائے کہ انہیں اپنے مضمون کو مکمل کرنے کیلئے کن اسباق کو کن اوقات یا کس مہینے میں پڑھانا ہے اور سبق کو موئثر انداز میں پیش کرنے کیلئے کن وسائل کا سہارا لینا ہے اور ان اسباق کے مقاصد کیا ہیں اور کن سرگرمیوں کو دوران سبق انجام دینا ہے جس میں بلا تفریق تمام طلبہ شامل ہو سکیں تو اس سے طلبہ و اساتذہ کا کام آسان ہو جاتا ہے اسی مقصد کے تحت سال کے آغاز میں ایک معلم جو منصوبہ سازی کرتا ہے یا ایک خاکہ بناتا ہے اسے سالانہ منصوبہ کہا جاتا ہے۔ سلانہ منصوبہ بندی سے مراد وہ تمام نصابی و ہم نصابی سرگرمیاں ہیں جو ایک تعلیمی سال کے دوران انجام دیجانے والی ہیں۔ الغرض سالانہ منصوبہ ایک لائحہ عمل ہے جس کو معلم پورے سال میں منظم طریقے سے انجام دیئے جانے والے کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کیلئے سال کے آغاز میں ہی تیار کرلیتا ہے۔ سالانہ منصوبہ بندی اسکول یا مدرسہ کے تعلیمی نظام کو صحیح طور پر چلانے اور نظام الاوقات کو مدنظر رکھتے ہوئے تکمیل تک پہنچانے کیلئے نہایت ضروری ہے۔

تدریس کی منصوبہ بندی کی دو قسمیں ہیں۔

۱ طویل مدتی تدریسی منصوبہ بندی: اس میں سالانہ (year plan) اور ماہانہ (Monthly plan) منصوبے آتے ہیں۔

2 مختصر مدتی تدریسی منصوبہ: اس میں ہفتہ بھر (weekly plan) اور روزانہ (Daily plan) کی منصوبہ بندی آتی ہے۔

سالانہ منصوبہ بندی کے ذریعہ معلم ایک نظر میں سال بھر کے نصاب کا جائزہ لے سکتا ہے۔ اس کی بنیاد پر یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ سال بھر کیلئے مقرر کئے گئے نصاب کے مقاصد کس حد تک حاصل ہو رہے ہیں۔ ماہانہ منصوبہ بندی معلم کو ہر مہینہ اپنی تدریس کی رفتار کا معائنہ کرنے میں مدد کرتی ہے۔

سالانہ منصوبہ میں تمام جماعتوں کے سارے مضامین کے نصاب کی بروقت تکمیل کی منصوبہ بندی کی جاتی ہے منصوبہ میں ہم نصابی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ ہم نصابی سرگرمیوں کو بھی جماعت / مضمون وار شامل کیا جاتا ہے منصوبہ ایک خاکہ ہوتا ہے جس میں ان چیزوں کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہوتا ہے کہ پورے سال میں کیا پڑھنا ہے کن کن مہارتوں اور اقدار کو فروغ دینا ہے اور ان تمام سرگرمیوں کو کتنے مہینوں اور دنوں میں مکمل کرنا ہے اس طرح کے منصوبوں کے ذریعہ معلم کو تدریس میں رہنمائی ملتی ہے اور منظم انداز میں نصاب پایۂ تکمیل کو پہنچاتا ہے۔

سالانہ منصوبہ کی تیاری میں حسب ذیل نکات کو پیش نظر رکھا جاتا ہے۔

۱ سالانہ ایام کار کی تعداد۔

۲ تعلیمی سال میں تکمیل ہونے والی اکائیوں کی تعداد۔

۳ پورے سال میں دستیاب پریڈس (وقفوں) کی تعداد۔

۴ خارجی سرگرمیوں و امتحان کیلئے مختص ایام کی تعداد۔

۵ ہر ماہ مکمل ہونے والی اکائیوں کی تعداد۔

۶ تعلیمی مقاصد کی تفصیل۔

۷ تدریس کیلئے دستیاب تعلیمی وسائل، مدرسین، آلات تعلیمی نشستیں وغیرہ اور کمی بیشی کا تخمینہ۔

۸ مختلف جانچ و امتحانات کی تواریخ۔

۹ مختلف ہم نصابی سرگرمیوں کی تواریخ

4.12 سالانہ منصوبہ کے مراحل Steps in making the year plan

سالانہ منصوبہ کی تیاری میں مندرجہ ذیل باتوں کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے۔

۱ مواد مضمون بہت لمبا نہ ہو بلکہ اس کو چھوٹی اکائی میں تقسیم کیا جائے

۲ ہر سبق کی تدریس کا مقصد ہوتا ہے لہذا مقاصد کی تعین بھی ضروری ہے

۳ ہر یونٹ کی تدریس کیلئے صحیح طور پر اوقات کا تعین کرنا اور ساتھ ہی ساتھ انھیں گھنٹوں / وقفوں کی شکل میں تقسیم بھی کرنا۔

۴ تدریسی و اکتسابی مقاصد کے حصول کیلئے متعین کردہ اوقات کا پورا حساب رکھنا

۵ ہم نصابی سرگرمیوں کو بھی سالانہ منصوبہ میں شامل کرنا مثلاً Language Lab پروجیکٹ ورک وغیرہ کو بھی شامل کیا جائے۔

4.13 سالانہ منصوبہ کی اہمیت: Importance of the year plan

سالانہ منصوبہ بندی کی اہمیت مندرجہ ذیل ہے۔

- سالانہ منصوبہ پورے سال کے کام کی منصفانہ تقسیم میں معلم کی مدد کرتا ہے۔
- پورے سال کیلئے ایک مخصوص رفتار فراہم کرتا ہے۔
- معلم کو سالانہ منصوبے کی وجہ سے جماعت کی تدریس کی تیاری میں آسانی ہوتی ہے۔

- سالانہ منصوبے کے ذریعہ معلم واقف ہوتا ہے کہ ہر ماہ مضمون میں کتنا کام انجام دیا گیا۔
- معلم کو سالانہ منصوبے کی وجہ سے تدریسی واکتسابی سرگرمیوں کو منظم کرنے اور کامیاب و بہتر طریقے سے انجام دینے میں مدد ملتی ہے۔
- سالانہ منصوبے کے ذریعہ معلم وقت کو اچھی طرح مرتب کرتا ہے۔

4.14 سالانہ منصوبے کے فوائد:Advantages of a year plan

سالانہ منصوبے کے حسب ذیل فوائد ہیں۔

- تدریسی مقاصد کے حصول میں معاون ہوتی ہے۔
- وقت متعینہ پر نصاب کی تکمیل میں مدد کرتی ہے۔
- معلم تدریسی فرائض کو منظم طریقے سے انجام دے سکتا ہے۔
- وقت کی تنظیم اچھی طرح ہو پاتی ہے۔
- نصاب کی تکمیل آسانی سے ہو جاتی ہے۔
- تدریس کے ساتھ دیگر سرگرمیوں کیلئے وقت کی تعین کی جاسکتی ہے۔
- تدریسی عمل منظم طور پر پایۂ تکمیل تک پہنچتا ہے۔
- تدریسی عمل کو انجام دینے میں آسانی ہوتی ہے۔

4.15 سالانہ تعلیمی منصوبہ کا نمونہ

جماعت: ہشتم　　مضمون: سماجی علوم

مہینہ	مارچ۔اپریل	مئی،جون	جولائی۔اگست	ستمبر۔اکتوبر	نومبر۔دسمبر	جنوری۔فروری	وقفوں کی تعداد
تاریخ							
جغرافیہ							
شہریت							
معاشیات							
وسائل: معلم کے تدریسی آلات							
تدریسی سرگرمیاں							
ہم نصابی سرگرمیاں							
خصوصی سرگرمیاں							

سالانہ تعلیمی منصوبہ کا نمونہ 2018ء

مضمون/مہینہ	مارچ-اپریل	مئی-جون	جولائی-اگست	ستمبر-اکتوبر	نومبر-دسمبر	جنوری-فروری	وقفوں کی تعداد
ریاضی							
سماجی علوم							
انگلش							
ہندی							
سائنس							
صحت اور جسمانی تعلیم							

4.16 اکائی منصوبہ Unit Plan

تعارف: کسی مضمون کے وسیع حصے کو اکائی کہا جاتا ہے جس میں کسی عنوان کے تحت آنے والے مکمل مواد شامل ہوتے ہیں۔ اکائی منصوبے میں چھوٹے چھوٹے ذیلی اکائیوں میں مکمل نصاب کو تقسیم کیا جاتا ہے اور اس ذیلی اکائی میں یکساں معلومات کا مجموعہ فراہم کیا جاتا ہے اور ایک طرح کا اکتسابی سرگرمیوں اور تجربات کا سلسلہ ہوتا ہے جن کو عنوانات کی تقسیم کیلئے تیار کیا جاتا ہے۔

اکائی منصوبہ کی تیاری میں معلم کو پہلے ہفتہ واری پروگرام طے کرنا ہوتا ہے اس کے بعد وقفوں Periods کی تقسیم کرنا ہوتا ہے کے لحاظ سے

اکائی منصوبہ میں طلبہ کی سرگرمیوں کو بنیادی حیثیت دی جاتی ہے تاکہ طلبہ کو مواد کی بھرپور معلومات فراہم کی جاسکے اس کے علاوہ اکائی کی منصوبہ بندی میں مضمونکے ایسے حصوں اکٹھا کر دیا جاتا ہے جن کے ذریعے مشترکہ متوقع تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں، اس میں مواد کے لحاظ سے اکائیاں ترتیب دی جاتی ہیں اور اسباق تیار کرتے وقت ہی اکائیاں بنائی جاتی ہیں

اکائی منصوبہ کا مفہوم (Meaning of unit pla)

اکائی منصوبہ بندی ایسے خاص مواد کے تدریسی نتائج کا مجموعہ ہے جس میں معلم کی اپنی تدریسی اہداف کی نشان دہی ہونے کے ساتھ مقاصد کی تکمیل ہوتی ہے اور یہ ایسے خاص مواد سے تعلق رکھتا ہے جس کا مطالعہ طلبہ کرتے ہیں

اکائی منصوبہ کی تعریف (Definition of a unit).

اکائی کی تعریف مندرجہ ذیل ہیں۔

1. تھامس ام رسک کے مطابق ''اکائی کسی مسئلہ، منصوبہ یا سیکھنے سے تعلق رکھنے والی سرگرمیوں کی یکجہتی اور اتحاد کو نمایاں کرتا ہے،،

``The tem unit signifies the unity or wholeness of learning activities

to same problem or project ``Thamus M.Riskrelating

2. اکائی کی تعریف تعلیمی لغت کے مطابق: اکائی وہ مرکزی مسائل یا مقاصد ہیں جسے طلبہ معلم کی رہنمائی میں تشکیل دیتے ہیں اور اسی مسئلے کے حل کیلئے منصوبہ بناتے ہیں اور اس منصوبے کو مختلف قسم کے سرگرمیوں اور تجربوں کے ذریعے عمل میں لاتے ہیں پھر اس کے بعد اس کے نتیجے کا تعین قدر کرتے ہیں۔
3. جانس کے مطابق: اکائی تجربوں کا ایک حصہ ہوتا ہے

According to Johnson ``unit is a segment of experiences which is cut out for study

4 اکائی کی تعریف این۔ سی۔ ای۔ آر۔ ٹی کے مطابق: اکائی ایک ہدایتی طریقہ کار ہے جو طلبہ کو اختصار میں علم دیتی ہے۔

According to NCERT

``A unit is an instructional device which gives knowledge to student in a compost manner ``.

اکائی کے اقسام Types of unit

ہم اکائی کو دو حصوں میں تقسیم کرسکتے ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱) وسائلی اکائی

2) تدریسی اکائی

۱) وسائلی اکائی ایسی اکائی ہے جس میں تدریس کیلئے منصوبہ سبق، ضروری تدریسی آلات، تدریسی سرگرمیاں شامل ہوتی ہیں

۲) تدریسی اکائی ایسی اکائی ہے جس میں معلم اپنے ذہن میں مواد رکھ کر کمرہ جماعت میں تدریس کی خاطر منصوبہ سبق تیار کرتا ہے اسے تدریسی اکائی کہتے ہیں۔

اکائی منصوبہ کا نمونہ 4.17

معلم کا نام:

مضمون :

جماعت :

وقت :

یونٹ کا نام:

ذیلی اکائی کی تعداد:70

کل وقفوں کی تعداد:12

نمبر شمار	ذیلی اکائی	وقفوں کی تعداد
01	ہندستان کا آئین	04
02	بنیادی حقوق	02
03	بنیادی فرائض	01
04	حکومت کے اجزاء	02
05	مجلس مقنّنہ	04
06	مجلس عاملہ	04
07	عدلیہ	04
	کل وقفوں کی تعداد	21

Glossary فرہنگ 4.18

Word	Meaning	Pronunciation
Skill	مہارت	اسکل
Practicing	مشق کرنا	پرکٹیسنگ
Reducing	کم کرنا	ریڈیوسنگ
Concept	تصور	کنسیپٹ
Duration of lesson	سبق کا معیار	ڈیوریشن آف لیسن
Phases of micro teaching	مائکرو ٹیچنگ کے مراحل	فیسیز آف مائکرو ٹیچنگ
Teaching	تدریس	ٹیچنگ
Planning	منصوبہ بندی	پلاننگ
Feedback	بازرسی / تاثرات	فیڈبیک
Year plan	سالانہ منصوبندی	ایئر پلان
Unit plan	اکائی منصوبہ بندی	یونٹ پلان
Stimulus variation	حرکیاتی مہارت	اسٹیمولس ویرایشن
Set introduction	تمہید یا سبق کا تعارف	سیٹ انٹروڈکشن
Closure	سبق سے قربت پیدا کرنا	کلوزر
Silence and non-verbal clues	خاموش اور غیر زبانی اشارات	سائلینس اینڈ وربل کلوز
Reinforcement	تقویت	ری انفورسمنٹ
Asking question	تحقیقی سوالات کا پوچھنا	آسکنگ کوشچن
Probing question	تحقیقی سوالات کرنا	پروبنگ کوشچن
Divergent question	مختلف سوالات کرنا	ڈاورجنٹ کوشچن
Attending behaviours	طلباء کے برتاؤ کی پہچان کرنا	اٹینڈنگ بیہویرس
Illustrating	مثالوں کو استعمال کرنا	الیسٹرینگ
Lecturing	تقریر کرنا	لیکچرنگ
High order question	اعلی سطح کے سوالات	ہائی آرڈر کوشچن
Planned repletion	منظم طور پر اعادہ	پلانڈریپٹیشن
Completeness of communication	مواصلات کی تکمیل	کمپلیٹنس آف کمیونکیشن

سبق کے اہم نکات (Point to Remember)

1. طلبہ کے ایک چھوٹے سے گروپ (۵ تا ۱۰ طلبہ) کے لیے مواد کی ایک چھوٹی سے یونٹ کی تدریس جو چھوٹے سے وقفہ (۵ تا ۱۰ منٹ) میں کی جاتی ہے۔ اسے مائیکرو ٹیچنگ کہتے ہیں۔
2. مائیکرو ٹیچنگ ایک ٹکنیک ہے اس میں سوپر ائزر کے ذریعہ طلبہ کو فوری طور پر بازرسی دی جاتی ہے۔
3. مائیکرو ٹیچنگ، تدریسی مہارتوں کو مکمل طور پر سیکھنے کا ایک بہترین طریقہ ہے۔ اسکے ذریعہ زیر تربیت معلم کو کلاس روم ٹیچنگ میں آنے والی مشکلات سے واقف کرایا جاتا ہے۔

4. مائیکروٹیچنگ کے عمل میں تین اہم مراحل ہیں۔ معلومات کے حصول کا مرحلہ، مہارت کے حصول کا مرحلہ اور مہارت کے منتقلی کا مرحلہ۔

5. مائکروٹیچنگ کے اہم اقدمات ہیں۔ سبق کی منصوبہ بندی، تدریسی سیشن، بازرسی یا تنقید، دوبارہ سبق کی منصوبہ بندی، دوبارہ تدریسی سیشن اور دوبارہ بازرسی یا تنقید۔

6. مائکروٹیچنگ میں ایلان اور رائے (1969 نے 14 تدریسی مہارتوں کو بتایا جو اس طرح ہے۔

حرکی مہارت، تمہید یا سبق کا تعارف، سبق سے قربت پیدا کرنا، خاموشی اور غیر زبانی اشارات، تقویت، سوالات کا پوچھنا، تحقیقی سوالات کرنا، مختلف سوالات کرنا، طلبہ کے برتاؤ کی پہچان کرنا، مثالوں کو پیش کرنا، تقریر کرنا، اعلی سطح کے سوالات کرنا، منظم طور پر اعادہ اور مواصلات کا مکمل ہونا۔

7. چند اہم مہارتوں کے معنی مختصر میں اس طرح ہیں جیسے سبق کا تعارف ایک ایسی مہارت ہے جس کا استعمال طلبہ کو نئے سبق سے متعارف کرانے کیلیے کیا جاتا ہے، وضاحت کی مہارت کے ذریعے معلم اپنے تاثرات، مختلف اور مشکل تصورات کو آسان اور واضح کر کے طلبہ تک پہنچاتا ہے، سوالات پوچھنے کی مہارت کے ذریعے معلم سبق کے تئیں طلبہ میں دلچسپی اور محرکہ پیدا کرتا ہے، تقویت حوصلہ افزائی کی اس مہارت کے ذریعہ معلم طلبہ میں سبق کیلئے جوش، ذوق وشوق پیدا کرتا ہے اور سبق میں اسکی شمولیت کے لئے آمادہ کرتا ہے، حرکیاتی مہارت ایسی مہارت ہے جس کے ذریعہ معلم طلبہ کی توجہ مبذول کرتا ہے اور سبق کی طرف راغب کرتا ہے۔

8. سالانہ منصوبہ ایک منصوبہ ہے جس میں پورے سال میں کیا پڑھانا ہے، طلبہ میں کون کون سی مہارتوں واقدار کو فروغ دینا ہے، کون کون سے وسائل اور سرگرمیوں کو انجام دینا ہے ان سب کا خاکہ ہوتا ہے۔

9. اکائی دراصل مضمون کے ایسے وسیع حصوں کو کہا جاتا ہے جو کسی عنوان کے تحت آنے والے سارے مواد پر مشتمل ہوتا ہے، گویا اکائی منصوبہ ایک ایسا منصوبہ ہوتا ہے جس میں چھوٹی چھوٹی ذیلی اکائیوں میں مکمل نصاب کو تقسیم کرلیا جاتا ہے اور اس ذیلی اکائیوں میں یکساں معلومات کا مجموعہ فراہم کیا جاتا ہے اور یہ ایک طرح کا اکتسابی سرگرمیوں اور تجربات کا ہی سلسلہ ہوتا ہے جن کو عنوانات کی تقسیم کیلئے فراہم کیا جاتا ہے۔

4.20 نمونہ امتحانی سوالات (Modal Examination Question)

Long Answer Type Question

1. مائکروٹیچنگ کو واضح کرتے ہوئے اس کے اقسام کی وضاحت اپنے الفاظ میں کیجئے؟
2. کسی ایک مہارت کو واضح کرتے ہوئے اس پر مائکرو منصوبہ تیار کیجئے؟
3. حوصلہ افزائی/تقویت سے کیا سمجھتے ہیں؟ مثبت اور منفی حوصلہ افزائی/تقویت میں کیا فرق ہے؟
4. حرکیاتی مہارت سے آپ کیا سمجھتے ہیں۔ اس کے اجزا کو تفصیل سے بیان کیجئے؟
5. سالانہ منصوبہ سے کیا سمجھتے ہیں۔ کسی اسکول میں ایک مدرس کے طور پر آپ اسے کیسے تیار کریں گے؟
6. اکائی منصوبہ سے کیا مراد ہے کسی جماعت کے سماجی علوم کے اکائی منصوبہ کو تیار کیجئے؟

Short Answer Type Question

۱ مائکروٹیچینگ کے چند اہم فائدوں کو بیان کیجئے؟

۲ سبق کے تعارف کی مہارت سے کیا سمجھتے ہیں؟

۳ سوالات پوچھنے کی مہارت وضاحت کی مہارت سے کس طرح سے الگ ہے؟

۴ مائکروٹیچینگ اور کلاس ٹیچنگ میں کیا فرق ہے؟

۵ سالانہ منصوبہ اور اکائی منصوبہ میں کیا فرق ہے واضح کیجئے؟

Very Short Answer Type Question

۱ مائکرو ٹیچینگ کے کوئی ایک تعریف لکھئے ؟

۲ مائکرو ٹیچنگ کی کوئی دو خصوصیات لکھئے ؟

۳ کسی پانچ مہارتوں کے نام لکھئے ؟

۴ سالانہ منصوبہ کسے کہتے ہیں ؟

۵ اکائی منصوبہ سے کیا مراد ہے ؟

Objective Question

۱ ان میں سے مائکرو ٹیچنگ کی خصوصیات ہے ؟

۱ کلاس سائز کو کم کیا جاتا ہے ۲ مواد کو ایک ہی تصور تک محدود رکھا جاتا ہے

۳ ایک وقت میں ایک ہی مہارت کی مشق کرائی جاتی ہے۔ ۴ مندرجہ بالا سبھی

۲ ان میں سے کون مائکرو ٹیچنگ میں شامل نہیں ہیں ؟

۱ منصوبہ بندی ۲ تدریس ۳ بازرسی یا فیڈ بیک ۴ تجزیہ کرنا

3 مائکرو ٹیچنگ کے کتنے اہم مراحل ہیں ؟

۱ دو ۲ تین ۳ چار ۴ پانچ

۴ تدریسی مہارت کی پہچان سب سے پہلے کس نے کی ؟

۱ ایلن رائے ۲ کیتھ اچیسن ۳ فریمین ۴ بی کے پاسی

۵ ان میں سے کون تدریسی مہارت نہیں ہے ؟

۱ وضاحت کرنا ۲ سوالات کا پوچھنا ۳ سبق کا تعارف ۴ تعلیمی مقاصد کا حاصل کرنا

۶ ان میں سے کون حرکیاتی مہارت کے اجزا ہیں ؟

۱ حرکات ۲ چہرے کے نقوش ۳ فوکسنگ ۴ مندرجہ بالا سبھی

۷ طویل مدتی تدریسی منصوبہ بندی میں کون سا منصوبہ شامل ہے ؟

۱ سالانہ منصوبہ ۲ ماہانہ منصوبہ ۳ ہفتہ وار منصوبہ ۴ (۱) اور 2 دونوں ہیں

Suggested Book

1. Khan,S (2015) pedagogy of social student (Urdu), Gaziabad, MNS publishing House
2. Kochhar S, K. (1992) methods & techniques of teaching, New Delhi, Sterling Publishers private limited.
3. Lakshmi, M.J(2009) micro teaching and prospective teachers, Discovery publishing house Pvt. Ltd. Delhi
4. Mishra R.M (2010) Teaching technology and Evaluation, Lucknow, Alok Prakash.
5. Sing Y.K.(2010) Micro teaching, New Delhi, APH publishing house.
6. Shrma, R.A. and Chaturavedi S. (2012). Technological foundation of Education, Meerut, R. Lal Book Depot
7. Sharma, R.A. (2012). Teaching of social science, Meerut, R.Lal Book Depot
8. Sharma, S.P.(2011). Teaching of social studies: principles, Approaches and practices, New Delhi, Kanishk, publishers and Distributors

B.Ed. Distance Mode (105)

سماجی مطالعہ کی تدریس

Pedagogy of Social Studies

یونٹ-1	ایک مربوط ڈسپلن کی شکل میں سماجی مطالعہ	(راحت حیات)
یونٹ-2	سماجی مطالعہ کی تدریس کے اغراض ومقاصد اور علمی معیار	(ڈاکٹر محمد طالب اطہر انصاری)
یونٹ-3	سماجی مطالعہ کی تدریس: طریقے، طرز رسائی، حکمت عملی اور تکنیک	(ڈاکٹر ریاض احمد)
یونٹ-4	سماجی مطالعہ کی تدریس میں منصوبہ بندی	(ڈاکٹر محمد اطہر حسین)
یونٹ-5	سماجی مطالعہ میں تدریسی-اکتسابی وسائل	(ڈاکٹر ذکی ممتاز)

یونٹ(5): سماجی علوم میں تدریسی - اکتسابی وسائل

Unit (5): Teaching Learning Resources in Social Studies

ڈاکٹر ذکی ممتاز
(اسسٹنٹ پروفیسر)

مانو کالج آف ٹیچر ایجوکیشن، اورنگ آباد (ایم-ایس)
MANUU, College of Teaching Education, Aurangabad (MS)

5.1 تمہید (Introduction)

5.2 مقاصد (Objectives)

5.3 کمیونٹی کے معنی (Meaning of Community)

5.4 کمیونٹی کی تعریف (Definition of Community)

5.5 وسائل کے معنی (Meaning of Resources)

5.6 کمیونٹی وسائل کے معنی (Meaning of Community Resources)

5.7 وسائل کے اقسام (Types of Resources)

5.8 ماڈی وسائل (Material Resources)

5.8.1 قدرتی وسائل (Natural Resources)

5.8.2 انسانی تخلیق کردہ وسائل (Man Made Resources)

5.8.3 انسانی وسائل (Human Resources)

4.9 سماجی علوم کی تدریس میں کمیونٹی وسائل کی اہمیت

(Important of Community Resources in Teaching of Social Studies)

4.10 سماجی علوم کی تدریس میں کمیونٹی وسائل (ماڈی وسائل)

(Community Resources (Material and Human) in Teaching of Social Studies)

5.10.1 سماجی علوم کی تدریس میں ماڈی وسائل

(Material Resources in Teaching of Social Studies)

5.10.2 سماجی علوم کی تدریس میں انسانی وسائل

(Human Resources in Teaching of Social Studies)

5.11 سماجی علوم کا کتب خانہ (Social Studies Library)

5.12 سماجی علوم کے کتب خانہ کا مقصد (Objectives of Social Studies Library)

5.13 سماجی علوم کے کتب خانہ کی افادیت (Advantages of Socail Studyes Library)

5.14 سماجی علوم کی کتب خانہ کے اہم وسائل یا سامان (Resources of Socail Studies Library)

5.15 کتب خانہ کے وسائل کے استعمال کو فروغ دینا

(Encouragement for the Maximum Use of Library)

5.16 سماجی علوم کی تجربہ گاہ اوراس کے معنی (Socail Studies Laboratory and its Meaning)

5.17 سماجی علوم کی تجربہ گاہ کی ضرورت (Need of Social Studies Laboratory)

5.18 سماجی علوم کی تجربہ گاہ کے وسائل (Resources of Socail Studies Laboratory)

5.19 سماجی علوم کی تجربہ گاہ کے فوائد (Advantages of Social Studies Laboratory)

5.20 سماجی علوم کی تجربہ گاہ میں اپنائی جانے والی ہدایات

(Precaution to be Carried out while Working in Social Studies Laboratory)

5.21 سماجی علوم کا میوزیم (Socail Studies Museum)

5.22 میوزیم کے معنی (Meaning of Museum)

5.23 میوزیم کے مقاصد (Objectives of Museum)

5.24 میوزیم کی اہمیت اورضرورت (Need and Importance of Museum)

5.25 اسکول میں سماجی علوم کا میوزیم کیسے قائم کریں گے

(How can Establish Museum for Social Studies in School)

5.26 سماجی علوم کے میوزیم کے اہم وسائل یا سامان (Resources of Socail Studies Museum)

5.27 سماجی علوم کے تدریس میں حالاتِ حاظرہ کی ضرورت اوراہمیت اورمتنازعہ امور

(Need and Significance of Current Events and Controversial Issues in Teaching Social Studies)

5.28 حالاتِ حاضرہ کے مقاصد (Objective of Current Event in Socail Studies)

5.29 حالاتِ حاضرہ کے معنی (Meaning of Current Event)

5.30 سماجی علوم میں حالاتِ حاضرہ کے مقاصد (Objective of Current Event in Social Studies)

5.31 سماجی علوم میں حالات حاضرہ کی ضرورت اوراہمیت

(Need and Significance of Current Event in Social Studies)

5.32 سماجی علوم کی تدریس میں متنازعہ امور (Controversial Issues in Teaching Social Studies)

5.33 متنازعہ امور کے اقسام (Types of Controversies)

5.34 متنازعہ امورتدریس (Teaching of Controversial Issues)

5.35 وسائل کا استعمال کرنے میں آنے والی رکاوٹوں کو دور کرنا

(Handling Hurdles in Utilizing Resources)

5.36 سماجی علوم کے معلم کا پیشہ ورانہ ارتقاء

(Professional Development of Social Studies Teacher)

5.37 پیشہ وارانہ ارتقاء کا معنی (Meaning of Professional Development)

5.38 پیشہ وارانہ ارتقاء کی ضرورت (Need of Professional Development)

5.39 پیشہ وارانہ ارتقاء کے فائدے (Advantages of Professional Development)

5.40 پیشہ وارانہ ارتقاء کے مختلف ذرائع (Various Means of Professional Development)

5.41 فرہنگ (Glossary)

5.42 Point of Remember

5.43 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Question)

5.44 سفارش کردہ کتابیں (Suggested Books)

5.1 تعارف (Introduction):-

سماجی علوم کی تدریس و اکتساب کو موثر اور دلچسپ بنانے کے لیے معلم کو مضمون پر عبور حاصل ہونے کے ساتھ اس سے متعلق وسائل کی معلومات بھی ہونی چاہیے ۔س کے ساتھ ہی معلم میں ان وسائل کے استعمال میں آنے والی رکاوٹوں کو پہچاننے اور انہیں دور کرنے کے لیے تجاویز دینے کی صلاحیتیں بھی ہونی چاہیے ۔جس طرح سماج میں تبدیلی ہورہی ہے اسی طرح سماجی علوم کے نصاب اور تدریسی طریقوں میں بھی نئی نئی چیزیں شامل ہورہی ہیں۔اس کے لیے ایک معلم کو اپنی پیشہ وارانہ صلاحیتوں کو فروغ دینا ہوگا۔تبھی وہ وقت کے ساتھ چل سکے گا ورنہ پیچھے رہ جائے گا۔ایک طرف سماجی علوم میں نئی نئی تحقیقات ہورہی ہیں وہیں دوسری طرف تمام ایسے امور بھی ہیں جو تنازع پیدا کرتے ہیں۔ایسے میں معلم کو حالات حاضرہ سے باخبر ہونا چاہیے اور بہت احتیاط کے ساتھ اس کا صحیح حل مستند حقائق کے نقطۂ نظر طلبہ کے سامنے پیش کیا جانا چاہیے ۔اس اکائی میں سماجی علوم سے متعلق مادی اور انسانی وسائل اور اس کے استعمال میں آنے والی رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے تجاویز کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے ۔اس میں آپ اس بات کا مطالعہ بھی کریں گے کہ سماجی علوم کا کتب خانہ اور میوزیم کس طرح سے اس کی تدریس بھی کارگر ثابت ہوسکتا ہے۔اس کے ساتھ ہی سماجی علوم میں متنازعہ امور، حالات حاضرہ کی اہمیت وضرورت اور معلم کی پیشہ وارانہ ارتقاء کے بارے میں مطالعہ کریں گے جس سے کی خود میں ان صلاحیتوں کو پیدا کر سکے ۔

5.2 مقاصد (Objectives):-

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد آپ اس قابل ہوجائیں گے

- ☆ سماجی علوم کی تدریس میں کمیونٹی وسائل اور اس کی اہمیت کو سمجھ سکیں گے ۔
- ☆ سماجی علوم کے کتب خانہ کے مقاصد، افادیت اور اس کے وسائل کو بیان کر سکیں گے ۔
- ☆ سماجی علوم کی تدریس میں تجربہ گاہ کی ضرورت، افادیت اور اس کے وسائل کی وضاحت کر سکیں گے ۔
- ☆ سماجی علوم کی تدریس میں میوزیم کے مقاصد، ضرورت اور اس کے وسائل کو بتا سکیں گے ۔
- ☆ سماجی علوم کی تدریس میں وسائل سے متعلق آنے والی رکاوٹوں کو دور کرنے کی صلاحیت پیدا ہوگی ۔
- ☆ سماجی علوم کی تدریس میں حالات حاضرہ کی ضرورت سے واقف ہوسکیں گے ۔
- ☆ سماجی علوم کے متنازعہ اور ان کی تدریس کے طریقے سے واقفیت ہوگی ۔
- ☆ معلم کے پیشے وارانہ ارتقاء کے معنی، افادیت اور اس کے مختلف ذرائع کی وضاحت کر سکیں گے ۔

5.3 کمیونٹی کے معنی (Meaning of Community):-

کمیونٹی لفظ لاطینی زبان کے دو لفظ ''کام'' (Com) اور ''میونس'' (Munis) سے مل کر بنا ہے۔ ''کام'' (Com) سے

مراد ہے ''ایک ساتھ'' (Together) اور ''میونس'' (Munis) سے مراد ہے'' خدمت کرنا'' (To Serve)۔اس طرح کمیونٹی کے معانی ایک ساتھ مل کر خدمت کرنا ہے۔دوسرے لفظوں میں کہہ سکتے ہیں کہ افراد کا ایسا گروہ جس میں آپس میں مل کر رہنے کا جذبہ ہوتا ہے اور آپسی تعاون کے ذریعہ حقوق اور فرائض کا استعمال کرتے ہیں، اسے کمیونٹی کہتے ہیں۔ ہر کمیونٹی کے اراکین میں نفسیاتی لگاؤ اور ''ہم'' کا جذبہ پایا جاتا ہے۔اس نظریئے سے جب کئی گروہ ایک ساتھ منظّم طریقے سے کسی خاص مقصد کی تکمیل کے لیے نہیں بلکہ زندگی گزارنے کے لیے کسی خاص علاقے میں رہتا ہے تو اس قسم کے منظّم گروہ کو کمیونٹی کہا جاتا ہے۔

5.4 کمیونٹی کی تعریف (Definition of Community):-

کمیونٹی کی مختلف تعریفیں مندرجہ ذیل ہیں:

''کمیونٹی سماجی زندگی کے اس علاقے کو کہتے ہیں جسے سماجی تعلقات یا ہم آہنگی کی کچھ علامت کے ذریعے پہچانا جاسکے''۔

(میکائیور)

''کمیونٹی ایک سماجی گروپ ہے جس میں ہم کا کچھ جذبہ ہو اور ایک مخصوص علاقے میں رہتا ہو''۔

(بوگارڈرس)

کمبل ینگ (Kimblall Young) کے مطابق:

''کمیونٹی ایک ایسا گروہ ہے جو ایک ہی ثقافت کے تحت ایک علاقے یا خطے میں رہتا ہے اور اپنی اہم سرگرمیوں کے لیے کوئی عام جغرافیائی مرکز رکھتا ہے''۔

(Community is s group living locality or a region order the same cultural and having some common geographical focus their major activities)

(Kimblall Young)

5.5 وسائل کے معنی (Meaning of Resources):-

ہمارے آس پاس کی ہر ایک چیز یا اشیاء جس کا استعمال ہم روزانہ کے کام کے لیے اور ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے کرتے ہیں وسائل کہلاتی ہے۔وسائل میں وہ سارے جاندار اور بے جان اشیاء آتے ہیں جو لوگوں کے لیے مفید ہو سکتے ہیں۔ وسائل میں انسان، زمین، جنگلات، پانی وغیرہ شامل ہیں۔کوئی بھی اشیاء اپنے آپ میں وسائل نہیں بنتی بلکہ ہماری زندگی میں ان اشیاء کی ضرورت اور افادیت اسے وسائل بنا دیتی ہے۔ جب کسی چیز کا استعمال ہم مسلسل کرتے ہیں اور اس کے بغیر ہمارا کام نہیں چل سکتا تو وہ چیز ہماری ضرورت بن جاتی ہے۔جیسے آج کے وقت میں بجلی، پنکھا، موبائل وغیرہ وسائل ہیں۔

5.6 کمیونٹی وسائل کے معنی (Meaning of Community Resources):-

کمیونٹی وسائل کسی بھی کمیونٹی میں پائی جانے والی وہ اشیاء یا خدمات ہیں جن کی رسائی کمیونٹی کے تمام اراکین تک ہوتی ہے۔مثال کے طور پر شہری علاقوں میں عوامی پارک، پکنک مقامات، پلے گراؤنڈ اور گاؤں میں جانوروں کے گھاس چرنے کے میدان، کنواں، تالاب وغیرہ۔کمیونٹی ایک محلّہ، گاؤں یا شہر میں رہنے والے لوگ بھی ہو سکتے ہیں یا ایک جیسی دلچسپی، رجحان و پس منظر کے لوگ یا یکساں مفاد کے لیے قائم کیے گئے ادارے کچھ بھی ہو سکتے ہیں۔

آکسفورڈ ایڈوانس لرنرز ڈکشنری کے مطابق اس کی تعریف اس طرح سے بھی کی جا سکتی ہے: ''تمام لوگ جو ایک مخصوص علاقے، ملک میں رہتے ہیں کمیونٹی کہلاتے ہیں۔کمیونٹی ایک جغرافیائی علاقے میں رہنے والے افراد کا گروہ ہے''۔

تعلیمی ماہرین اور نصاب سازوں نے یہ محسوس کیا ہے کہ کمیونٹی ایک حیرت انگیز نصابی تجربہ گاہ ہے۔ جہاں کمیونٹی میں تمام وسائل ایسے ذرائع ہیں جو سماجی علوم کی تدریس و اکتساب کے لیے انتہائی متحرک اور دلچسپ ہے۔کمیونٹی وسائل کے ذریعے حقیقی زندگی کے علم و تجربات حاصل ہوتے ہیں۔ جان ڈوی نے کہا ہے کہ School is the miniature of the society یعنی اسکول خود میں ایک مختصر معاشرہ ہوتا ہے۔ جہاں پر مذہب، ثقافت، طبقے، ذات کے طلبہ اسی طرح ایک ساتھ مل جل کر رہتے ہیں جیسے کہ معاشرہ میں۔ اسکول کے کئی مسائل معاشرے سے وابستہ ہوتے ہیں۔تعلیم کے اغراض کے لیے اسکول اور معاشرہ مشترک طور پر ذمہ دار ہوتے ہیں۔

5.7 وسائل کے اقسام (Types of Resources):-

ہمارے آس پاس دستیاب تمام چیزیں وسائل ہیں اور ان کو کئی بنیاد پر تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ جیسے قدرتی وسائل اور انسان کی تخلیق کردہ وسائل، جاندار وسائل اور غیر جاندار وسائل وغیرہ۔لیکن یہاں پر آپ کے نصاب میں دیئے موضوع کے مطابق وسائل کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

5.8 ماڈی وسائل (Material Resources):-

ماڈی وسائل سے مراد ہمارے آس پاس پائے جانے والے ان سبھی مادی اشیاء سے ہے جن کا استعمال ہم اپنی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے کرتے ہیں۔ یہ دو طرح کی ہوتی ہیں:

5.8.1 قدرتی وسائل (Natural Resources):-

جو چیزیں ہم قدرتی طور پر حاصل کرتے ہیں اور جن میں ہم کسی بھی طرح کی تبدیلی نہیں کر سکتے ہیں قدرتی وسائل کہلاتی ہے۔قدرتی وسائل کو قدرت کی طرف سے جس طرح سے پیدا کیا جاتا ہے ہم اس کا استعمال اسی شکل میں کرتے ہیں جیسے ہوا، پانی، مٹی، درخت، پہاڑ، چٹانیں، دریا، جھرنے وغیرہ قدرتی وسائل ہیں۔

5.8.2 انسانی تخلیق کردہ وسائل (Man Made Resources):-

جب اشیاء کا حقیقی شکل بدل دیا جاتا ہے اوران کا استعمال دیگر اشیاء کو بنانے کے لیے کیا جاتا ہے تو یہ نئی بنی ہوئی اشیاء انسانی تخلیق کردہ وسائل کہلاتی ہے۔ انسانی تخلیق کردہ وسائل میں نئی اشیاء کو بنانے کے لیے ٹکنالوجی کا استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے درخت، پودے اور لوہا ایک قدرتی وسائل ہے لیکن درخت کی لکڑی سے بنایا فرنیچر، پودے کے استعمال سے بنائی گئی دوائی، لوہے سے بنائی گئی بالٹی، گاڑی، مشین وغیرہ انسانی تخلیق کردہ وسائل ہیں کیونکہ ان نئے اشیاء کو انسان نے ٹکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے قدرتی اشیاء سے بنایا ہے۔ سماجی علوم سے متعلق تمام آلات (بیرومیٹر، کمپاس، تھرمامیٹر، نقشے، تصویر، خاکہ، ماڈل، کتاب، ایٹلس، ڈکشنری اور وہ تمام ادارے، عمارتیں اور تاریخی مقامات اور تدریسی امدادی اشیاء جنہیں انسان نے اپنی کوشش سے ٹکنالوجی کا استعمال کرکے بنایا ہے انہیں انسانی تخلیق کردہ وسائل کہہ سکتے ہیں۔

5.8.3 انسانی وسائل (Human Resources):-

انسان خود میں بھی ایک وسائل ہے۔ انسان کو انسانی وسائل، اس کی جسمانی و ذہنی قوتیں اور صلاحیتیں بناتی ہے۔ انسان میں جسمانی و ذہنی قوتوں اور صلاحیتوں کا نشوونما، اچھی صحت، تعلیم، ٹکنالوجی اور مہارتوں کے ذریعے ہوتا ہے۔ ان کے ذریعے ہی کسی انسان میں نئی اشیاء کی تعمیر کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ انسانی وسائل کے بارے میں آگے 4.9.1 میں تفصیل سے دیا گیا ہے۔

انسانی وسائل کمیونٹی میں رہنے والے افراد کا مجموعہ ہے جن کے پاس جسمانی و ذہنی قوتیں، صلاحتیں اور مہارتیں ہیں جن کا استعمال کرکے کسی بھی کاروبار، تنظیم، شعبے، سماج یا ملک کو ترقی یافتہ بنایا جاسکتا ہے۔ اس کے لیے ہم کئی طرح کے اصطلاحات جیسے انسانی سرمایہ (Human Capital)، انسانی طاقت (Man Power)، لیبر (Labour) وغیرہ کا بھی استعمال کرتے ہیں۔ ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ دو افراد جن کی صلاحیتوں اور مہارتوں کا استعمال سامان اور خدمات (Goods and Services) مہیا کرانے کے لیے کیا جاتا ہے انسانی وسائل کہلاتی ہے۔ یہاں انسانی وسائل سے مراد کمیونٹی کے مختلف لوگوں سے ہے جن سے طلبہ کچھ سیکھ سکتا ہے جیسے ڈاکٹر، انجینئر، وکیل، پروفیسر، موسیقی، پولیس، منصف، لائبریرین، معلم، کسان، ٹیکنیشین، نرس وغیرہ۔

انسانی وسائل کی اہمیت مختلف قسم کی مہارتوں کے استعمال میں دیکھی جاسکتی ہے۔ مثال کے طور پر 1950ء میں جب دنیا بھر میں اناج کی قحط پڑگئی تھی تو فوڈ سائنسداں (Food Scientest) نے تحقیقات کے ذریعے مختلف قسم کے بیجوں اور پودوں کے ہائبریڈ تیار کیے۔ زراعت کے میدان میں ہوئی اس ترقی نے دنیا کی آبادی کو برقرار رکھنے کے لیے پیداوار کو فروغ دیا اور اناج کی پیداوار میں انتہائی کامیابی ملی اور اس ترقی کو سبز انقلاب (Green Revolution) کے طور پر جانا گیا۔ جس طرح معاشرہ، خاندان، مذہب، تعلیم اور سیاست وغیرہ جتنے بھی ادارے ہیں سب انسانی وسائل کو متاثر کرتے ہیں اور معیاری بناتے ہیں۔ اسی طرح معیاری انسانی وسائل کا بھی ان اداروں کی ترقی میں اہم کردار ہوتا ہے۔ جس معاشرے کے افراد میں مہارتیں، اقدار، بہتر عادتیں و رویے موجود ہیں یا ان میں ان کو پیدا کیا گیا ہوگا وہ معاشرے ترقی یافتہ ہوں گے۔ بہتر انسانی وسائل کی ترقی کے لیے رسمی تعلیم، متوازن غذا، صحت منداور صاف ستھرا ماحول، اخلاقی اور مذہبی زندگی اور نظام حکومت کا اچھا ہونا ضروری ہے۔

5.9 سماجی علوم کی تدریس میں کمیونٹی وسائل کی اہمیت

Important of Community Resources in Teaching of Social Studies

کمیونٹی کی تعلیمی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے جان بومائیکلس نے لکھا ہے کہ:

’’کمیونٹی بچوں کو زندگی گزارنے کے مختلف طریقوں کے بارے میں براہ راست علم فراہم کرنے والی ایک تجربےگاہ ہے۔ بچے کمیونٹی میں ہی زبان، جغرافیہ، تاریخ، ٹرافک، حکومت اور زندگی کے دیگر پہلوؤں کے سلسلے میں بھی تصور قائم کر سکتے ہیں‘‘۔

اس کی اہمیت مندرجہ ذیل نکات سے بآسانی سمجھا جا سکتا ہے:

- ☆ اس کے استعمال سے تدریس کو دلچسپ اور موثر بنایا جا سکتا ہے۔
- ☆ یہ سماجی علوم کے اغراض ومقاصد کی تکمیل میں مدد کرتی ہے۔
- ☆ اس کے ذریعے طلبہ کو مختلف اور حقیقی علم و تجربے حاصل ہوتے ہیں۔
- ☆ طلباء کے اندر ذمہ داری کے احساس کا نشو ونما ہوتا ہے۔
- ☆ طلباء معلم کے زیر نگرانی کمیونٹی میں جا کر کسی مسائل کے متعلق سوال پوچھ کر معلومات اکٹھا کر سکتا ہے۔
- ☆ طلباء میں تحقیق کرنے کی صلاحیت اجاگر ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ ان سرگرمیوں اور مسائل کی تفتیش کرتا ہے جو کمیونٹی میں پائی جاتی ہے۔
- ☆ طلباء جو بھی سیکھتے ہیں وہ مکمل طور پر اور آسانی کے ساتھ ذہن نشیں کر لیتے ہیں کیونکہ سماجی علوم کو سماج میں جا کر ہی اچھی طرح سے سمجھا جا سکتا ہے۔

5.10 سماجی علوم کی تدریس میں کمیونٹی وسائل (ماڈی وسائل)

(Community Resources (Material and Human) in Teaching of Social Studies):-

کمیونٹی وسائل میں دونوں طرح کی وسائل آتی ہیں۔ مادی وسائل اور انسانی وسائل۔ معلم کو اس بات کا علم ہونا ضروری ہے کہ وہ ان وسائل کا استعمال تدریس میں کیسے کرے۔ کیونکہ وسائل کے ہونے سے زیادہ ضروری ہے اس کو استعمال کرنے کا طریقہ آنا۔ اسکول گاؤں میں ہوں یا شہر میں وسائل ہر جگہ دستیاب ہے۔ بس انہیں تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ سماجی علوم کا اصل مقصد کمرۂ جماعت میں صرف تدریس کے ذریعہ پورا نہیں کیا جا سکتا۔ معلم طلبہ کو حقیقی علم و تجربہ کی سہولت کے لیے اسکول کی کمرہ جماعت سے باہر کمیونٹی میں لے جا کر بھی کچھ سرگرمیاں کرائے۔ جس سے وہ سماجی علوم کے حقیقی علم و تجربات حاصل کر سکے اور ان میں سماجی اقدار کا نشو ونما ہو سکے۔ اس کے ساتھ ہی اسکول اور کمیونٹی کے درمیان ربط قائم ہو سکے۔ آج ہمارے اسکول کے آس پاس ہی کمیونٹی میں معلومات کے بہت سے مادی وسائل ہیں جنہیں نظر انداز نہیں کیا جانا چاہئے جیسے مقامی لائبریری، میوزیم، آرٹ گیلری، تھیٹر، اسپتال، پارک، فیکٹری، کھیت، بازار، بس اسٹاپ، ثقافتی نمائش، تاریخی مقام، کنونشن سینٹر، چڑیا گھر، دریا، پہاڑ، سرکاری عمارتیں، سرکاری دفاتر (بجلی گھر، ٹیلی فون آفس)، ڈاک گھر وغیرہ جہاں اسکول کے بچے دورے پر جا سکتے ہیں۔ وہاں کی چیزوں اور کام کاج کو دیکھ سکتے ہیں۔ سوال پوچھ سکتے ہیں۔ اگر معلم کا کمیونٹی کے ساتھ اچھا ربط ہے اور اس میں کام کرنے کا

جوش وجذبہ ہے تو وہ اسکول کے لیے کمیونٹی کے ان مادی مسائل کا بہتر ڈھنگ سے استعمال کر پائے گا۔

اسی طرح معلم سماجی علوم کی تدریس کے لیے انسانی وسائل کا بھی استعمال کرسکتا ہے۔وہ سبھی افراد جو کمیونٹی میں مختلف شعبوں میں اپنی خدمات انجام دے چکے ہیں یا دے رہے ہیں ان کی صلاحیتوں اور مہارتوں سے طلبہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ یہاں انسانی وسائل سے مراد کمیونٹی کے مختلف لوگوں سے ہے جن کی رہنمائی، تجربے اور کردار سے طلبہ کچھ سیکھ سکتا ہے جیسے ڈاکٹر، انجینئر، وکیل، پروفیسر، موسیقار، پولیس، مصنف، لائبریرین، معلّم، کسان، ٹیکنیشین، نرس وغیرہ۔

5.10.1 سماجی علوم کی تدریس میں مادّی وسائل

(Material Resources in Teaching of Social Studies):-

مسلم کمیونٹی میں جتنے بھی مقامات اور مادی وسائل جن سے طلبہ کچھ سیکھ سکتا ہے ان کی ایک فہرست بنا کر طلبہ کو ان مقامات پر آسانی سے لے جاسکتا ہے اور مادی اشیاء کو دکھا سکتا ہے جس سے طلبہ براہ راست سماجی علوم کی بہت سی باتوں کو سیکھ سکیں گے۔

- **شہری دلچسپی کے مقامات**:- اس کا تعلق ان تمام مقامات واداروں سے ہے جو طلبہ کو شہریت کی تعلیم دیتے ہیں۔جیسے گاؤں کا پنچایت گھر، نگر پالیکا کا نگر نگم کا دفتر، ریاستی اسمبلی اور شہری نظام سے متعلق ادارے وغیرہ۔طلبہ ان مقامات پر جا کر براہ راست شہریت سے متعلق عملی معلومات حاصل کر سکے گا۔
- **ثقافتی دلچسپی کے مقامات**:- اس میں وہ سارے مقامات اور ادارے آتے ہیں جن کا تعلق ثقافت کی تعلیم دینے سے ہے۔ جیسے سنیما گھر، کلب، عجائب گھر، ریڈیو اسٹیشن، دوردرشن، اخبار کے دفتر، چڑیا گھر، یونیورسٹی، فلم اسٹوڈیو، آرٹ گیلری وغیرہ۔طلبہ ان مقامات اور اداروں میں جا کر سیدھے طور پر ثقافتی معلومات حاصل کرسکیں گے اور ان میں ثقافت کے متعلق فہم اور دلچسپی پیدا ہوگی۔
- **معاشی دلچسپی کے مقامات**:- اس کا تعلق ان تمام مقامات واداروں سے ہے جہاں طلبہ معاشیات سے متعلق عملی معلومات حاصل کرسکتا ہے۔جیسے کاشتکاری، بینک، تجارت کے مراکز، فارم، مقامی بازار، کارخانے، ٹیلی فون ایکسچینج، چائے کے باغ وکاروبار وغیرہ ان کے ذریعہ سماجی علوم میں بتائی گئی بہت سی باتیں جو معاشیات سے وابستہ ہے ان کو حقیقی زندگی کے میدان میں سیکھ سکے گا۔

- **جغرافیائی دلچسپی کے مقامات**:- ان میں وہ سارے مقامات آتے ہیں جن کے ذریعے طلباء کو جغرافی کی تعلیم براہ راست یا بالواسطہ طور پر دی جاسکتی ہیں۔ان میں معلم طلبہ کو ڈیم، پہاڑیوں، چٹانیں، جھرنے یا آبشار، مختلف قسم کی مٹیاں، جھیلیں، دریا وغیرہ کی سیر کراسکتا ہے اور اس کے متعلق پروجیکٹ وغیرہ دے سکتا ہے۔جن سے طلباء میں جغرافیہ مضمون میں فہم اور دلچسپی پیدا ہوگی۔
- **تاریخی دلچسپی کے مقامات**:- اس کا تعلق ان تمام مقامات واداروں سے ہے جو طلبہ کو تاریخی تعلیم دیتے

ہیں۔ بادشاہوں کے زمانے کے سکے یا قلعہ، مختلف تاریخی مقام، مذہبی عبادت گاہیں اور تاریخی عمارتیں وغیرہ۔ طلبہ ان مقامات پر براہ راست جا کر ثقافتی تاریخی معلومات حاصل کر سکیں گے اور ان میں تاریخ کے متعلق رجحان پیدا ہوگا۔

- **سائنسی دلچسپی کے مقامات**:- اس کا تعلق ان تمام مقامات و اداروں سے ہے جو طلبہ کو سائنس سے متعلق تعلیم دیتے ہیں۔ سائنس میوزیم، ریڈیو اسٹیشن، ٹی وی سینٹر، تھرمل اور ہائیڈرو پاور اسٹیشن وغیرہ۔ طلبہ ان مقامات پر جا کر براہ راست سائنس سے متعلق عملی معلومات حاصل کر سکے گا۔
- **سرکاری عمارتیں**:- اس کے تحت عدالتیں، پولیس اسٹیشن، لائبریری، دواخانے، پوسٹ آفس، بس اسٹیشن، ریلوے اسٹیشن، ہوائی اڈے وغیرہ آتے ہیں۔ طلبہ ان مقامات کا مشاہدہ براہ راست کر سکیں گے اور یہاں کے کام کرنے کے طریقوں کو سمجھ سکے گا۔
- **سماجی طرز عمل کا مطالعہ**:- اس کے تحت اس معاشرے کے رسم و رواج، تقریبات، لباس، غذائی عادتیں، رہائشی عمارتیں وغیرہ آتی ہیں۔ جس معاشرے میں اسکول واقع ہے اس کے ذریعے طلبہ اس معاشرے کے سماجی مسائل اور کارکردگی کے طریقوں کو سیکھ سکیں گے۔

اسی طرح سے معلم، طلبہ کو ان تمام مقامات پر دورہ کرا کر مادی وسائل کے ذریعے سماجی علوم کی بہت سی باتوں کو براہ راست سیکھنے کا موقع فراہم کرا سکتا ہے اور طلبہ کمرہ جماعت میں سیکھی گئی باتوں کو حقیقی زندگی سے مناسبت پیدا کر سکتا ہے۔ جب طلبہ ان تمام مقامی وسائل مرکزوں کا معائنہ کریں گے تو ان کے کام کرنے کے طریقوں کو سمجھیں گے۔ معلم طلبہ کو جب کبھی بھی کسی مقامی مرکز کے دورے پر لے جائے تو اسے طلبہ سے اس سے متعلق رپورٹ بھی لکھوانی چاہئے جس سے اس بات کی پیمائش ہو سکے کہ وہ کتنا سیکھ پائے۔

اس کے علاوہ طلبہ کو اسکول کی جانب سے تفریحی سفر (Field Trip) پر بھی لے جایا جا سکتا ہے۔ تفریحی سفر کا مقصد صرف تفریح کرنا یا دل بہلانا یا اسکول سے باہر جانا نہیں ہوتا بلکہ سماجی علوم مضامین کو بہتر ڈھنگ سے سمجھنے، تحقیق کرنے اور روزمرہ کی کمرہ جماعت کی زندگی سے ہٹ کر باہر کے تجربات حاصل کرنا ہے۔ تفریحی سیر کے ذریعے طلبہ مقامی اور غیر مقامی جگھوں و حالات کا براہ راست مشاہدہ کرتے ہیں۔ یہ تفریحی سفر بہت کم وقت کے لیے بھی رکھا جا سکتا ہے جہاں طلبہ اپنے اسکول کے پاس کے کسی مقام کا مطالعہ کر کے ایک سے دو گھنٹے میں آ جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی یہ تفریحی سفر کچھ زیادہ مدت کے لیے بھی رکھا جا سکتا ہے جہاں طلبہ کو پوری تیاری کے ساتھ باہر رہنا پڑتا ہے۔ اس کے ذریعے طلبہ کو اصل اور تازہ ترین معلومات حاصل ہوتا ہے۔ اس میں تحقیق کرنے، مشاہدہ کرنے اور نشاندہی کرنے کی صلاحیت آتی ہے۔

5.10.2 سماجی علوم کی تدریس میں انسانی وسائل

(Human Resources in Teaching of Social Studies):-

کمیونٹی میں رہنے والا ہر فرد ایک وسائل ہے۔ سماجی علوم ان چیزوں کا مطالعہ کرتے ہیں جن کا تعلق کمیونٹی اور ان میں رہنے والے افراد سے ہوتا ہے۔ کمیونٹی کے تمام مسائل کا حل ہم سماجی علوم کے ذریعے کرتے ہیں۔ اس لیے سماجی علوم کی تدریس انسانی وسائل کے بغیر ناممکن ہے۔ سماجی علوم کی تدریس کو موثر اور دلچسپ بنانے کے لیے انسانی وسائل کا استعمال مندرجہ ذیل طریقے سے کیا جا سکتا ہے:

(1) **سماجی رہنماؤں کو اسکول میں دعوت دینا:-** سماجی رہنما سماج میں بہت سارے کام کو انجام دیتے ہیں اور سماج کے مسائل سے کافی واقفیت رکھتے ہیں تو ایسے میں ان کو اسکول میں آنے کی دعوت دی جائے جس سے طلبہ میں بھی مختلف سماجی مسائل کو سمجھنے اور انہیں حل کرنے کی فہم اور دلچسپی پیدا ہو۔ یہ سماجی رہنما اسکول میں کسی سماجی موضوع پر لکچر دے سکتے ہیں۔ انہوں نے سماج کے متعلق جو کام کیے ہیں اس کے بارے میں طلبہ سے بات چیت کر سکتے ہیں۔ سماج میں مختلف سماجی سرگرمیوں جیسے عوام میں ووٹ ڈالنے، ٹرافک کے قانون، صفائی، تعلیم نسواں وغیرہ سے متعلق مختلف کام کے ذریعے عوام میں بیداری پیدا کرنے کی مہم میں طلبہ کا تعاون بھی لیا جا سکتا ہے۔ اس طرح سماجی رہنما طلبہ کو ایک اچھے شہری کے اقدار اور طور طریقے سیکھنے کے لیے وسائل کے طور پر حقیقی موقع فراہم کرتے ہیں۔ طلبہ اگر حقیقی زندگی میں شہری طور طریقے سیکھے تو اس کا اس پر بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔

(2) **کمیونٹی کے مختلف ممبر (رکن) کو اسکول سے جوڑنا:-** سماجی علوم کے معلم کو چاہئے کہ وہ وقت پر سماجی زندگی کے مختلف علاقوں میں کام کرنے والے کمیونٹی کے لوگوں جیسے ڈاکٹر، وکیل، مذہبی رہنما، تاجر، صحافی، کسان وغیرہ سے رابطہ قائم کرے اور اسکول سے جوڑے۔ ان میں ایسے افراد بھی ہو سکتے ہیں جو اس اسکول سے تعلیم حاصل کر چکے ہوں۔ یہ لوگ سماج میں اپنے کردار اور اس کی اہمیت سے متعلق باتوں پر روشنی ڈالے جس سے طلبہ حقیقی زندگی میں ان کی اہمیت اور کاموں کا علم ہو سکے۔ جیسے ڈاکٹر طلبہ کو مختلف بیماریوں سے بچاؤ، کسان زراعت سے متعلق، صحافی سماجی مسائل اور سماجی شعور کے متعلق معلومات طلبہ کو فراہم کر سکیں گے۔ اسی طرح کمیونٹی میں رہنے والے مختلف پیشوں سے وابستہ لوگ اپنے پیشے کے بارے میں طلبہ کو حقیقی علم سے آشنا کرا سکیں گے۔

(3) **سماجی علوم کے ماہرین اور ریٹائرڈ معلم کو لکچر کے لیے دعوت دینا:-** معلم کو کمیونٹی کے ایسے لوگ جو سماجی علوم کے ماہرین ہے یا ریٹائرڈ ہو چکے ہیں ان سے ربط قائم کرنا چاہئے اور انہیں اسکول میں مختلف موضوع پر لکچر دینے کے لیے دعوت دی جائے جس سے طلبہ ان کے تجربات سے استفادہ حاصل کر سکے اور ان میں سماجی علوم کے لیے دلچسپی اور رجحان پیدا ہو سکے۔

(4) **امداد کے لیے انسانی وسائل کا استعمال کرنا:-** یہاں امداد سے مراد صرف مالی امداد ہی نہیں ہے بلکہ اس میں وہ ہر طرح کی امداد شامل ہے جو کسی اسکول کی ضرورت کو پورا کرتی ہے۔ سماج میں بہت سارے لوگ ایسے ہیں جن کے پاس بہت سی کتابیں، جرنل، رسالے، کہانیوں کی کتابیں یہ تدریسی آلات ہیں جو اب ان کے کسی کام کی نہیں ہے

اور جنہیں وہ عطیہ کرنا چاہتے ہیں۔ اسی طرح کچھ سامان جیسے ریڈیو، سی ڈی، ٹیپ ریکارڈ، کیمرہ، موبائل وغیرہ ہے جو کسی کے لیے اضافی سامان ہے جن کا اب وہ استعمال نہیں کرتے اور عطیہ کرنا چاہتے ہیں۔ معلم ایسے لوگوں سے ربط قائم کر کے ضرورت کی کتابیں، آلات و سامان کو اسکول کے کتب خانہ یا تجربہ گاہ کے لیے جمع کر سکتا ہے۔

اسی طرح سے اسکول کو مالی امداد کی بھی ضرورت پڑتی رہتی ہے۔ اس ضرورت کو پوری کرنے کے مقصد سے سماج کے امیر و دولت مند لوگوں کو اسکول میں شامل کیا جا سکتا ہے یا انہیں جلسے یا پروگرام میں دعوت دی جا سکتی ہے اور ان کے سامنے اپنے مسائل یا ضرورت کو رکھا جا سکتا ہے۔ عمومی طور پر لوگ اسکول کی امداد کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔

(5) **والدین، معلم کی ایسوسی ایشن قائم کرنا:-** والدین معلم کو ایسوسی ایشن قائم کی جائے جس میں والدین سے مل کر طلبہ کو تعلیمی سہولیات اور اس کے تعلیمی مسائل پر بات چیت کی جائے اور ساتھ ہی اسکول کی وہ مسائل جن کا تعلق مقامی کمیونٹی کے لوگوں سے ہو، اس پر بھی بات چیت کی جا سکتی ہے۔ اسکول کے مسائل کا حل نکالنے میں والدین کا بھی تعاون لیا جانا چاہئے۔

(6) **سماجی علوم کا معلم خود میں ایک وسائل کے طور پر:-** سماجی علوم کا معلم خود میں ایک انسانی وسائل ہے جو اسکول کو کمیونٹی تک لے جانے اور کمیونٹی کو اسکول تک لے جانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ وسائل کی تلاش، انتخاب، اس کی اہمیت، افادیت اور اس کے منصوباتی طریقے سے استعمال، یہ سب کچھ جو معلم کی صلاحیتوں اور سماجی تعلقات پر منحصر کرتا ہے۔

5.11 سماجی علوم کا کتب خانہ (Social Studies Library):-

استاد اور طلبہ دونوں کے لیے کتب خانہ مطالعہ کے مقصد سے ایک اہم مرکز ہے۔ یہ استاد کو تدریس اور طلبہ کو پڑھنے کے لیے رہنمائی کرتی ہے۔ اسکول میں استاد اور طلبہ دونوں کو کسی بھی مضمون کے مطالعے کی ضرورت ہو تو اس کے لیے سب سے بہتر مقام کتب خانہ ہوتا ہے۔ جہاں کسی بھی مضامین کا گہرا اور وسیع مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔ یہاں طلبہ مختلف تجربات، مسائل اور سوالات لے کر آتے ہیں اور ان پر غور و فکر کر کے اس کا حل تلاشتے ہیں اور نئے علم کی کھوج کرتے ہیں۔ اسی طرح سماجی علوم کے متعلق وسیع مطالعہ کرنا ہو یا نئی معلومات حاصل کرنی ہو یا پھر اس مضمون کو بہتر ڈھنگ سے سمجھنا ہو تو اس کے لیے سماجی علوم کے کتب خانہ کی ضرورت پڑتی ہے۔ سماجی علوم کا استاد اسکول میں اپنے مضمون سے متعلق معیاری کتب خانہ قائم کر سکتا ہے۔ سماجی علوم میں مکمل علم صرف درسی کتابوں سے ہی حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ سماجی علوم کو گہرائی سے سمجھنے اور اس کے عملی پہلو کو جاننے کے لیے کتابوں کے علاوہ دیگر مواد جیسے رسالے، سماجی علوم سے متعلق لغت، جرنل پیپر یا ڈیلکس، اخبارات کو پڑھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ طلبہ کو یہ سب چیزیں سماجی علوم کے کتب خانے کے ذریعے سے آسانی سے فراہم ہو جاتی ہے۔ آج کتب خانوں کو ذہنی تجربہ گاہ (Intellectual Laboratory) مانا جاتا ہے۔ کتب خانے کی اہم ضرورت ہوتے ہوئے بھی آج ہمارے ملک میں زیادہ تر اسکولوں میں سماجی علوم

کے کتب خانے نہیں ہیں اور جہاں ہے وہاں ان کی حالت بڑی ہی قابل رحم ہے۔زیادہ تر اسکولوں میں برائے نام ہی کتب خانے ہیں۔کتب خانے نہ صرف تمام مضمون کی کتابیں بلکہ انسانی تہذیب وثقافت اور زبان،علم وہنر محفوظ رکھتے ہیں جس سے آنے والی نسلیں اس سے علم حاصل کر کے فائدہ اٹھا سکے۔اس میں تمام موضوع اور مختلف مضامین پر کتابوں کا ذخیرہ اکٹھا رہتا ہے تاکہ معلم اور طلبہ استعمال کر سکے۔

سیکنڈری ایجوکیشن کمیشن نے افسوس ظاہر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ زیادہ تر ثانوی اسکولوں کے کتب خانے میں عام طور پر قدیم،پچھڑی ہوئی،نامناسب اور طلبہ کی دلچسپیوں ور جحانات کو دھیان میں نہ رکھ کر کتابوں کو منتخب کیا گیا ہے۔کتب خانہ جن افراد کے تابع ہے۔وہ یا تو کلرک ہے یا ایسے استاد جن کی اس کام میں دلچسپی نہیں ہے اور نہ ہی ان کو کتابوں سے محبت ہے اور نہ ہی کتب خانے کے اصول اور قانون کا علم ہے۔

طلباء کے سماجی علوم میں حصولیت کی ترقی اور تدریسی عمل کو کامیاب بنانے کے لیے اسکول میں سماجی علوم کے کتب خانہ قائم کیا جانا چاہئے۔موجودہ وقت میں اگر ہم طلباء کو سماجی علوم کی معیاری اور جدید تعلیم دینا ہے اور استاد کو اپنی تدریس کو موثر بنانا ہے تو کتب خانوں میں سماجی علوم کی معیاری کتابیں،جرنلس وغیرہ بھی مہیا کرائی جائے۔

5.12 سماجی علوم کے کتب خانہ کا مقصد (Objectives of Social Studies Library):-

سماجی علوم کے کتب خانے کا مقاصد مندرجہ ذیل ہیں:

- ☆ طلباء میں سماجی علوم کے لیے مثبت رجحان اور دلچسپی پیدا کرنا۔
- ☆ طلباء میں خود مطالعہ کی عادت کا نشوونما کرنا اور پڑھنے پڑھانے کا ایک سازگار ماحول کو فروغ دینا جس سے طلباء کتب خانے میں مطالعہ کے لیے آمادہ ہو سکے۔
- ☆ طلباء میں آزادانہ طور پر مطالعہ کرنے اور نئی نئی چیزوں کو کھوجنے کے لیے تجسس،ذوق وشوق پیدا کرنا۔
- ☆ طلباء میں مضامین کی کتابوں کے ساتھ ساتھ دیگر کتابیں جیسے کہانی،رسالے،اخبارات،جرنلس،لغت،عام معلومات کی کتابیں وغیرہ کو پڑھنے کی عادت کو فروغ دینا۔
- ☆ سماجی علوم سے متعلق ہونے والی ہم نصابی سرگرمیوں جیسے تقریر،بحث ومباحثہ،تحریری یا کوئز مقابلے اور کسی موضوع پر ہونے والے سیمینار کی تیاری کے لیے انہیں مختلف کتاب مہیا کرنا۔
- ☆ طلباء کو سماجی علوم کے متعلق تازہ ترین معلومات فراہم کرنا۔
- ☆ طلباء میں نظم وضبط پیدا کرنا۔
- ☆ طلباء میں ذہنی قوتوں کا نشوونما کرنا۔

5.13 سماجی علوم کے کتب خانہ کی افادیت (Advantages of Socail Studyes Library):-

سماجی علوم کے کتب خانے کے مندرجہ ذیل فائدے ہیں:

- ☆ کتب خانہ طلباء کو خالی وقت کا صحیح استعمال کرنے کا اچھا موقع فراہم کرتا ہے۔طلباء خالی وقت میں اِدھر اُدھر گھومنے یا شرارت کے بجائے کتب خانہ میں اچھی اور مفید کتابوں کو پڑھ کر خالی وقت کا صحیح استعمال کر سکتے ہیں۔
- ☆ کتب خانہ غریب بچوں کے لیے نعمت ہوتا ہے۔ایسے طلباء جو کتابیں خرید نہیں سکتے ہیں وہ کتب خانے سے انہیں حاصل کر کے اپنی پڑھائی کے کام کو پورا کر سکتے ہیں۔
- ☆ کتب خانہ انفرادی مطالعہ کے ساتھ خاموشی کے ساتھ پڑھنے کی عادت کو فروغ دیتا ہے۔
- ☆ کمرہ جماعت کی تدریس کی کمیوں کو دور کرنے میں کتب خانہ مددگار ہوتا ہے۔جن بچوں کو کمرہ جماعت میں اپنی دلچسپی، صلاحیت، رفتار اور قوت کے مطابق مطالعے کا موقع فراہم نہیں ہو پاتا ہے۔انہیں کتب خانے میں اپنی انفرادی صلاحیتوں کے مطابق مطالعہ کرنا ممکن ہو پاتا ہے۔
- ☆ طلباء کتب خانے میں نہ صرف انفرادی طور پر بلکہ ایک ساتھ بیٹھ کر، آپسی تناؤ کے ساتھ مطالعہ کرنے کا طریقہ سیکھ پاتے ہیں۔
- ☆ کتب خانہ طلباء کے ذہنی وسماجی نشوونما کے ساتھ ان میں نظم وضبط سے کام کرنے کی صلاحیت بھی پیدا کرتا ہے۔
- ☆ ایک استاد کو بھی مواد مضمون پر مہارت حاصل کرنے، معیاری تدریس و ذہنی اور پیشہ وارانہ ترقی کے لیے خود کو پوری زندگی طلبہ کی طرح مطالعہ کرنا پڑتا ہے۔اس مقصد سے کتب خانہ استادوں کے لیے بھی بہت کارگر ثابت ہوتا ہے جہاں پر وہ خالی وقت میں بیٹھ کر تدریسی مضمون سے متعلق کی کتاب پڑھتے ہیں اور اپنے تدریسی عمل کو موثر بنانے کے لیے مختلف جرنل اور پیشہ وارانہ علم میں ترقی ہوتی ہے۔
- ☆ ثقافتی فروغ کی راہ ہموار کرتا ہے۔
- ☆ کتب خانہ طلباء کو بامقصد اکتساب میں مدد کرتا ہے۔
- ☆ کتب خانہ طلبہ کو مضمون کو بہتر سے سمجھنے اور اکتساب میں آنے والی رکاوٹوں اور مشکلوں کا سامنا کرنے میں مدد کرتا ہے۔
- ☆ یہ وسائل کا ایک مرکز ہوتا ہے جہاں سماجی علوم کی تدریسی و نصابی کتابیں، حوالہ جاتی کتابیں، دیگر کتابیں، رسالے، اخبارات، لغت، کہانیاں وغیرہ پائی جاتی ہے۔
- ☆ طلباء کتب خانہ کے ذریعے نظم وضبط میں رہنا سیکھتا ہے۔
- ☆ یہ طلباء کو مضمون کی تازہ ترین معلومات فراہم کراتا ہے۔
- ☆ طلباء کو تفویض، پروجیکٹ یا تجرباتی اور عملی کاموں کو کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

5.14 سماجی علوم کی کتب خانہ کے اہم وسائل یا سامان

(Resources of Socail Studies Library):-

کسی اسکول میں کتب خانہ مرکزی حیثیت رکھتا ہے اس لیے سب سے ضروری یہ ہے کہ وہ ایک ایسے مقام پر قائم کیا جائے جو اسکول کے مرکز میں ہو اور جہاں کا ماحول بہت پرسکون ہو۔ کتب خانہ کے لیے ایک بڑا کمرہ ہو اور اس کے ساتھ ہی ایک ''ریڈنگ روم'' ہو۔ کسی بھی اچھے کتب خانے میں مندرجہ ذیل وسائل کا ہونا ضروری ہے۔

فرنیچر:- کتب خانے میں کتابوں، رسالوں، لغت اور اخبارات وغیرہ کو رکھنے کے لیے ان فرنیچر کا ہونا ضروری ہے۔ جیسے:

(1) پڑھنے کے لیے بڑی میزیں ہونی چاہئے اور ان کی اونچائی استعمال کرنے والے بچوں کے مطابق ہونی چاہئے

(2) کرسیاں ایسی ہو جن کی اونچائی میزوں کی اونچائی کے مطابق صحیح تناسب میں ہو اور ممکن ہو تو ہلکی ہونی چاہئے

(3) کارڈ کیٹلاگ باکس (Card Catalogue Box)

(4) میگزین یا جرنل ریگ (Magazine & Journal)

(5) اخبارات کے لیے اسٹینڈ (News Paper Stand)

(6) ایٹلس اسٹینڈ (Atles Stand)

(7) کتابوں کے لیے الماری

(8) بولیٹن بورڈ وغیرہ

کتابیں:- یہاں ہمارے سامنے سب سے پہلے یہ سوال اٹھتا ہے کہ کتب خانہ میں کس طرح کی کتابوں اور کون کون سی کتابوں کو رکھا جائے۔ یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ کتابوں کے متعلق کچھ اہم باتوں کو دھیان میں رکھنا چاہئے۔ جیسے:

☆ کتابیں طلبہ کی ضرورتوں اور دلچسپی کے مطابق ہو۔

☆ سماجی علوم کے معلم کی رائے لی جائے۔ کتابوں کا انتخاب کرنے کی ذمہ داری کسی ایک پر نہ چھوڑی جائے بلکہ اس کے لیے ایک لائبریری کمیٹی تشکیل کی جائے جس میں لائبریرین اور کئی سماجی علوم کے معلم ہوں۔ کمیٹی کی رائے سے مضمون سے متعلق جدید اور بہتر کتابوں کو منگوایا جائے۔

☆ کتابوں کے انتخاب کرنے میں ان کی داخلی خصوصیات جیسے مواد کا معیار، زبان، انداز، تحریر، مصنف کا تجربہ وغیرہ اور خارجی خصوصیات جیسے چھپائی، کاغذ کی قسم، جلد، قیمت وغیرہ پر خاص توجہ دی جانی چاہئے۔

☆ کتب خانوں میں مختلف قسم کی کتابیں اور سامان رکھے جاسکتے ہیں جیسے نصاب کی کتابیں، حوالہ جاتی کتابیں، لغت، انسائیکلوپیڈیا، سالانہ کتابیں، تحقیقی کتابیں، بک لیٹ، میپ بک، کیسٹ لاگ، رسالے، کہانیاں، پمفلٹ، ڈاکیومنٹ، پیڈیا ڈیلکس، اخبارات، سمعی بصری آلات یا نان ریڈنگ میٹریل، گلوب، ریڈیو، ٹیپ، ٹی وی، ماڈل، کمپیوٹر، فلم، چارٹ،

نقشہ، پوسٹر، گراف، سلائیڈ، فوٹو گراف وغیرہ۔

5.15 کتب خانہ کے وسائل کے استعمال کو فروغ دینا

(Encouragement for the Maximum Use of Library):-

ہمارے پاس کتب خانے میں تمام وسائل (مختلف قسموں کی کتابیں، رسالات، اخبارات وغیرہ) موجود ہو اور وہاں کا مہتمم ان تمام چیزوں کو منظّم انداز میں رکھے لیکن کتب خانے میں مطالعہ کرنے والے طلبہ نہ ہو تو یہ سبھی وسائل کسی کام کا نہیں۔ ڈاکٹر رنگ ناتھن نے کہا کسی کتب خانے کا بندوبست وہی اچھا کہا جائے گا جو لائبریری سائنس کے ان پانچ اصولوں کو اپنائے:

(1) کتاب استعمال کے لیے ہے (Books are for use)

(2) ہر پڑھنے والے کی کتاب ہے (Every reader his/her Book)

(3) ہر کتاب کا پڑھنے والا ہے (Every Books Reaer)

(4) پڑھنے والے کا وقت بچایئے (Save the time of the reader)

(5) کتب خانہ ایک بڑھتی ہوئی آبادی ہے (The library is a grouring organism)

ان اصولوں کو دھیان میں رکھتے ہوئے کتب خانے کے مہتمم اور اسکول کے افسروں و استادوں کو مندرجہ ذیل باتوں کو عمل میں لانا چاہیے۔

☆ سماجی علوم کی کتابوں کی نمائش لگائی جائے۔

☆ اسکولوں میں یوم کتب خانہ(Library Day) منایا جائے (لائبریری سائنس کے پروفیسر ڈاکٹر ایس آر رنگ ناتھن جنہوں نے ہندوستان میں لائبریری کی ترقی کو فروغ دیا۔ ان کی یوم پیدائش 12 اگست کو قومی یوم کتب خانہ منایا جاتا ہے)۔

☆ جو بھی نئی کتابیں کتب خانے میں آرہی ہیں اس کی معلومات استادوں کے ذریعے کلاس میں بلیٹن بورڈ پر کتاب کے کورتج کو لگا کر دی جائے۔

☆ طلباء کو کتب خانے میں آنے والی کتابوں کے بارے میں بتایا جائے۔

☆ طلباء کو کتابوں کے اچھی طرح سے استعمال کرنے کے لیے تربیت دی جائے اور ان کی کتب خانہ سے متعلق مسائل کو حل کیا جائے۔

☆ طلباء میں کتب خانے کے لیے دلچسپی اور رجحان کو فروغ دینے کے لیے طلباء کی ایک کمیٹی بنائی جاسکتی ہے۔

☆ سبھی معلم کو چاہیے کہ وہ طلباء کو تفویض یا پروجیکٹ یا کوئی مضمون سے متعلق کوئی مسائل دے جس کے حل کی تلاش یا کام پورا کرنے کے لیے وہ کتب خانے جائے۔ جس سے ان میں وسائل کے تلاش کرنے کی صلاحیت اور مطالعہ کا جذبہ پیدا ہو۔

☆ استاد طلباء میں پڑھنے کی عادت کو فروغ دے اس کے لیے ان کو روزانہ اخبار پڑھنے، کسی موضوع پر تحریر لکھنے یا تقریر کرنے

کے لیے دے اور نظام الاوقات میں کچھ وقت کتب خانے میں مطالعہ کرنے کے لیے رکھے۔

☆ استاد اس بات کا ریکارڈ بھی رکھے کہ سبھی طلباء کتب خانے میں جارہے ہیں یا نہیں۔

5.16 سماجی علوم کی تجربہ گاہ اور اس کے معنی

(Socail Studies Laboratory and its Meaning):-

تجربہ گاہ سے مراد اسکول بلڈنگ کے اس کمرے سے ہے جہاں تجرباتی آلات اور اشیاء و دیگر تعلیمی اشیاء مہیا ہوتے ہیں اور طلبہ کو ان کا استعمال کرتے ہوئے خود سے عملی اور تجرباتی طور پر کام کر کے سیکھنے کا موقع فراہم کیا جاتا ہے۔

سماجی علوم کے مطالعہ کے لیے تجربہ نہایت ضروری ہے۔ سماجی علوم کی تجربہ گاہ طلباء کے لیے فوری طور پر ایک ایسا ماحول فراہم کرتی ہے جو نظریاتی اور عملی دونوں طرح کے علم کو سیکھنے میں مدد کرتی ہے۔ تجربہ گاہ، سماجی علوم کے نظریاتی مواد سے متعلق عملی سرگرمیوں کو آسان طریقے سے سمجھانے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ تجربہ گاہ میں تجربات کے ذریعہ تمام تصورات کو واضح کیا جاتا ہے۔ سماجی مطالعہ کے استاد اور طلبہ کے لیے کمرہ یا تجربہ گاہ تمام سرگرمیوں کا مرکز ہوتا ہے۔ تجربہ گاہ میں جو کام کیا جاتا ہے استاد طلبہ کو اس کے بارے میں بتا دیتا ہے اور اس سے متعلق آلات اور کتابوں کی جانکاری انہیں دے دیتا ہے۔ اس کے بعد طلباء بتائے گئے کام کو خود سے تجربہ گاہ میں بیٹھ کر کرتے ہیں۔ تجربہ گاہ میں طلبہ کو دیے گئے کام کو اپنے ڈھنگ سے پورا کرنے کی پوری آزادی دی جاتی ہے۔ تجربہ گاہ میں طلباء خود کی سرگرمیوں اور کوششوں کی بنیاد پر تجرباتی طریقے سے کام کرنا سیکھتے ہیں۔ تجربہ گاہ میں کتابوں کا مطالعہ بھی کر سکتے ہیں۔ تحریری کام بھی کر سکتے ہیں۔ گراف بھی بنا سکتے ہیں۔ نقشے، گلوب، چارٹ بھی دیکھ سکتے ہیں اور بیرومیٹر، تھرمامیٹر، کمپاس یا ریڈیو، ٹیپ ریکارڈ جیسے آلات کا استعمال بھی کر سکتے ہیں۔ کسی طرح کی مشکلات آنے پر وہ استاد سے رہنمائی بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ تجربہ گاہ میں طلبہ زیادہ ایکٹیو رہ کر کام کرتے ہیں اور نہ صرف آلات کا استعمال کرنا سیکھتے ہیں بلکہ دی گئی ذمہ داریوں کو پورا کرنا بھی سیکھتے ہیں۔

5.17 سماجی علوم کی تجربہ گاہ کی ضرورت (Need of Social Studies Laboratory):-

ایک وقت ایسا تھا کہ سائنس کی تعلیم کے لیے ہی تجربہ گاہ کی ضرورت سمجھی جاتی تھی لیکن آج سائنس اور سماجی علوم دونوں کے موضوع ایک دوسرے کے بہت قریب آجانے کی وجہ سے سماجی علوم کو بھی سائنس کی طرح مختلف آلات جیسے چارٹ، نقشے، تصاویر، گراف، تھرمامیٹر، بیرومیٹر، فلم وغیرہ کا استعمال کرتے ہوئے سائنسی طریقے سے مطالعہ کرنے کی ضرورت محسوس کی جارہی ہے۔ اگر تواریخ، جغرافیہ، معاشیات وشہریت سے متعلق بہت سی کتابیں تدریسی واکتسابی اشیاء اور آلات کسی ایک کمرے میں ہوں تو اسے تجربے گاہ کی شکل دے سکتے ہیں۔ تجربہ گاہ کی مدد سے طلباء بہت سی باتوں کو خود سے مطالعہ کر کے اور خود کی کوششوں سے سیکھ سکتے

ہیں اوران کے اندر مسائل کے حل کی صلاحیتوں اور تخلیقی صلاحیتوں کوفروغ دیا جاسکتا ہے۔ جیسے تواریخی تصاویر اور سکوں کو اکٹھا کرنے کا کام۔ فصلوں کے بیج کو اکٹھا کرنے کا کام، نقشے بنانا وغیرہ۔ بہت سے نفسیاتی تحقیقوں سے یہ بات نکل کر آئی ہے کہ بچے علم خود کام کر کے سیکھتے ہیں۔ وہ نہ صرف بآسانی حاصل کر لیتے ہیں بلکہ وہ ان کے ذہن میں مستقل طور سے برقرار رہتا ہے اسی کو دھیان میں رکھتے ہوئے تمام نئے طریقے، تدریس میں سرگرمیوں کا اصول (Principle of Activity) کو خاص مقام دیتے ہوئے خود سے کام کرتے ہوئے تعلیم حاصل کرنے کا موقع فراہم کرنے کے لیے الگ الگ مضمون کا تجربہ گاہ قائم کرنے کی بات کہی جانے لگی ہے۔ طلبہ میں پڑھنے کے جوش، ذوق وشوق کا جذبہ پیدا کرنے، مسائل حل کرنے کی صلاحیتوں اور تخلیقی سوچ اور متاثر کن تدریسی واکتسابی ماحول کوفروغ دینے کے لیے تجربہ گاہ کی اہم ضرورت ہے۔

5.18 سماجی علوم کی تجربہ گاہ کے وسائل (Resources of Socail Studies Laboratory):-

سماجی علوم کی تجربہ گاہ طلبہ کی ضرورتوں اور صلاحیتوں کو دھیان میں رکھ کر قائم کی جانی چاہئے۔ تجربہ گاہ سماجی علوم مضمون میں خاص کر تواریخ میں طلبہ کی بوریت اور غیر دلچسپی کو ختم کر کے ان میں ایک نیا نظریہ تیار کرتی ہے۔ تجربہ گاہ کے ذریعے طلباء میں سماجی علوم مضمون کے لیے دلچسپی پیدا کی جاسکتی ہے۔ تجربہ گاہ میں استاد کو طلبہ کی رہنمائی کرنی چاہئے اور طلبہ کو کام کرنے کی آزادی دینی چاہئے۔ اس پر کسی طرح کا دباؤ نہیں ہونا چاہئے۔ ہمارے ملک کے اسکولوں میں سماجی مطالعہ کی تجربہ گاہ کی کمی پائی جاتی ہے لیکن حقیقت میں سائنس کی طرح سماجی علوم میں تجربہ گاہ کی اپنی اہمیت ہے۔ سماجی مطالعہ کی تجربہ گاہ کو بھی سائنس کی تجربہ گاہ کی طرح تمام آلات کی درکار رہوتی ہے۔ سماجی علوم کی ایک اچھی تجربہ مندرجہ ذیل آلات واشیاء کو شامل کیا جاسکتا ہے۔ جس کی مختصر فہرست درج ذیل ہے:

ایک بڑا کمرہ:- جس میں عمل کرنے کے لیے بڑی سائز کی ٹیبل و کرسیاں ہوں تو تدریسی اشیاء کو حفاظت سے رکھنے کے لیے الماریاں ہوں۔

چاک بورڈ:- معلم تجربہ گاہ میں اس کا استعمال اہم نکات کو لکھنے، نقشہ، تصویر، ڈائیگرم وغیرہ کو بنانے میں کرتا ہے۔

بلیٹن بورڈ:- سماجی مطالعہ کی تجربہ گاہ میں بولٹین بورڈ ہونا بھی بہت ضروری ہے۔

سماجی مطالعہ کا تعلق سماج میں ہونے والے واقعات اور سرگرمیوں سے ہوتا ہے۔ بلیٹن بورڈ پر موضوع سے متعلق تصویر، چارٹ، خاکہ، کارٹون، مقامی ملک کی و بیرونی ملک کی خبروں وغیرہ کا مظاہرہ کیا جاسکتا ہے۔

سمعی و بصری آلات:- سماجی علوم کی تجربہ گاہ میں چارٹ، پرچم، مختلف ممالک، گلوب، نقشے، تصویر، ماڈل، اسکریپ بک، ریڈیو، ٹیپ ریکاڈر، فوٹو کاپی مشین، فلم اور پروجیکٹر، ٹی وی، انٹرنیٹ وغیرہ ہونا ضروری ہے۔

تصویر:- نیتاؤں کی تصویر، کسی مقام کی تہذیب وثقافت کا مظاہرہ کرنے والی تصویر، مختلف بادشاہوں کی تصویر، سماجی اور قومی تہواروں کی تصویر، کارخانوں و صنعتی دھندوں کی تصویر۔

چارٹ و گراف:- مختلف چارٹ جیسے لوک سبھا، ودھان سبھا کا چارٹ، شہریوں کے حقوق وفرائض کا، پہاڑوں و ندیوں کا چارٹ، فصلوں اور آرائش کے ذرائع۔

خاکہ (Diagram):- خاکہ کا استعمال کر کے سماجی مطالعہ کے مختلف پہلوؤں کو آسانی سے سمجھا جا سکتا ہے۔ جیسے تاریخی واقعات، آمدنی، آبادی کا خاکہ وغیرہ۔

ماڈل:- تواریخی عمارتوں، آرائش کے ذرائع، کسی سماجی ادارے، جیسے اسپتال، کارخانے، اسکول وغیرہ کا ماڈل۔

نمونے :- مٹی، چٹانوں، پتھر اور ماربل کے نمونے وغیرہ مختلف ممالک کے ڈاک ٹکٹ کے نمونے۔

پینٹو گراف:- یہ ڈرائنگ کا ایک آلہ ہے۔ اس میں دی گئی اسکیل کی مدد سے طلبہ نقشے کو چھوٹا یا بڑا بنا سکتے ہیں۔ پینٹوگراف کی مدد سے طلبہ سیاسی، معاشی اور جغرافیہ سے متعلق نقشوں کو آسانی سے بنا سکتے ہیں۔

کتابیں، ایٹلس اور نقشہ:- سماجی مطالعے سے متعلق کچھ کتابیں ایٹلس اور تمام ملکوں اور صوبوں کے نقشے تجربے گاہ میں ہونی چاہئے۔ ریاستی اور مرکزی حکومت کی طرف سے جاری کردہ پمفلٹ، دوسری قومی و بین الاقوامی ایجنسیاں UNO اور یونیسکو وغیرہ کا بلیٹن۔

فرنیچر:- سماجی مطالعے کی تجربہ گاہ میں طلباء کے بیٹھنے کے لیے کرسیاں اور کچھ بڑے میز ہونی چاہئے جن پر طلباء نقشے وغیرہ بنا سکے۔ سماجی مطالعے کے تجربہ گاہ کا کمرہ اتنا بڑا ہونا چاہئے جس میں مطالعے اور تجرباتی کام دونوں ہی ہو سکے۔ یہ کمرہ کم سے کم 35x25 فٹ لمبائی کا ہونا چاہئے۔

دیگر امدادی اشیاء:- سماجی مطالعے کی تجربہ گاہ کے لیے سروے کے آلات، پینسل سیٹ، ڈرائنگ سیٹ، برش، قینچی، چاقو، ہتھوڑا، پیچکس، کاغذ، بیرومیٹر، سمت کو بنانے والا آلات، فضائی رخ بنانے والا آلات، بارش پیمانہ، تپش پیمانہ، کیمرہ، فوٹو، ایلبم وغیرہ۔

5.19 سماجی علوم کی تجربہ گاہ کے فوائد (Advantages of Social Studies Laboratory):-

سماجی علوم کے تجربے گاہ کے بہت سارے فائدے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

- ☆ تجربہ گاہ میں طلباء خود کر کے سیکھتے ہیں۔ اس لیے جو بھی سیکھتے ہیں مستقل طور پر سیکھتے ہیں۔
- ☆ تجربہ گاہ میں کام کرنے سے طلباء میں سماجی علوم کے مضمون میں رجحان اور دلچسپی پیدا ہوتی ہے۔
- ☆ تجربہ گاہ میں کام کرنے سے طلباء میں تخلیقی اور تحقیقی نظریئے کو فروغ ملتا ہے۔
- ☆ طلباء میں خود اعتمادی، خود مختاری، محنت کرنے اور تجربات کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔
- ☆ طلباء میں سیکھنے اور تحقیق کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔
- ☆ تجربہ گاہ میں گراف، چارٹ، نقشے، ماڈل اور خاکہ بنانے سے طلباء میں مختلف تخلیقی صلاحیتیں اجاگر ہوتی ہیں۔
- ☆ طلباء میں خود کی کوششوں سے کام کرنے کی عادت کا نشوونما ہوتا ہے۔

☆ تجربہ گاہ میں طلباء ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر کام کرنا سیکھتے ہیں۔ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں جس سے ان میں مختلف سماجی صلاحیتوں اور مہارتوں کو فروغ دیا جا سکتا ہے۔

☆ تجربہ گاہ میں طلباء بہت سارے آلات کا استعمال کرتا ہے اور اسے بہت سی معلومات حاصل ہوتی ہے جس سے اس میں خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے۔

☆ تجربہ گاہ میں طلباء اپنی مرضی اور خوشی کے ساتھ کام کرتے ہیں اوران میں نظم وضبط کا جذبہ خود سے پیدا ہوتا ہے۔

5.20 سماجی علوم کی تجربہ گاہ میں اپنائی جانے والی ہدایات

(Precaution to be Carried out while Working in Social Studies Laboratory):-

تجربہ گاہ میں کام کرنے سے پہلے استاد طلبہ کو کچھ ہدایتیں پہلے سے دینی چاہئے جو مندرجہ ذیل ہیں:

☆ تجربہ گاہ میں کسی بھی کام کو کرنے سے پہلے اس میں استعمال میں لائے جانے والے آلات کے بارے میں طلباء کو پہلے سے جانکاری ہونی چاہئے۔

☆ آلات یا اشیاء کو احتیاط کے ساتھ کام میں لانا چاہئے۔

☆ استعمال کرنے کے بعد چیزوں کو اپنی جگہ پر ٹھیک سے رکھنا چاہئے۔

☆ تجربہ گاہ میں کام کرنے کا موقع سبھی طلبہ کو برابر ملنا چاہئے۔

☆ تجربہ گاہ میں کام شروع کرنے سے پہلے اس سے متعلق ضروری باتیں استاد کو طلبہ کو بتانی چاہئے جس سے کام کرنے میں آسانی ہو۔

5.21 سماجی علوم کا میوزیم (Socail Studies Museum):-

میوزیم بچوں کی تعلیم میں بہت اہم رول ادا کرتے ہیں۔میوزیم ایک ایسا ادارہ ہے جو ثقافتی ،تاریخی اور سائنسی اہمیت کے ذخیروں کی نمائش اور حفاظت کرتا ہے۔ بہت سارے عوامی میوزیم عام طور پر نمائش کے ذریعے اپنے اشیاء کو دستیاب کرتے ہیں۔ میوزیم تعلیم حاصل کرنے کا اہم ذریعہ ہے۔طلباء ان میں نمائش کئے گئے اشیاء کا مشاہدہ کر کے خود سے سیکھتے ہیں۔ کیونکہ ان میں اشیاء کو تحقیقی طور پر دیکھنے یا اس کے نمونے کو دیکھنے کا موقع ملتا ہے۔طلباء میوزیم کے ذریعے سیدھے طور پر مشاہدہ کر کے دلچسپی کے ساتھ سیکھتے ہیں۔اس لیے ان کا اکتساب اور تجربات زیادہ مشکل ہوتا ہے۔ کیونکہ خود کے مشاہدے اور تجربات سے حاصل کیا گیا علم کو دماغ میں برقرار رکھنا آسان ہوتا ہے۔

مدالیار کمیشن نے اسکولوں میں میوزیم قائم کیے جانے کی سفارش کی۔ سماجی مطالعہ میں خاص کر تواریخ میں میوزیم بہت زیادہ مفید ہے۔میوزیم کے ذریعے طلباء میں مشاہداتی ،تصوراتی اور فیصلہ سازی کی قوتوں کا نشوونما ہوتا ہے۔ کیونکہ میوزیم خود میں

سیکھنے کا ایک ذریعے ہے اور طلبہ سیدھے طور پر مشاہدہ کر کے سیکھتے ہیں۔

5.22 میوزیم کے معنی (Meaning of Museum):-

عجائب گھر یا میوزیم سے مراد ایسا مقام ہے جہاں تاریخی، ثقافتی یا سائنسی اہمیت کی اشیاء نمائش کے لیے رکھی جاتی ہے۔ میوزیم لفظ گریک زبان ''میوزز'' (Muses) سے اخذ کیا گیا ہے جس کے معانی ہوتے ہیں (Temple of Muse) میوز مندر جسے وقت مطالعے کی جگہ کے طور پر تصور کیا جاتا تھا۔ اس کے کوچہ میوزیم کو غور وفکر کا مندر کہا ہے۔ میوز کو دیوی مانا جاتا تھا۔ یہ میوزز موسیقی، فنون، مشاعری، سائنس وغیرہ کی نمائندگی کرنے والی دیویاں ہیں۔ اس بات سے واضح ہے کہ میوزیم سے مراد اس جگہ سے ہے جہاں پر موسیقی، فن، ادب، سائنس وغیرہ سے متعلق مختلف اشیاء کو اکٹھا کیا جاتا ہے۔

یہ فنون لطیفہ کی تاریخی اہمیت کی اشیاء کو جمع کرنے کی جگہ ہوتی ہے۔ ان اشیاء کی بے پناہ تعلیمی اہمیت ہوتی ہے۔ مغربی مما لک میں میوزیم کے دوروں کو لازمی تعلیمی سرگرمی قرار دیا گیا ہے۔

5.23 میوزیم کے مقاصد (Objectives of Museum):-

تعلیمی نقطہ نظر سے میوزیم کے مندرجہ ذیل مقاصد ہیں:

- ☆ میوزیم کے ذریعے طلباء میں سیکھنے کو آسان اور تجرباتی بنانا۔
- ☆ سیکھنے کا مثبت اور سازگار ماحول پیدا کرنا۔
- ☆ طلباء کو براہ راست سیکھنے کا موقع فراہم کرنا۔
- ☆ طلباء میں منطقی سوچ، مشاہدہ کرنے تخلیقی اور ذہنی صلاحیتوں کو پیدا کرنا۔
- ☆ معلم اور طلباء دونوں میں مطالعے اور تحقیق کے لیے جوش وخروش پیدا کرنا۔
- ☆ طلباء کی سماجی علوم مضمون میں رجحان اور دلچسپی پیدا کرنا۔

5.24 میوزیم کی اہمیت اور ضرورت (Need and Importance of Museum):-

تعلیمی دور میں میوزیم کی بہت اہمیت ہوتی ہے۔ ان میں جو اشیاء اکٹھا ہوتے ہیں ان کا مشاہدہ کر کے طلباء میں محرکہ، جوش و تجسس پیدا ہوتا ہے۔ میوزیم کو دیکھ کر طلباء میں بھی اہم اشیاء کو اکٹھا کرنے کی عادت کی نشو ونما ہوتی ہے۔ میوزیم نہ صرف طلباء کو اپنے ملک کی تاریخی اور قومی ورثہ کی جھلک دیکھنے کا موقع فراہم کرتا ہے بلکہ طلباء میں تخلیقی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے میں مددگار ہوتا ہے۔

سیکنڈری ایجوکیشن کمیشن نے بتایا کہ اصل مسودہ رجوع کیا جائے۔ میرے خیال میں یہاں مغربی مما لک ہونا چاہئے۔ میوزیم کے ذریعے تواریخ، فنون، ادب اور سائنس وغیرہ کی تدریس کے لیے ایک بہت ہی تخلیقی ماحول پیدا کیا ہے۔ لیکن ہمیں افسوس

ہے کہ ہمارے ملک میں اس طرح کے میوزیم کی کمی ہے۔اس لیے تعلیم میں ایک نئے نظریئے اور طریقے کو دھیان میں رکھتے ہوئے میوزیم قائم کیے جانے کی ضرورت ہے۔اگر ہر اسکول میں میوزیم قائم نہ کئے جاسکے تو کم از کم اس شہر کے سارے اسکولوں کو ملا کر ایک کامن میوزیم قائم کرنا چاہئے۔اس کے علاوہ سرکار کو یہ بھی چاہئے کہ وہ اہم مکانوں پر میوزیم قائم کرے اور ان میں قدیم اور جدید زمانے کی اشیاء کو اکٹھا کیا جائے۔ان میوزیم کو دیکھنے کے لیے طلبہ کی حوصلہ افزائی کی جائے۔مختصر میں کہہ سکتے ہیں کہ سماجی علوم میں میوزیم کی ضرورت حسب ذیل باتوں سے واضح ہوجاتی ہے۔

- ☆ میوزیم طلباء کے تدریس واکتساب میں مددگار رہتا ہے۔
- ☆ میوزیم کے ذریعے طلباء کو کم وقت میں بہت ساری اہم اشیاء کو دکھایا اور اس کے بارے میں بتایا جاسکتا ہے۔
- ☆ طلباء کو سیکھنے کے لیے مثبت ماحول اور تحریک پیدا کرتے ہیں۔
- ☆ طلباء میں اہم اشیاء کو اکٹھا کرنے ،ان کی حفاظت کرنے اور ان کی نمائش کرنے کا رجحان پیدا ہوتا ہے۔
- ☆ طلباء میں منطقی سوچ اور تخلیقی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔
- ☆ طلباء کو ملک کی ثقافت کا علم ہوتا ہے۔
- ☆ میوزیم کے ذریعے طلباء کو اس میں رکھے اشیاء،تصویر وغیرہ چیزوں کو سیدھے طور پر دیکھ کر علم اور تجربے کا موقع حاصل ہوتا ہے۔
- ☆ طلباء کی سماجی علوم مضمون میں مثبت رجحان اور دلچسپی پیدا ہوتی ہے۔
- ☆ طلباء جو بھی سیکھتے ہیں خود مشاہدہ کر کے اور براہ راست سیکھتے ہیں۔
- ☆ تواریخ کے واقعات اور عظیم ہستیوں سے روبرو ہو پاتے ہیں۔
- ☆ طلباء میں مختلف صلاحیتوں جیسے مشاہدہ کرنا،تصور کرنا اور فیصلہ سازی کرنے کی صلاحیتوں کا نشو ونما ہوتا ہے۔
- ☆ میوزیم کے ذریعے طلباء کو سماجی علوم کے متعلق تمام باتوں کو رٹنا نہیں پڑتا ہے بلکہ فطری طور پر دیکھ کر اور سمجھ کر سیکھتے ہیں اس لیے ان کا سیکھنا مستقل ہوتا ہے۔
- ☆ طلباء کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔

5.25 اسکول میں سماجی علوم کا میوزیم کیسے قائم کریں گے

(How can Establish Museum for Social Studies in School):-

آج زیادہ تر بڑے شہروں میں بڑے میوزیم اور چھوٹے شہروں میں مقامی میوزیم بھی واقع ہیں۔معلم چاہے تو سماجی علوم سے متعلق میوزیم کو چھوٹے سے سطح پر اسکولوں میں بھی قائم کیا جاسکتا ہے۔اسکول میں میوزیم قائم کرنے کے لیے اسکول بلڈنگ میں ایک بڑا روشن اور ہوادار کمرہ ہونا چاہئے۔اگر چاہے تو سماجی علوم کے علاوہ دیگر مضامین کے لیے بھی الگ الگ حصے بانٹ سکتے ہیں

جن میں ان سے متعلق قدیم اور جدید دونوں طرح کے اشیاء کو جمع کر سکتے ہیں۔ اسکول میں میوزیم کو قائم کرنے کے لیے ان میں دو طرح کی چیزیں اکٹھا کی جاسکتی ہیں۔ ایک اصل طور پر سکے، پرانے نوٹ، ڈاک ٹکٹ، آلات، ہتھیار، کپڑے، برتن، معاہدے، فرمان، عدالتوں کے فیصلے، پینٹنگ اور شلپ کاری، چٹانوں کے ٹکڑے، سیپ، فونگا وغیرہ۔

دوسرے دیگر وسائل جیسے بہت سی عظیم ہستیوں کی سوانح حیات، تصویریں، نقشے، مختلف ملکوں کے حیوانات اور نباتات کی تصویریں، پرچم کی تصویریں، مشین، کارخانوں اور زراعت سے متعلق تصویریں، خاکے وغیرہ بھی میوزیم میں رکھے جاسکتے ہیں۔ میوزیم رکھے جانے والے پرانے سکے، نوٹ، زیورات وغیرہ بہت سے اشیاء کو جمع کر کے انہیں ٹھیک سے سجا کر نمائش کے لیے شیشے کی الماری، شوکیس، میز پر رکھے جاسکتے ہیں۔ میوزیم میں رکھے اشیاء پر اس کی تفصیل لکھی جانی چاہئے۔ جسے پڑھ کر سمجھا جاسکے کہ میوزیم کا نظم کرنے میں طلبہ کی مدد لی جاسکتی ہے اور ان سے بھی کچھ چیزوں کو اکٹھا کرایا جاسکتا ہے اور ماڈل بنوایا جاسکتا ہے لیکن اس کے لیے استاد کی رہنمائی کی ضرورت ہے۔ میوزیم میں طلبہ کے ذریعے بنائی گئی چیزوں، تصویروں اور ماڈلوں یا اکٹھا کر کے لائے گئے اشیاء کو خاص مقام ملنا چاہئے۔

5.26 سماجی علوم کی میوزیم کے اہم وسائل یا سامان (Resources of Socail Studies Museum):-

سماجی علوم کی اسکولی میوزیم میں مندرجہ ذیل آلات و اشیاء کو شامل کیا جاسکتا ہے۔ جس کی مختصر فہرست درج ذیل ہے۔
میوزیم کے اشیاء کی درجہ بندی سماجی مطالعے کے اجزاء کے لحاظ سے کرنا چاہئے:

تاریخ:- اس میں ایسی اشیاء رکھنی چاہئے جس سے طلباء ماضی سے متعلق معلومات حاصل کر سکے۔ جس سے اس میں عام طور پر اس وقت کے ہتھیار، برتن، کپڑے، اوزار اور زیورات وغیرہ حقیقی اشیاء یا اس کے دستیاب نہ ہونے پر ان کی تصویر یا مٹی کا ماڈل (Clay Model) وغیرہ کو تیار کر کے نمائش کے لیے رکھا جاسکتا ہے۔

جغرافیہ:- اس میں ایسی اشیاء کو رکھا جانا چاہئے جو جغرافیہ سے تعلق رکھتی ہو جیسے مختلف نمونے کے پتھر، مٹی، چٹانوں کے ٹکڑے، سیپ، مونگا، نقشہ جات، گلوب، ماڈل، موسموں کے چارٹ، وقت کے چارٹ، نظام شمسی، پہاڑوں، میدانوں، جھیلوں، دریاؤں، زمینی و آبی جانوروں کے تفصیلاتی چارٹ۔

شہریات:- اس میں ایسے اشیاء کو جمع کر کے رکھا جاسکتا ہے جو شہریت سے متعلق ہے۔ جیسے شہری حقوق اور فرائض، مختلف انداز کی حکومتیں، مختلف ادوار میں آزادی کی جدوجہد، مختلف ممالک کے دستوروں کے اہم خدوخال، ہندوستانی دستور میں تمہید، عدالتی نظام وغیرہ کا تفصیلاتی چارٹ۔

اس کے علاوہ تمام اشیاء جیسے سکے، پرانے/ نئے نوٹ، ڈاک ٹکٹ، معاہدے، فرمان، عدالتوں کے فیصلے، عظیم ہستیوں کی سوانح حیات، تصویریں، نقشے، مختلف ملک کے حیوانات اور نباتات کی تصویریں، پرچم کی تصویریں، مشین، کارخانوں اور زراعت سے متعلق تصویریں وغیرہ بھی رکھے جاسکتے ہیں۔

5.27 سماجی علوم کے تدریس میں حالاتِ حاظرہ کی ضرورت اور اہمیت اور متنازعہ امور

Need and Significance of Current Events and Controversial Issues in Teaching (Social Studies):-

5.28 حالات حاضرہ کے مقاصد

(Objective of Current Event in Social Studies):

آج کے جدید دور میں یہ توقع کی جاتی ہے کہ استاد اور طلبہ کو موجودہ وقت کے اہم لوگوں، واقعات، چیزوں، خیالات سے واقفیت ہونا چاہئے۔ تعلیم کا مقصد بھی طلبہ اور استاد دونوں کو موجودہ حالات یا حالات حاضرہ سے واقف کرانا ہے۔ ایسے میں معلم کو ہر لمحہ ہونے والی تبدیلیوں اور ایجادات پر نگرانی رکھنا ضروری ہے تا کہ وہ قوم کے طلبہ کو بھی اس سے واقف کرا سکے۔ کیونکہ حالات حاضرہ کی طلبہ کے لیے موجودہ دور بہت اہمیت ہے۔

4.29 حالاتِ حاضرہ کے معنی (Meaning of Current Event):-

Current Event جسے اہم اردو میں حالات حاضرہ کہتے ہیں۔ دو لفظ ''حالات'' اور ''حاضرہ'' سے مل کر بنا ہے۔ ''حالات'' کے معانی ''حال''، ''معلومات'' اور ''واقعات'' سے اور ''حاضرہ'' کے معنی ''موجودہ'' اور ''حالیہ'' سے ہے۔ لہٰذا حالات حاضرہ سے مراد روزمرہ کی زندگی میں ہمارے اردگرد ہونے والے واقعات سے واقفیت ہے۔ دوسرے لفظوں میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ حالات حاضرہ دور حاضر میں دنیا میں رونما ہونے والے حالات سے واقفیت ہے۔ موجودہ وقت میں دنیا میں ہونے والے سماجی یا سیاسی مفاد اور اہمیت کے واقعات کو حالات حاضرہ کہتے ہیں۔

حالات حاضرہ، سماجی علوم میں مضامین کی بہت سی باتوں کا احاطہ کرتا ہے اور نصاب کے تمام باتوں سے رابطہ رکھتا ہے۔ اس لیے یہ سوچا جانے لگا کہ اسے اسکول کے نصاب میں شامل کیا جائے۔ اسے سماجی علوم کے نصاب کا اہم حصہ بنایا جائے۔ کیونکہ یہ مقامی، ریاستی، قومی اور بین الاقوامی سطح پر سماجی زندگی میں واقع ہونے والی سماجی، ریاستی، مذہبی، ثقافتی علاقوں سے وابستہ تازہ ترین اور فوری معلومات، اخبار، ریڈیو، ٹی وی، موبائل، انٹرنیٹ اور دیگر معلوماتی وسائل کے ذریعے فراہم کرتا ہے۔

اس طرح سے ہم دیکھتے ہیں کہ آج کا دور معلم ہو یا طلبہ اسے ترقی کی راہ کامیاب ہونے کے لیے حالات حاضرہ سے واقف ہونا ضروری ہے۔ اسکول میں موجود تمام وسائل جیسے اخبارات، رسالے، جرنل، ریڈیو، ٹی وی، کیمرہ، انٹرنیٹ وغیرہ کے طلباء کو حالات حاضرہ سے آشنا کرایا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ تمام سرگرمیاں جیسے گروہ میں بحث و مباحثہ، خبریں، کہانیاں اور تصویروں کی اسکرپٹ، بک بنانا، چارٹ بنانا (حالات حاضرہ سے متعلق تمام باتوں پر) حالات حاضرہ کی باتوں کو کارٹون کے ذریعہ پیش کرنا جو اخبار میں اہم ہو اس سے متعلق ڈرامہ کروانا۔ ماہرین و مفکرین سے حالات حاضرہ سے متعلق کسی امور پر لکچر اور کوئز مقابلہ وغیرہ

کے ذریعہ طلبہ حالات حاضرہ سے واقف ہوسکتے ہیں۔اس کے ساتھ ہی تدریس میں ایسے تمام طریقے استعمال کیے جاسکتے ہیں جس سے طلبہ حالات حاضرہ کی معلومات حاصل کرسکے۔جیسے خطاب کے لیے اسکول میں ایسے شخص کو دعوت دی جاسکتی ہے جس کو حالات حاضرہ پر عبور حاصل ہو۔کسی موجودہ اہم مدعا یا مسائل پر بحث و مباحثہ کرایا جاسکتا ہے۔حالات حاضرہ سے متعلق کسی موضوع پر پروجیکٹ دیا جاسکتا ہے۔انکشافی طریقے یا مسائل حل کرنے کے طریقے کا استعمال کرکے کسی مسائل کا حل نکالنے یا اس کے لیے تجویز دینے کو کہا جاسکتا ہے۔

5.30 سماجی علوم میں حالاتِ حاضرہ کے مقاصد

(Objective of Current Event in Socail Studies):-

سماجی علوم میں حالات حاضرہ کے مندرجہ ذیل مقاصد ہیں:

- ☆ اس کے ذریعے طلبہ کو مقامی، قومی، بین الاقوامی سطح پر سماجی اور ثقافتی معلومات دینا جس سے وہ دنیا میں ہونے والی تبدیلیوں سے باخبر رہے۔
- ☆ حالات حاضرہ کے مطالعہ کے ذریعے سماجی علوم کی تدریس کو آسان اور دلچسپ بنانا۔۔
- ☆ دور حاضر کی تمام واقعات کو سمجھنے، تعین قدر کرنے اور اس کے بنیاد پر فیصلہ لینے کی صلاحیت پیدا کرنا۔
- ☆ تمام عالمی معلومات حاصل ہوتی ہے جس سے طلبہ میں آزادانہ اور عالمی سوچ، ہم آہنگی اور جمہوری اقدار کا نشو ونما ہوتا ہے۔
- ☆ حالات حاضرہ طلبہ کو وسیع مطالعے کا موقع فراہم کرتا ہے جس سے اس کی سوچ اور معلومات کے دائرے کی توسیع ہوتی ہے۔
- ☆ اس سے طلباء میں دنیا کے مختلف حصوں میں ہونے والے بدلاؤ سے واقف کرانا اور مختلف مسائل پر بحث و مباحثہ اور تنقیدی جائزہ کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا۔
- ☆ سماجی علوم سے متعلق مخصوص موضوعات پر تازہ ترین معلومات تلاش کرنے کی صلاحیت پیدا ہوگی۔

5.31 سماجی علوم میں حالاتِ حاضرہ کی ضرورت اور اہمیت

(Need and Significance of Current Event in Social Studies):-

سماجی علوم کے طلبہ کو حالات حاضرہ سے واقف ہونا چاہئے کیونکہ اس کے بہت سارے فائدے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

طلباء کی معلومات کو تازہ ترین رکھنے میں:- طلباء کتابوں میں جو کچھ پڑھتا ہے، کبھی کبھی اس میں دی گئی معلومات پرانی ہوچکی ہوتی ہے جس میں تبدیلی کی ضرورت ہوتی ہے۔ایسے حالات میں معلم کی یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ طلباء کو تازہ ترین معلومات فراہم کرائے۔اس کے ساتھ ہی موجودہ وقت میں مقامی، ریاستی اور قومی سطح پر تعلیمی، سیاسی، ثقافتی اور دیگر علاقوں میں جو کچھ بھی واقع ہو رہا ہے ان سبھی معلومات سے اپنے آپ کو تازہ ترین رکھنے کے لیے بھی اس کا مطالعہ ضروری ہے۔

طلباء کو مستقبل کے لیے تیار کرنے میں:- حالات حاضرہ کا مطالعہ طلبہ کو مستقبل کی مشکلات کا سامنا کرنے میں اور معاشرے میں ہونے والی تبدیلی کو سمجھنے میں مدد کرتا ہے۔طلبہ مستقبل کا سامنا تبھی خوبی سے کرسکتا ہے جب موجودہ حالات سے واقفیت رکھتا ہو۔اس لیے معلم کو طلبہ کو حالات حاضرہ کا مطالعہ کرنے کے لیے حوصلہ افزائی کرنی چاہئے۔

ذمہ دار اور بیدار شہری بننے کے لیے :- ایک باخبر سماج اور حکومت کی تشکیل باخبر شہری کے ذریعہ ہی کی جاسکتی ہے۔اس لیے اگر ہم طلبہ کو ذمہ دار، باخبر اور بیدار شہری بنانا چاہتے ہیں تو اسے حالات حاضرہ سے واقف ہونا چاہئے۔

طلباء میں ذہنی نشوونما کے لیے :- حالات حاضرہ کے مطالعے کی وجہ سے طلبا دنیا بھر میں ہو رہی مختلف تازہ ترین معلومات سے باخبر رہتا ہے۔اس پر آزادانہ طور پر سوچتا ہے اور بحث و مباحثہ کے بعد کسی فیصلے پر پہنچتا ہے۔اس سے طلبہ میں سوچنے سمجھنے کا نظریہ پیدا ہوتا ہے اور اس میں تخلیقی و منطقی سوچ، فیصلہ سازی، ذہنی صلاحیتوں کا نشوونما ہوتا ہے۔

طلباء کو عالمی معلومات اور مسائل سے باخبر کرنے میں:- آج عالمگیریت کا دور ہے اور دنیا کے تمام ممالک سائنس،ٹکنالوجی، تجارت ہر معاملے میں ایک دوسرے پر منحصر ہے۔عالمی معلومات اور مسائل کے بارے میں طلبہ میں آگاہی بڑھ رہی ہے۔ایسے میں طلبہ دنیا کی معیشت، سیاست، سماجی ڈھانچے اور ماحول کو سمجھنے کی ضرورت ہے جسے حالات حاضرہ کے مطالعے کے ذریعے ہی سمجھا جاسکتا ہے۔

سماجی زندگی کے لیے :- معاشرے میں کیا تبدیلیاں ہو رہی ہیں اور ان کے ہمارے زندگی پر کیا اثرات ہو رہے ہیں ان سب باتوں کو سمجھنے کے لیے طلبہ کو حالات حاضرہ سے واقفیت ضروری ہے۔ جب طلبہ معاشرے میں واقع ہونے والے مختلف تبدیلیوں اور تحقیقات سے آشنا ہوگا تبھی وہ اپنے آپ کو سماجی زندگی کے لیے بہتر طور پر تیار کر پائے گا۔

سبھی مضامین کے لیے فائدہ مند:- حالات حاضرہ بہت سارے مضامین کا احاطہ کرتا ہے اور نصاب کے تمام مضامین سے منسلک ہے۔اس لیے اس کے مطالعہ سے طلبہ سبھی مضامین میں جدید دور میں ہو رہی تحقیق، تبدیلیوں اور تازہ ترین معلومات سے باخبر ہو پاتے ہیں۔

سماجی علوم کے علم کے ساتھ ساتھ لسانیاتی مہارتوں کا فروغ:- حالات حاضرہ سے طلباء کو واقف کرانے کا سب سے اہم ذریعہ اخبارات، ریڈیو، ٹی وی، انٹرنیٹ وغیرہ ہیں جس سے ان کو نہ صرف سماج سے متعلق تازہ ترین معلومات ہوتی ہے جو ان کے سماجی علوم کے علم میں اضافہ کرے بلکہ لسانیاتی مہارتیں جیسے پڑھنا، سننا، بولنا، لکھنے وغیرہ کو بھی فروغ ملتا ہے۔اس سے ان نئے لفظوں کی معلومات پڑھنے اور سمجھنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔

حالات حاضرہ:- سماجی علوم کے معلم کو بے شمار مواقع فراہم کرتا ہے جس سے طلبہ سماجی علوم کے نصاب کا ہماری روزمرہ کی زندگی سے مطابقت کرسکیں۔تحقیق سے یہ پتہ چلتا ہے کہ حالات حاضرہ کا باقاعدگی اور کثرت کے ساتھ مطالعہ طلباء کو فائدہ کرتا ہے۔

5.32 سماجی علوم کی تدریس میں متنازعہ امور

(Controversial Issues in Teaching Social Studies):-

متنازعہ امور وہ امور ہے جس پر اسکول کمیونٹی اور ملک کی بڑی تعداد میں لوگوں کی طرف سے متضاد نظریات ہوتے ہیں۔ اس طرح کے امور کے متعلق عوام کے نظریات میں اختلافات پائے جاتے ہیں۔ سیاست، مذہب، فلسفہ اور تاریخ وغیرہ سب سے زیادہ متنازعہ مضامین ہیں۔ متنازعہ امور مدعے پر بحث کرنا اپنے آپ میں ایک فن ہے۔ کیونکہ اس کے لیے مہارتوں، مشقتوں اور صبر کی ضرورت ہوتی ہے۔

معلم کو امور سے متعلق تازہ ترین معلومات اور تحقیق سے آشنا ہونا چاہئے۔ معلم ایک ایسا سازگار ماحول کی تخلیق کر سکتا ہے جہاں سبھی طلباء آزادانہ طور پر امور کے متعلق اپنی بات کہہ سکیں اور تحقیق کر سکیں۔ اس سے طلبہ میں ایک دوسرے کی رائے سمجھنے، عزت کرنے، تنقیدی سوچ، مسائل حل کرنے کی صلاحیتوں کا نشو ونما ہو سکے۔

5.33 متنازعہ امور کے اقسام (Types of Controversies):-

سماجی علوم میں متنازعہ امور دو طرح کے ہوتے ہیں:

(1) **ایک وہ جو حقائق سے متعلق ھے :-** اس میں ایسے متنازعہ امور شامل کیے جا سکتے ہیں جس میں دستیاب تواریخی دستاویز پر شک وشبہات ہونے یا مناسب ڈاٹا نہ ہونے کی وجہ سے حقائق پر تنازعہ پیدا ہو سکتا ہے۔ جیسے آریوں کے ہندوستان میں آغاز سے متعلق متنازعہ امور، یہ ایک ایسا متنازعہ امور ہے جو حقائق سے متعلق ہے تشریح سے نہیں۔ اس کے تحت متنازعہ امور آتے ہیں جو حقائق سے متعلق ہیں اور جن کے مستند یا مکمل ڈاٹا موجود نہیں ہے۔

(2) **دوسرے وہ جو حقائق کی اهمیت، مطابقت اور تشریح سے متعلق ھے :-** کبھی کبھی یہ دیکھا جاتا ہے کہ سماجی سائنسداں نتیجے پر پہنچنے کا طریقہ کار سائنسی نہیں ہے۔ وہ حقائق کو تعصب کی نقطۂ نظر سے دیکھتے ہیں یا کسی واقعات کو یکطرفہ نظریئے سے دیکھتے ہیں۔ ان سب وجوہات سے کسی واقعات کی تشریح غلط ہو سکتی ہے اور تنازعہ پیدا کرنے کا باعث بن سکتی ہے۔ جیسے اورنگ زیب بادشاہ کی کارکردگی سے متعلق متنازعہ امور، اس وقت کے تحت وہ متنازعہ امور آتے ہیں جو حقائق کی تشریح سے متعلق ہے اور جن کی صحیح تشریح تعصب یا کسی دباؤ یا فوائد کی وجہ سے نہیں کی گئی ہوتی ہے۔

مقامی، علاقائی اور قومی سطح پر سماجی، سیاسی اور معاشی ترقی کے مقصد کو پورا کرنے کے لیے سماجی علوم کا مطالعہ ضروری ہے۔ لیکن سماجی علوم کے بہت سارے ایسے امور ہیں جو متنازعہ ہیں۔ اس لیے سماجی علوم کے معلم کے لیے یہ بہت ضروری ہے کہ وہ ایسے متنازعہ امور کے متعلق سبھی پہلوؤں سے طلباء کو باخبر کرائے۔ اگر معلم چاہے تو اس پر مستند وسائل کی روشنی میں بحث ومباحثہ کرا سکتا ہے اور صحیح رائے پر پہنچ سکتا ہے لیکن اس کے لیے بہت سمجھداری اور احتیاط کی ضرورت ہے۔ معلم کو سماجی علوم کے متنازع امور پر بحث و مباحثہ کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات کو اپنانا چاہئے:

(1) **امور کا انتخاب کرنا:-** معلم جب کبھی بھی بحث ومباحثہ کے لیے امور کا انتخاب کرے تو وہ طلباء کے ذہنی سطح اور

دلچسپی کے مطابق ہو۔معلم کو متعلق امور کے بارے میں تجربات اور مہارت حاصل ہو۔امور کی طلبہ کی زندگی سے وابستہ ہونا چاہئے اور اس کی طلبہ کی زندگی میں اہمیت ہونی چاہئے۔

(2) **بحث و مباحثہ کے لیے طلبہ کو تیار کرنا:-** طلبہ کو ان مدوں پر بحث ومباحثہ میں شامل ہونے سے پہلے اس سے متعلق تیاری کرنی چاہئے۔معلم کو طلبہ کو منظّم طریقے سے تیاری کرانے کے لیے رہنمائی کرنی چاہئے اور بحث و مباحثہ کا کام طریقے سے اور صحیح سمت میں ہو اس کے لیے تربیت دینی چاہئے۔متنازعہ امور پر صحیح طریقے سے تیار ہونے کے لیے معلم کو طلبہ کو معلوماتی وسائل فراہم کرنا چاہئے۔مباحثہ کرنے سے پہلے Lecture, Reading Guest Speeker Films اور Field Trips کے ذریعہ تیاری کرائی جائے۔بحث ومباحثہ کے لیے آزادانہ ماحول پیدا کرنا، بحث ومباحثہ میں طلبہ کی شمولیت کے لیے ذہنی طور پر محفوظ ماحول قائم کیا جانا چاہئے۔معلم کو بحث و مباحثہ کا آغاز کرنا چاہئے۔طلبا کو اس بات کے بارے میں ہدایت دی جانی چاہئے کہ وہ ایک دوسرے کو غور سے سنیں اور ایک دوسرے کا احترام کرے۔کسی کی بات پر کوئی غیر ضروری کمنٹ یا مداخلت نہ کرے اور آپس میں اچھا سلوک کرے۔معلم کو چاہئے کہ کسی امور پر طلبہ کی مختلف نظریات کو سنیں اور انہیں اپنی بات آزادانہ طور پر کہنے کا موقع دے۔اس بات کا دھیان رکھے کہ طلبہ موضوع پر ہی توجہ دیں اور اسی پر بات کریں۔طلباء اپنی بات کو منظّم طریقے سے کہنے اور خلاصہ کرنے کے لیے بلیک بورڈ اور پروجیکٹر کا بھی استعمال کرے۔معلم اس بات کو یقینی بنائیں کہ طلباء جس متنازعہ مسائل یا امور پر بحث ومباحثہ ہونی ہے اس پر غور وفکر اور مکمل تیاری کے ساتھ آئے ہیں۔

مساوی طور پر شمولیت کی حوصلہ افزائی:- معلم کو سبھی طلبہ کو مساوی طور پر بحث ومباحثہ میں شامل ہونے کے لیے حوصلہ افزائی کرنی چاہئے۔جو طلبہ کم بولتے ہیں انہیں بحث میں حصہ لینے کے لیے حوصلہ افزائی کرنی ہوگی اور جو طلبہ بہت بولنے والے ہوں ان پر بھی معلم کو روک لگانا چاہئے۔

معلم کے ذاتی خیالات کا اظہار:- معلم کو اپنے کلاس روم میں کسی مسائل یا امور پر موقف رکھتے ہیں انہیں بہت احتیاط رہنا چاہئے اور انہیں واضح طور پر اس بات کا اشارہ کرنا چاہئے کہ یہ صرف ایک رائے ہے۔انہیں ان ثبوتوں کو فراہم کرنے کے لیے تیار رہنا چاہئے جن سے ان پر ان کے فیصلے کی بنیاد ہے۔

5.34 متنازعہ امور تدریس (Teaching of Controversial Issues):-

سماجی علوم کے معلم کو متنازعہ امور کی تدریس میں مندرجہ ذیل باتوں پر توجہ دینے کی ضرورت ہے:

☆ معلم کو متنازعہ امور کی تدریس کے دوران سبھی پہلوؤں کا تجزیہ کرنا چاہئے۔ان کا موازنہ کرتے ہوئے کسی فیصلے پر پہنچنا چاہئے۔اس طرح کی تدریس میں طلبہ کو مکمل رہنمائی دی جانی چاہئے۔سماجی علوم کے متعلق ایسے امور جو تنازعہ پیدا کرنے والے ہوں ان کی تدریس میں بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے اور انہیں تجربے کار معلم کے ذریعے ہی پڑھایا جانا

چاہئے۔

☆ اگر ہم طلباء کو کسی طرح کی غلط فہمی سے دور رکھنا چاہتے ہیں تو متنازعہ امور کی تدریس بہت کم وقت میں نہیں کی جاسکتی ہے۔ اس کے لیے مناسب وقت ہونا چاہئے جس سے اس کے لیے ہر ایک پہلو پر بات کی جاسکے۔ معلم کو سبھی حقائق کو دھیان میں رکھتے ہوئے کلاس میں متنازعہ امور پر بحث و مباحثہ کرنا چاہئے اور طلبہ کو صبر و تحمل کے ساتھ سننا چاہئے اور بہت ہی شائستگی سے بولنا چاہئے۔ کسی طلبہ کو دوسرے طلبہ پر غالب نہیں ہونے دینا چاہئے۔

☆ معلم کو اس میں منظّم طریقے سے متنازعہ امور کی تدریس کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات اپنایا جانا چاہئے۔

تمہیدی سیشن:- اس کے تحت طلبہ کو آزادانہ طور پر اپنے کسی بھی متنازعہ امور پر تاثرات پیش کرنے یا اپنی بات کہنے کی اجازت دی جانی چاہئے۔ متنازعہ امور کے ہر پہلو پر طلباء کے نظریئے کی جانچ کرنی چاہئے اور امور کے متعلق خصوصی نکات کی فہرست بنائی جانی چاہئے۔

متنازعہ امور کو پیش کرنا:- معلم متنازعہ امور کو بیانی شکل دینے میں طلباء کی مدد کرتا ہے اور ان کی حدود قائم کرتا ہے۔ معلم کو مطالعے کے لیے طلباء کو سبھی طرح کی اشیاء اور وسائل مہیا کراتا ہے۔ طلباء کو مختلف امور پر مطالعہ کرنے اور ان کو قابل اعتماد وسائل سے موازنہ کرنے کے لیے حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ اس سے طلباء میں سائنسی رویئے اور معروضی طور پر تاریخی حقائق کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔

گروہی سرگرمی اور بحث و مباحثہ:- اس کے تحت طلباء کو گروہی اور عملی سرگرمیوں کو انجام دیتے ہیں۔ طلباء متنازعہ امور کے متعلق تمام حکمراں اور منسلک لوگوں سے ان کی رائے لیتے ہیں۔ معلومات اکٹھا کرتے ہیں اور اس پر بحث و مباحثہ کرتے ہیں۔ معلم ان کی نگرانی کرتے ہیں اور امور سے متعلق چھپی ہوئی باتوں پر روشنی ڈالتے ہیں۔ اگر بحث و مباحثہ میں طلباء بہت زیادہ جذباتی ہوجاتے ہیں اور ماحول بگڑنے کا اندیشہ ہو تو معلم بحث و مباحثہ کو فوری طور پر روک سکتا ہے اور اس کارروائی کو آگے کے لیے ملتوی کرسکتا ہے۔

نتائج اخذ کرنا:- امور کے متعلق کئے گئے سوالات اور اس پر کئے گئے بحث و مباحثہ کی مدد سے طلبہ نتائج اخذ کرتے ہیں۔ طلبہ مختلف باتوں جیسے کون سے حقائق پر تنازعہ تھا۔ کون سا ثبوت مستند تھا کیا ان امور کا کوئی حل ہے وغیرہ کی بنیاد پر نتائج اخذ کرتے ہیں۔

5.35 وسائل کا استعمال کرنے میں آنے والی رکاوٹوں کو دور کرنا (Handling Hurdles in Utilizing Resources):-

یہاں اس بات پر روشنی ڈالی جارہی ہے کہ کس اسکول یا معلم کو وسائل کا استعمال کرنے میں کون کون رکاوٹیں درپیش ہیں اور وہ انہیں کیسے دور کرسکتے ہیں۔ اگر ہم توجہ کے ساتھ اسکولی نظام میں وسائل کے استعمال میں آنے والی رکاوٹوں کو دیکھیں تو وہ

مندرجہ ذیل ہے:

غیر تربیت یافتہ معلم:- غیر تربیت یافتہ معلم اسکولی نظام میں وسائل کے استعمال میں ایک بڑی رکاوٹ ہے۔ وسائل کے صحیح استعمال کے لیے تربیت یافتہ معلم کا ہونا بھی ضروری ہے۔ کیونکہ وہ طلبہ کی دلچسپی، رجحان اور نفسیات کو دھیان میں رکھتے ہوئے تدریسی و تجرباتی کام کو انجام دیتے ہیں۔ وہ اس بات کو بہتر سمجھتا ہے کہ طلباء اور سماج کے بیچ کس طرح بہتر رشتے قائم کیے جاسکتے ہیں اور کس طرح سے اسکول میں موجودہ مسائل سے طلباء کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچایا جاسکتا ہے۔ تجربہ گاہ میں کمپیوٹر، انٹرنیٹ، پروجیکٹر، بیرومیٹر وغیرہ وسائل موجود ہوں لیکن معلم کو اس کے استعمال کے لیے علم نہ ہو تو ان وسائل کے ہوتے ہوئے بھی طلبہ اس سے کوئی فائدہ نہ ہوسکے گا۔ ایسی صورت میں یہ لازمی ہے کہ معلم تربیت یافتہ ہو اور اسے ٹیکنیکل علم بھی ہونا چاہئے۔

مناسب منصوبہ بندی کی کمی:- اسکول کے آس پاس کی کمیونٹی میں وسائل ہونے کے باوجود بھی معلم اس کا صحیح طریقے سے استعمال نہیں کر پاتا۔ اس کی سب سے اہم وجہ ہے کہ وسائل کے لیے کوئی منصوبہ بندی نہ ہونا۔ منصوبہ بندی کے تحت معلم کمیونٹی میں موجودہ وسائل کی شناخت کر کے سماجی علوم کے لیے اہم وسائل کی فہرست تیار کرسکتا ہے اور اس کے بعد ان کے استعمال کے لیے ضروری سرگرمیوں کو انجام دیتا ہے۔ اگر مناسب منصوبہ بندی نہیں ہے تو اسکول کمیونٹی وسائل سے فائدہ نہیں اٹھاسکتا۔

انتظامیہ کی لاپرواھی:- کسی بھی اسکول کا انتظامیہ پر ہی اس اسکول کی ترقی منحصر کرتی ہے۔ انتظامیہ کے پاس اسکول کے تمام کاموں کی اتنی زیادہ ذمہ داری رہتی ہے کہ کبھی کبھی دیگر کام کی طرف جانے انجانے توجہ نہیں دے پاتا۔ مثال کے طور پر پرائمری اسکولوں کے طلباء کے لیے خریدا جانے والا تدریسی وسائل، بلاک، ریسورس سینٹر، پنچایت، ریسرچ سینٹر پر رکھا خراب ہوجاتا ہے لیکن وہ اسکولوں تک نہیں پہنچ پا رہا ہے۔ جسے معلم اپنی تدریس میں استعمال کرسکے۔ انتظامیہ کو اس طرح کے معاملات کو نوٹس میں لینا ہوگا جس سے وسائل کے استعمال میں آنے والی رکاوٹوں کو دور کیا جاسکے۔

مالی مسائل:- طلباء کی رسائی کمیونٹی وسائل تک ہو اس لیے انہیں اسکول کے آس پاس واقع ان تمام وسائل کے مراکز جیسے تاریخی مقام، سائنس میوزیم، ریڈیو اسٹیشن، ٹی وی سینٹر، دوردرشن، بس اسٹیشن، ریلوے اسٹیشن، ہوائی اڈے وغیرہ تمام مقامی وسائل مرکزوں کا دورہ کرانے لے جانا ہوتا ہے۔ طلباء کمیونٹی سروے کرنا ہو یا اس کے ساتھ ہی فلڈ ٹریپ پر جانا ہو۔ سماجی علوم کے تجربہ گاہ میں آلات و اشیاء اکٹھا کرنے ہو یا سماجی علوم کے کتب خانے میں سماجی علوم کی مختلف کتابیں، رسالے، جرنل اور اخبارات خریدنا ہو یا پھر اسکول میں مختلف ثقافتی پروگرام وجلسوں کو منعقد کرنا ہو ان سبھی کاموں کے لیے پیسے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جبکہ عموماً اسکولوں کے پاس آمدنی کا ایک اہم ذریعہ ان کو ملنے والی امداد ہوتی ہے۔ جبکہ ان کے پاس اسکول بلڈنگ کی تعمیر، معلم کی تنخواہیں، تمام سامان اور آلات کو خریدنے وغیرہ بہت سارے خرچ ہوتے ہیں۔ ایسے میں مال کی کمی کی وجہ سے بھی طلباء کو کمیونٹی وسائل فراہم کرانے میں مشکلیں آتی ہیں۔

سماجی رہنما یا کمیونٹی کے مختلف ممبر کی مصروفیت:- سماجی رہنماؤں اور کمیونٹی کے مختلف ممبر جیسے ڈاکٹر، انجینئر، وکیل وغیرہ کو اسکول کی جانب سے مختلف ثقافتی پروگرام وجلسوں میں شرکت یا کسی موضوع پر تقریر کے لیے دعوت بھی دی جاتی ہے لیکن مصروفیت کی وجہ سے وہ وقت نہیں نکال پاتے ہیں۔

معلم میں دلچسپی اور بیداری کی کمی:- اسکول میں وسائل ہونے کے باوجود اگر معلم کی سوچ منفی ہو، اس میں کام کرنے کی دلچسپی نہ ہو تو وہ ان وسائل سے طلبہ کو فائدہ نہیں پہنچا سکتا ہے۔

5.36 سماجی علوم کے معلم کا پیشہ وارانہ ارتقاء

(Professional Development of Social Studies Teacher):-

تعلیم کا کوئی نظام اپنے معلم سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔ کیونکہ تعلیم کے سبھی راستے ایک معلم سے ہو کر جاتے ہیں۔ تعلیم کو معیاری ہونے کے معلم کو معیاری ہونا ضروری ہے اور معلم کو اپنے معیار کو بلند کرنے کے لیے اپنے علم اور مہارتوں کو ہمیشہ ترقی دینی چاہئے۔ معلم کی پیشہ وارانہ ترقی سے تدریسی مہارتوں میں سدھار آتا ہے۔ جس سے طلباء کے اکتسابی نتائج پر بھی اثر پڑتا ہے۔ علم کے سبھی شعبوں میں آئے دن تحقیقات ہو رہی ہیں۔ تدریسی طریقے اور مہارتوں میں تمام تبدیلی ہو رہی ہے۔ ایسے معلم میں بھی بدلاؤ ہونا لازمی ہے۔ قومی نصابی خاکہ 2005 میں بھی معلم کے پیشہ وارانہ ارتقاء پر زور دیا گیا ہے اور اس کی ذمہ داری اسکولوں کے کندھے پر دی ہے۔ اس میں کہا گیا تھا کہ اسکول میں ہر معلم کی مسلسل پیشہ ورانہ ارتقاء (Cotinuous Professional Development) کی منصوبہ بندی کرنے، نگرانی کرنے اور اس قابل بنانے میں اسکول کا اہم کردار ہونا چاہئے۔

5.37 پیشہ وارانہ ارتقاء کا معنی (Meaning of Professional Development):-

پیشہ وارانہ ارتقاء کو علم اور مہارتوں کو اَپ گریڈ بنانے کے ذریعہ کے طور پر دیکھا جاسکتا ہے۔ پیشہ ورانہ نشوونما سے مراد فرد کا اپنے پیشے سے جڑی تازہ ترین معلومات اور مہارتوں کو فروغ دینا جس سے اس کی ماہرانہ صلاحیتوں میں ترقی ہو سکے۔ تعلیم کے میدان میں پیشہ ورانہ نشوونما سے مراد خصوصی تربیت، جدید پیشہ ورانہ تربیت یا رسمی تعلیم کے ذریعے منتظم استاد اور محقق کی پیشہ ورانہ علم، اہلیت، تدریسی طریقوں اور مہارتوں کو فروغ دینا اور موثر بنانا ہے۔ کرسٹوفر ڈے کے مطابق معلم کے پیشہ ورانہ ارتقاء کو ایک زندگی بھر چلنے والی سرگرمی سمجھنا چاہئے جو ان کی ذاتی اور پیشہ ورانہ زندگی، کام کرنے کی جگہ، پالیسی اور سماجی پہلوؤں پر توجہ مرکوز کرتی ہے۔ انہوں نے کہا جیسے طلباء سیکھتے رہیں اسی طرح معلم بھی سیکھنے دیں گے۔ کیونکہ ایسا کوئی آخری وقت مقرر نہیں ہے جب یہ کہا جائے کہ سارا علم اور مہارتیں حاصل ہو چکی ہے۔

5.38 پیشہ وارانہ ارتقاء کی ضرورت (Need of Professional Development):-

تعلیم ایک نہ ختم ہونے والا عمل ہے۔ جو ڈگری حاصل کرنے یا کیریئر شروع کرنے کے بعد رکتا نہیں ہے۔ اس لیے ایک

معلم کو خود کو طلباء کے مانند ماننا چاہئے اور ہمیشہ اس میں علم حاصل کرنے کی طلب ہونی چاہئے۔ اسے مسلسل علم کی کھوج کرنا چاہئے۔ اس کے متعلق رابندر ناتھ ٹیگور کہتے ہیں کہ ''ایک معلم اس وقت تک حقیقی تدریس نہیں کرسکتا جب تک وہ خود سیکھتا نہ ہو۔ ایک چراغ دوسرے چراغ کو اس وقت تک روشن نہیں کرسکتا جب تک وہ خود روشن نہ ہو۔ جب کہ معلم کو ابتداء میں تربیت حاصل کر کے اپنے پیشے سے منسلک ہوجاتا ہے۔ تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اب اسے ریٹائرمنٹ تک کسی بھی طرح کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں کو فروغ دینے اور معلومات کو اضافہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر اسے آنے والے جدید دور میں اپنی پہچان بنائے رکھنا ہے اور اگر نئی نسلوں کو ترقی کے راستے پر لے جانا ہے تو اسے وقتاً فوقتاً مختلف تربیتی پروگرام کے ذریعے اپنے میں جدید پیشہ ورانہ صلاحیتوں، تدریسی طریقوں اور مہارتوں کو فروغ دینے کی ضرورت ہے۔ ایک معلم کو اپنے کو اپنے معیار کو بلند رکھنے کے لیے پیشہ ورانہ تقاریر پر توجہ دینا چاہئے جیسا کہ ایچ۔جی۔ویلس (H.G.Wells) نے کہا کہ ''معلم تاریخ مرتب کرتا ہے۔ ملک کی تاریخ اسکولوں میں لکھی جاتی ہے اور اسکول وہاں کے معلم کے معیار سے مختلف نہیں ہوتے''۔

5.39 پیشہ وارانہ ارتقاء کے فائدے (Advantages of Professional Development):-

پیشہ ورانہ ارتقاء کے مندرجہ ذیل فائدے ہیں:

- ☆ پیشہ ورانہ تربیت سے معلم کو اپنے شعبے سے جڑی تمام جدید تحقیقات اور معلومات حاصل ہوتی ہے۔
- ☆ ورک شاپ، سمینار، کانفرنس وغیرہ میں شریک ہوکر معلم سماجی علوم سے جڑے کسی امور پر اپنا پیپر پیش کرسکتا ہے اور اس امور کو منظر عام پر لایا جاسکتا ہے۔ بحث و مباحثہ کے ذریعے اس کے حل تلاش کیے جاسکتے ہیں۔
- ☆ دوران ملازمت معلم ڈائٹ یا این-سی-آرٹی کے ذریعے منعقد کیے جانے والے تربیتی وٹریننگ پروگرام میں شامل ہوسکتا ہے اور تدریس کو دلچسپ اور آسان بنانے کے نئے نئے طریقے سیکھ سکتا ہے۔
- ☆ معلم کو پیشے سے متعلق نئے ترقی یافتہ امور کے برابر ہوتا ہے۔
- ☆ اس کے ذریعہ معلم جدید، دلچسپ اور موثر تدریسی طریقوں کو سیکھ سکتا ہے۔

5.40 پیشہ وارانہ ارتقاء کے مختلف ذرائع (Various Means of Professional Development):-

معلم دوران ملازمت یا ملازمت سے پہلے دونوں ہی صورتوں میں اپنے پیشوں سے متعلق ترقی کے لیے بہت ساری سرگرمیوں میں شامل ہوسکتا ہے، جیسے:

- ☆ سماجی علوم سے متعلق ورک شاپ، سمینار، کانفرنس وغیرہ میں شرکت کرنی چاہئے۔
- ☆ سماجی علوم کے کسی موضوع پر تحقیقی پیپر لکھنا چاہئے اور اس سے متعلق رسالے یا میگزین میں شائع کرانا چاہئے جس سے اور

لوگوں کو بھی اس سے فائدہ مل سکے۔

☆ مقامی، ریاستی، قومی اور بین الاقوامی ایجنسیاں جو معلم کے لیے مختلف پروگرام منعقد کرتی ہے اس میں شامل ہونا چاہئے۔

☆ حکومت کے ذریعہ پیشہ ورانہ نشوونما کے لیے منعقد کیے جارہے پروگرام میں شامل ہونا۔

☆ مختلف پیشہ ورانہ تنظیموں کا ممبر بھی بننا چاہئے۔

صوبائی، قومی سطح اور بین الاقوامی سطح پر تمام ایجنسیاں ہے جو معلم (دورانِ ملازمت یا ملازمت سے پہلے دونوں) پرنسپل، تعلیمی محکمہ کے آفیسر، کمیونٹی لیڈر وغیرہ کے پیشہ ورانہ ارتقاء کے لیے مختلف پروگرام منعقد کرتے ہیں۔ جس میں وہ شرکت کرکے پیشہ ورانہ تربیت حاصل کرسکتے ہیں جس سے یہ تنظیم جب پیشہ ورانہ نشوونما کے لیے کوئی سرگرمیاں انجام دیں تو آپ کو اس کی معلومات دی جائے اور شرکت کے لیے بلایا جائے۔ یہاں پر مختلف ایجنسیوں کے نام بتایا جارہا ہے:

(1) ضلع سطح پر معلم کی تعلیم وتربیت کے لیے ایجنسی (Agency of Teacher Education at District Level)

"District Institute of Education Training" (DIET)

(2) ریاستی سطح پر معلم کی تعلیم وتربیت کے لیے ایجنسیاں

(Agencies of Teacher Education at State Level)

State Institute of Education (SIE)

State Council of Education Research and Training (SCERT)

State Board of Teacher Education (SBTE)

University Department of Education (UDTE)

(3) قومی سطح پر معلم کی تعلیم وتربیت کے لیے ایجنسیاں

(Agencies of Teacher Education at National Level)

University Grants Commission (UGC)

National University of Educational Planning and Administration (NUEPA)

National Council of Teacher Education (NCTE)

National Council of Education Research and Training (NCERT)

(4) بین الاقوامی سطح پر معلم کی تعلیم وتربیت کے لیے ایجنسیاں

(Agencies of Teacher Education at International Level)

United Nations Educational Scientific Cultural Organisation (UNESCO)

ان ایجنسیوں کے پیشہ ورانہ ارتقاء کے پروگراموں سے معلم کے علم کی توسیع ہورہی ہے۔ تدریس کے مختلف طریقوں اور

مہارتوں کو سیکھتے ہیں اور جب کمرہ جماعت میں واپس جاتا ہے تو نئے طریقوں سے لکچر دینے، پیشکش کو موثر بنانے، نصاب کا تعین کرنے میں اپنے آپ کو پہلے سے بہتر پاتا ہے۔ عام طور پر معلم تدریسی کام کی بہ نسبت دیگر کاموں میں جیسے نصاب کی تدوین، تعین قدر اور دیگر پیپر ورک میں اپنے وقت کو زیادہ صرف کرتے ہیں۔ لیکن معلم کو وقت کی بہتر منصوبہ بندی کرنے اور منظم طریقے سے کام کرنے میں پیشہ ورانہ ارتقاء مدد کرتا ہے۔

5.41 فرہنگ (Glossary):-

S. No.	*Words*	*Meaning*	*English Pronunciation*
1.	Resources	وسائل	ریسورسیز
2.	Material Resources	ماڈی وسائل	میٹیریل ریسورسیز
3.	Natural Resources	قدرتی وسائل	نیچرل ریسورسیز
4.	Man Med Resources	انسانی تخلیق کردہ وسائل	مین میڈ ریسورسیز
5.	Human Resources	انسانی وسائل	ہیومن ریسورسیز
6.	Field Trip	سیر وتفریح	فیلڈ ٹرپ
7.	Social Study Library	سماجی علوم کا کتب خانہ	سوشل اسٹڈیز لائبریری
8.	Library Day	یوم کتب خانہ	لائبریری ڈے
9.	Social Studies Laboratory	سماجی علوم کی تجربہ گاہ	سوشل اسٹڈیز لیبارٹیز
10.	Social Studies Museum	سماجی علوم کا میوزیم	سوشل اسٹڈیز میوزیم
11.	Current Event	حالات حاضرہ	کرینٹ اوینٹ
12.	Controversial Issues	متنازعہ امور	کنٹروویسیل ایسوز
13.	Hurdles	رکاوٹیں	ہڈلس
14.	Professional Development	پیشہ ورانہ ارتقاء	پروفیشن ڈیولپمنٹ

5.42 Point of Remember:-

ہمارے آس پاس کی ہر اشیاء جس کا استعمال ہم روزانہ کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے کرتے ہیں وسائل کہلاتی ہے۔

وسائل میں انسان، زمین، جنگلات، پانی وغیرہ شامل ہے۔

کمیونٹی میں پائی جانے والی وہ اشیاء یا خدمات جس کی رسائی کمیونٹی کے تمام اراکین تک ہوتی ہے، کمیونٹی وسائل کہلاتی

ہے۔مثال کے طور پر شہری علاقوں میں عوامی پارک، پکنک مقامات، پلے گراؤنڈ اور گاؤں میں جانوروں کے لیے گھاس چرنے کا میدان (چراگاہ)، کنواں، تالاب وغیرہ۔

☆ انسان کو انسانی وسائل، اس کی ذہنی، جسمانی قوتیں اور صلاحتیں بنتی ہے۔جس کے ذریعے ہی کسی انسان میں نئے اشیاء کی تعمیر کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔

☆ کتب خانہ میں کسی بھی مضامین کا گہرا اور وسیع مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔ یہاں طلبہ مختلف تجربات، مسائل اور سوالات لے کر آتے ہیں اور ان پر غور وفکر کر کے اس کا حل تلاشتے ہیں اور نئے علم کی کھوج کرتے ہیں۔

☆ تجربہ گاہ سے مراد اسکول کی عمارت کے اس کمرے سے ہے جہاں تجرباتی آلات اور اشیاء ودیگر تعلیمی اشیاء مہیا ہوتے ہیں اور طلباء کو ان کا استعمال کرتے ہوئے خود سے عملی یا تجرباتی طور پر کام کر کے سیکھنے کا موقع فراہم کیا جاتا ہے۔

☆ سماجی علوم کی تجربہ گاہ میں تجرباتی آلات اور اشیاء ودیگر تعلیمی اشیاء مہیا ہوتے ہیں اور طلباء کے لیے فوری طور پر ایک ایسا ماحول فراہم کرتی ہے جو نظریاتی اور عملی دونوں طرح کے علم کو سیکھنے میں مدد کرتی ہے۔

☆ میوزیم یا عجائب گھر سے مراد ایسا مقام ہے جہاں تاریخی، ثقافتی یا سائنسی اہمیت کی اشیاء نمائش کے لیے رکھی جاتی ہے۔ان میں جو اشیاء اکٹھا ہوتے ہیں ان کا مشاہدہ کر کے طلباء میں محرکہ، جوش وتجسس پیدا ہوتی ہے۔

☆ حالات حاضرہ، دور حاضر میں دنیا میں رونما ہونے والے حالات سے واقفیت ہے۔موجودہ وقت میں دنیا میں ہونے والے سماجی یا سیاسی مفاد اور اہمیت کے واقعات کو حالات حاضرہ کہتے ہیں۔

☆ حالات حاضرہ، سماجی علوم کی بہت سی باتوں کا احاطہ کرتا ہے اس لیے اسے سماجی علوم کے نصاب کا اہم حصہ بنایا جائے۔ یہ مقامی، ریاستی، قومی اور بین الاقوامی سطح پر سماجی زندگی میں واقع ہونے والے سماجی، ریاستی، مذہبی، ثقافتی علاقوں سے وابستہ تازہ ترین اور فوری معلومات اخبار، ریڈیو، ٹیلی ویژن (TV)، موبائل، انٹرنیٹ اور دیگر معلوماتی وسائل کے ذریعے فراہم کرتا ہے۔

☆ متنازعہ امور وہ امور ہیں جس پر اسکول کمیونٹی اور ملک میں بڑی تعداد میں لوگوں کی طرف سے متضاد نظریات ہوتے ہیں۔ اسی طرح کے امور سے متعلق عوام کے نظریات میں اختلاف پائے جاتے ہیں۔

☆ معلم کو وسائل کا استعمال کرنے میں مختلف رکاوٹیں جیسے غیر تربیت یافتہ معلم، مناسب منصوبہ بندی کی کمی، انتظامیہ کی لاپرواہی، مالی مسائل، سماجی رہنما یا کمیونٹی کے مختلف ممبر کی مصروفیت، معلم میں دلچسپی اور بیداری کی کمی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

☆ پیشہ ورانہ ارتقاء کو علم اور مہارتوں کو اَپ گریڈ بنانے کے ذریعے کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔ پیشہ ورانہ ارتقاء سے مراد فرد کا اپنے پیشے سے جڑی تازہ ترین معلومات اور مہارتوں کو فروغ دینا جس سے اس کی ماہرانہ صلاحیتوں میں ترقی ہو سکے۔تعلیم کے میدان میں پیشہ ورانہ نشو ونما سے مراد خصوصی تربیت، جدید پیشہ ورانہ تربیت یا رسمی تعلیم کے ذریعے منظّم، استاد اور محقق کی پیشہ ورانہ علم، اہلیت، تدریسی طریقوں اور مہارتوں کو فروغ دینا اور موثر بنانا ہے۔

☆ معلم کے پیشے سے متعلق ترقی کے لیے ورکشاپ،سمینار،کانفرنس وغیرہ میں شمولیت کرنی چاہئے۔سماجی علوم کے کسی موضوع پر تحقیقی پیپر لکھنا چاہئے اوراس سے متعلق رسالے یا میگزین میں شائع کرانا چاہئے۔مقامی،ریاستی،قومی اور بین الاقوامی ایجنسیاں جومعلم کے لیے مختلف پروگرام منعقد کرتی ہےاس میں شامل ہونا چاہئے۔

5.43 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Question):-

(1) کمیونٹی وسائل سے کیا سمجھتے ہیں،سماجی علوم کی تدریس میں استعمال ہونے والے مادّی اورانسانی وسائل کی وضاحت کیجئے؟

(2) سماجی علوم کی تجربہ گاہ سے آپ کیا سمجھتے ہیں،اس کی ضرورت کوواضح کرتے ہوئے تجربہ گاہ میں پائے جانے والے اہم آلات کی فہرست تیار کیجئے؟

(3) سماجی علوم کی تدریس میں معلم کووسائل سے متعلق آنے والی رکاوٹوں کو بتایئے اورانہیں دورکرنے کے لیے تجویز دیجئے؟

(4) حالات حاضرہ سے کیامراد ہے،معلم کی حالات حاضرہ سے واقفیت ہونا کیوں ضروری ہے،تشریح کیجئے؟

(5) سماجی علوم میں متنازعہ امور کی تدریس کس طرح کی جانی چاہئے،وضاحت کیجئے؟

(6) معلم کے پیشہ ورانہ ارتقاء کے مختلف ذرائع کی وضاحت کیجئے؟

Short Answer Type Question

(1) سماجی علوم کے کتب خانہ کے کیافائدے ہیں؟

(2) سماجی علوم کی تدریس میں تجربہ گاہ کے رول کوواضح کیجئے؟

(3) سماجی علوم میں متنازعہ امور پر بحث ومباحثہ کرتے وقت کن باتوں پرتوجہ دی جانی چاہئے؟

(4) معلم کے پیشہ ورانہ ارتقاء کی اہمیت اورضرورت کوواضح کیجئے؟

(5) اسکول میں سماجی علوم کے میوزیم کوکیسے قائم کریں گے؟

Very Short Answer Type Question

(1) مادی اورانسانی وسائل میں کیافرق ہے؟

(2) کتب خانہ کے وسائل کوفروغ دینے کے لیےکوئی دوتجویز پیش کیجئے؟

(3) سماجی علوم کی تجربہ گاہ کےکوئی چارفائدے لکھئے؟

(4) سماجی علوم میں حالات حاضرہ کوکس مقصد سے کیاجاناچاہئے؟

(5) سماجی علوم میں متنازعہ امور سے کیا سمجھتے ہیں؟

(6) پیشہ ورانہ ارتقاء سے کیا مراد ہے؟

Objective Type Question

(1) سماجی علوم میں تدریس کے لیے وسائل ہے؟

(i) کتب خانہ (ii) میوزیم

(iii) تجربہ گاہ (iv) ان میں سے کچھ

(2) میوزیم لفظ گریک زبان کے کس لفظ سے اخذ کیا گیا ہے؟

(i) میوزر (ii) میوزیم

(iii) میوزیا (iv) ان میں سے کوئی نہیں

(3) کس نے کہا:- مغرب ملکوں نے میوزیم کے ذریعے تواریخ، فنون، ادب اور سائنس وغیرہ کی تدریس کے لیے ایک بہت ہی تخلیقی ماحول پیدا کیا ہے۔ لیکن ہمیں افسوس ہے کہ ہمارے ملک میں اس طرح کے میوزیم کی کمی ہے؟

(i) کوٹھاری کمیشن (ii) سکنڈری ایجوکیشن کمیشن

(iii) یونیورسٹی ایجوکیشن کیشن (iv) ان میں سے کوئی نہیں

(4) ان میں کون وسائل کے استعمال میں آنے والی رکاوٹ؟

(i) غیر تربیت یافتہ معلم (ii) مالی وسائل

(iii) مناسب منصوبہ بندی کی کمی (iv) ان میں سے سبھی

(5) ان میں کون سی ایجنسی قومی سطح پر معلم کی تعلیم وتربیت کے لیے نہیں ہے؟

(i) UGC (ii) NUEPA

(iii) NCERT (iv) DIET

5.44 سفارش کردہ کتابیں (Suggested Books):-

1. Aggarwal J.C. (1993), 'Teaching of Social Studies: A Practical Approach', Second Edition, New Delhi, Vikas Publishing House.

2. Jha, A.S. (2013), 'Teaching of Social Studies', New Delhi: APH Publishing Corporation.

3. Khan, M.S. (2015), 'Pedagogy of Social Studies', Ghaziabad: MNS Publishing

House.

4. Kochhar, S.K. (1988), 'Teaching of Social Studies', New Delhi: Sterling Publisers Private Ltd.
5. Sharma, M. (2013), 'Teaching of Social Studies: Concept and Approaches', New Delhi: Kanishka Publisher and Distriputors.
6. Sharma R.A. (2012), 'Teaching of Socail Science', Meerut: R. Lal Book Depot.
7. Sharma S.P. (2012), 'Teaching of Social Studies: Principles, Approachaes and Practics for the 21st Centuary', New Delhi: Kanishka Publisher and Dsitributors.
8. Thessarsery, I. (2012), 'Teaching of Socail Science for the 21st Centuary', New Delhi Kanishka Publisher and Dsitributors.